روزنامہ
وطن
WATTAN
The Urdu Daily
بڈگام

سنیچروار
18 جنوری 2024
SATURDAY
18-JANUARY-2025

صفحہ 08
بھارتی ٹیم کا سٹار کھلاڑی زخمی ہوگئے

صفحہ 08
صائم ایوب چمپئنز ٹرافی نہیں کھیلیں گے

جلد: 15 ■ شمارہ نمبر: 16 ■ صفحات: 08 ■ قیمت: 02 روپے ■
RNI No. JKURD/2011/37141
The Urdu Daily WATTAN Budgam

کیا مجھے حکومت ہند کے ساتھ لڑائی کا انتخاب کرنا چاہئے جب اس کی کوئی ضرورت نہیں؟

تعاون کا مطلب یہ نہیں کی ہر بات قبول کروں

یہ یقین کرنا بے وقوفی ہے کہ جن لوگوں نے ہم سے خصوصی حیثیت چھین لی وہ ہمیں واپس کر دیں گے

سری نگر: ۱۷ جنوری //

جموں و کشمیر کے وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے مرکزی حکومت کیساتھ کام کرنے پر اپنی پوزیشن واضح کرتے ہوئے کہا ہے کہ تعاون کا مطلب اس کی پالیسیوں کیساتھ غیر مشروط معاہدہ نہیں ہے۔ جے کے این ایس کے مطابق برف سے ڈھکے سیاحتی مقام گلمرگ میں اسکیئنگ سے لطف اندوز ہونے کے دوران قومی سطح کی نجی نیوز چینل انڈیا ٹوڈے ٹی وی سے بات کرتے ہوئے، وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے آرٹیکل 370 کے متنازعہ مسئلے پر اپنے نقطہ نظر پر تنقیدوں کا جواب دیا۔ انہوں نے کہا کہ مرکزی حکومت کیساتھ کام کرنے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ میں ان کی ہر بات کو قبول کرتا ہوں۔ عمر عبداللہ نے سوالیہ انداز میں کہا کہ کیا مجھے حکومت ہند کیساتھ لڑائی کا انتخاب کرنا چاہئے جب اس وقت اسکی ضرورت نہیں ہے؟۔ اس سوال کہ مقامی لوگوں کی جانب سے ان پر آرٹیکل 370 کی بحالی کے مطالبے کو ترک کرنے کا الزام لگایا جاتا ہے، وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے جواب دیا کہ میں جانتا ہوں کہ کچھ لوگ ایسے ہیں جو ہمیں لڑتے ہوئے دیکھنا چاہتے ہیں۔ عمر عبداللہ نے اپنا موقف واضح کرتے ہوئے کہا کہ یہ یقین کرنا بے وقوفی ہے کہ جن لوگوں نے ہم سے خصوصی حیثیت چھین لی وہ ہمیں واپس کریں گے۔ وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے تعمیری تعلقات کو برقرار رکھنے کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے مرکزی حکومت کے تئیں اپنے نقطہ نظر کے بارے میں بات کی۔ اس سوال کے جواب میں کہ کیا وہ بی ایم مودی کی قیادت والی حکومت کی مخالفت سے بچنے کیلئے جان بوجھ کر محتاط ہیں، عبداللہ نے ریمارکس دیئے 'دیکھو، اگر وہ کا دھکیلنے پر آتا ہے، تو یہ امکان ہوگا۔ کیوں کسی کو مخالفانہ نوٹ پر شروع کرنے کی ضرورت ہے؟'۔ عمر عبداللہ، جو گزشتہ سال جموں و کشمیر کے انتخابات میں۔۔۔101

وادی میں دو منشیات فروش گرفتار: پولیس

سرینگر / 17 جنوری //

سماج سے منشیات کو ختم کرنے کیلئے اپنی کوششوں کو جاری رکھتے ہوئے سرینگر اور ہندواڑہ میں پولیس نے دو منشیات فروشوں کو گرفتار کیا ہے اور ان کے قبضے سے ممنوعہ مادہ برآمد کیا ہے۔ سی این آئی کے مطابق پولیس سٹیشن صورہ کی پولیس ٹیم نے ہسپتال گیٹ کے قریب ایس ایم ایچ ایس چوک صورہ پر قائم ناکہ پر ایک مشکوک شخص کو روکا جس نے پولیس پارٹی کو دیکھ۔۔۔103

جموں و کشمیر میں طاقت کے دوہرے مراکز ایک عارضی انتظام

ریاستی حیثیت جلد ہی بحال ہونے کی امید: وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ

سری نگر: ۱۷ جنوری //

وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ کا کہنا ہے کہ جموں و کشمیر میں دوہری طاقت کے مراکز بڑے چیلنج پیدا کرتے ہیں۔ تاہم انہوں نے کہا کہ مرکزی حکومت کیساتھ غیر ضروری محاذ آرائی خطے میں ترقی کی راہ میں رکاوٹ بنے گی۔ جے کے این ایس کے مطابق ایک انٹرویو کے دوران وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے کا کہ جب کسی کی ضرورت نہیں ہے تو مرکز کے ساتھ لڑائی کا انتخاب کرنا غیر ضروری ہے۔ جموں و کشمیر میں ترقی اور پیش رفت کو یقینی بنانے کے لیے عملی تعلقات ضروری ہیں۔ عمر عبداللہ نے واضح کیا کہ وزیر اعظم نریندر مودی کی حکومت کے ساتھ کام کرنے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ وہ اس کی تمام پالیسیوں کی تائید کرتی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اگر کوئی تنازعہ ناگزیر ہوجائے تو میں اس سے باز نہیں آؤں گا۔ تاہم، ایک مخالفانہ نوٹ پر شروع کرنے کا کوئی مقصد نہیں ہے۔ وزیر اعلیٰ نے جموں و کشمیر کی ریاستی حیثیت کی بحالی کیلئے اپنے عزم کا اعادہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ، ترقی اور ریاست کی بحالی ایک دوسرے سے جڑے ہوئے ہیں۔ عمر عبداللہ کا کہنا ہے کہ وزیر اعظم اور وزیر داخلہ نے اپنی حمایت کا یقین دلایا ہے، اور میں پر امید ہوں کہ ریاست جلد ہی۔۔۔102

بُدھل گاؤں کی تشویشناک صورتحال وزیر اعلیٰ کی صدارت میں اعلیٰ سطحی میٹنگ منعقد

اب تک کے اقدامات سے وزیر اعلیٰ کو جانکاری دی گئی، محکمہ صحت اور پولیس کو تحقیقات میں تیزی لانے کی ہدایت دی

سرینگر / 17 جنوری //

وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے راجوری ضلع کے بڈھل گاؤں کی تشویشناک صورتحال پر تبادلہ خیال کرنے کے لیے ایک اعلیٰ سطحی میٹنگ کی صدارت کی، جہاں پر اسرار موت کے نتیجے میں 16 افراد ہلاک ہو چکے ہیں جبکہ ایک اور متاثرہ شخص نے نامعلوم بیماری کا شکار ہو کر موت کے

گھاٹ اتار دیا۔ کشمیر نیوز سروس (کے این ایس) کے مطابق میٹنگ میں وزیر صحت اور طبی تعلیم سکینہ ایتو نے شرکت کی۔ وزیر اعلیٰ کے مشیر ناصر اسلم وانی۔ چیف سکریٹری، اٹل ڈلو؛ وزیر اعلیٰ کے ایڈیشنل چیف سکریٹری دھیرج گپتا؛ اے ڈی جی پی جموں، آنند جین؛ ڈویژنل کمشنر جموں رمیش کمار؛ سیکرٹری ہیلتھ اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ڈاکٹر سید عابد رشید شاہ اور دیگر سینئر میڈیکل اور پولیس افسران۔ سیکرٹری۔۔۔104

دن میں کھلی دھوپ نکلنے کے باعث وادی میں شدید سردی

17 سے 19 جنوری تک جموں و کشمیر کے کچھ علاقوں میں ہلکی برفباری کا امکان

سرینگر / 17 جنوری //

دن میں ہلکی دھوپ نکلنے کے باعث وادی کشمیر میں شدید سردی کی لہر مسلسل جاری ہے۔ جس کے چلتے شبانہ درجہ حرارت میں کافی کمی درج ہو رہی ہے۔ سرینگر میں منفی 2 ڈگری، سیاحتی مقام پہلگام میں ریکارڈ ساز ٹھنڈ کے ساتھ منفی 11.8 اور شہرہ آفاق گلمرگ میں منفی 7 ڈگری سیلشس درج ہوا جبکہ سونہ مرگ وادی

میں مسلسل سرد ترین علاقہ بنا ہوا ہے جہاں رات کا درجہ حرارت منفی 12.8 ڈگری سیلشس درج ہوا ہے۔ ادھر محکمہ موسمیات نے 17 سے 19 جنوری تک جموں و کشمیر کے کچھ ایک مقامات پر ہلکی بارش اور برفباری۔۔۔105

سفر کی آسانی ملک کی بڑی ترجیح، گزشتہ بجٹ

میں بنیادی ترقی کیلئے 11 لاکھ کروڑ روپے مختص کئے گئے

سرینگر / 17 جنوری //

سفر کی آسانی ملک کی ایک بڑی ترجیح ہے کی بات کرتے ہوئے وزیر اعظم نریندر مودی نے کہا کہ گزشتہ بجٹ میں، بنیادی ڈھانچے کی ترقی کیلئے 11 لاکھ کروڑ روپے سے زیادہ کا انتظام کیا گیا تھا۔ سی این آئی مانیٹرنگ ڈیسک کے مطابق بھارت منڈپم میں بھارت موبلٹی گلوبل ایکسپو 2025 کا افتتاح کرنے کے بعد اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے وزیر اعظم نریندر مودی نے کہا کہ ہندوستان سبز ٹیکنالوجی، ای وی، ہائیڈروجن ایندھن اور بائیو فیول کی ترقی پر توجہ مرکوز کر رہا ہے۔ وزیر اعظم نریندر مودی نے کہا کہ موبلٹی سیکٹر میں اپنے مستقبل کو تشکیل دینے کے خواہاں ہر سرمایہ کار کیلئے ہندوستان ایک شاندار منزل کے طور پر کھڑا ہے۔ انہوں نے سرمایہ کاروں کو تمام حکومتی تعاون کا یقین بھی دلایا۔ اس بات پر زور دیتے ہوئے کہ 'میک ان انڈیا' پہل کی طاقت ملک کی۔۔۔106

ایک اور دن، ایک اور سانحہ، راجوری میں ایک اور موت

مرنے والوں کی تعداد 16 تک پہنچ گئی، علاقے میں سراسیمگی، لوگ پریشان

سرینگر / 17 جنوری //

جموں و کشمیر کے راجوری ضلع میں جمعہ کی صبح جی ایم سی راجوری میں ایک بزرگ خاتون کی موت کے ساتھ نامعلوم اموات کا سلسلہ جاری ہے، جس سے مرنے والوں کی تعداد 16 ہو گئی ہے۔ ایک ڈاکٹر نے بتایا کہ بڈھال گاؤں کی رہنے والی زاتی بیگم (60) نے جی ایم سی ایسوسی ایٹ ہسپتال راجوری

میں اپنی آخری سانس لی۔ کشمیر نیوز سروس (کے این ایس) کے مطابق زاتی محمد یوسف کی اہلیہ تھی جو دو روز قبل انتقال کر گئی تھی۔ ایک ہی خاندان کے پانچ بچے بھی اس نامعلوم بیماری سے جاں بحق ہو چکے ہیں۔ جموں و۔۔۔107

اے سی بی اے ایس پی کو ہٹانے کا معاملہ

حکومت کی انصاف اور احتساب کے عزم پر سوال اٹھتا ہے

سرینگر / 17 جنوری //

پیپلز ڈیموکریٹک پارٹی (پی ڈی پی) کی صدر محبوبہ مفتی نے جمعہ کو کہا کہ ایس پی عبدالواحد کو انسداد بدعنوانی بیورو سے ہٹانے سے حکومت کی انصاف اور جوابدہی کے عزم پر سوال اٹھتے ہیں۔ کشمیر نیوز سروس کے مطابق مائیکرو بلاگنگ سائٹ X (سابقہ ٹویٹر) کو لے کر محبوبہ نے کہا: "عبدالواحد اور ان کے ساتھیوں کو انسداد بدعنوانی بیورو (ACB) سے ہٹانا بدعنوانی کو چیلنج کرنے والے اہلکاروں کو درپیش خطرات کو اجاگر کرتا ہے۔ یہ کرپٹ اور طاقتور کے درمیان گٹھ جوڑ کو بے نقاب کرتا ہے۔ وسل بلور کو سزا دینے کی اس کارروائی نے کرپشن کی تحقیقات کی آڑ میں کشمیریوں کی جائیدادوں پر چھاپے۔۔۔108

چوری کا معاملہ حل

مسروقہ زیورات برآمد

سری نگر: ۱۷ جنوری //

سری نگر پولیس نے عمر آباد علاقے میں چوری کے ایک معاملے کو 24 گھنٹے میں حل کرتے ہوئے ایک غیر مقامی خاتون کو مسروقہ زیورات سمیت گرفتار کیا۔ جے کے این ایس کے مطابق سری نگر میں پولیس نے جرائم میں ملوث ملزمہ کو گرفتار کر کے چند گھنٹوں کے اندر ایک چوری کا معاملہ حل کرلیا اور اس کے قبضے۔۔۔109

جموں و کشمیر کا بجٹ اجلاس فروری میں منعقد ہونے کا امکان

حتمی تاریخ کا اعلان جلد کیا جائے گا، تمام اسٹیک ہولڈرس کی بات چیت بھی مکمل

سرینگر / 17 جنوری //

جموں کشمیر کا بجٹ اجلاس ماہ فروری کے پہلے ہفتے میں ہونے کا امکان ہے اور اس سلسلے میں تمام تیاریاں کو حتمی دی جا چکی ہے جبکہ نو منتخب ممبران اسمبلی کو بھی پہلے ہی خصوصی ٹریننگ دی گئی۔ اس کے علاوہ یوٹی کے پہلے بجٹ اجلاس کے حوالے سے

تمام سٹیک ہولڈروں سے بھی بات چیت مکمل کرلی گئی ہے۔ سی این آئی کے مطابق، جموں و کشمیر کے یونین ٹیریٹری کا پہلا بجٹ اجلاس فروری کے پہلے ہفتے میں منعقد ہونے کا امکان ہے، کیونکہ سیشن کے حوالے سے تمام متعلقہ اسٹیک ہولڈرس کے ساتھ بات چیت مکمل ہو چکی ہے۔ بجٹ اجلاس۔۔۔110

مشتبہ ملی ٹنٹوں کی نقل و حرکت کی اطلاعات کے بعد

سیکورٹی فورسز نے بڑے پیمانے پر تلاشی آپریشن شروع کر دیا

سرینگر / 17 جنوری //

جموں کے کٹھوعہ ضلع کے بلاور علاقے میں مشکوک نقل و حرکت کی اطلاعات ملنے کے بعد سیکورٹی فورسز نے بڑے پیمانے پر تلاشی آپریشن شروع کر دیا ہے۔ سی این آئی کے مطابق کٹھوعہ جموں کے بلاور کے بالائی علاقوں میں مشتبہ ملی ٹنٹوں کی موجودگی کی اطلاعات کے بعد فوج، سی آر پی ایف اور جموں کشمیر پولیس کے خصوصی ٹیموں نے جنگلات میں بڑے پیمانے پر تلاشی آپریشن شروع کر دیا ہے۔ ذرائع نے بتایا کہ فوج کے خصوصی دستوں نے جموں و کشمیر پولیس اور سینٹرل ریزرو پولیس فورس کے ساتھ مل کر کٹھوعہ ضلع کے بلاور علاقے میں محاصرے اور تلاشی کی کارروائی شروع کی ہے۔ ذرائع نے بتایا کہ یہ آپریشن۔۔۔111

ہماری افواج کو بدلتے ہوئے وقت کے مطابق لیس ہونا چاہئے

سویلین افرادی قوت منصوبہ بندی کے عمل میں ایک اہم کردار ادا کرے گی: راجناتھ

سرینگر / 17 جنوری //

ہماری افواج کو بدلتے ہوئے وقت کے مطابق لیس اور تیار ہونا چاہیے کا اعلان کرتے ہوئے وزیر دفاع راجناتھ سنگھ نے اس بات پر زور دیتے ہوئے کہ سویلین افرادی قوت، جو مسلح افواج کا ایک لازمی حصہ ہے، منصوبہ بندی کے عمل میں ایک اہم کردار ادا کرے گی۔

انہوں نے مزید کہا کہ ہمیں مستقبل کے چیلنجوں کا سامنا کرنے کے بارے میں تمام اسٹیک ہولڈرس سے معلومات لینے کی ضرورت ہے۔ سی این آئی مانیٹرنگ ڈیسک کے مطابق وزیر دفاع راجناتھ سنگھ نے قوانین پر مبنی بین الاقوامی نظم میں ہنگامہ آرائی کے پیش نظر ہندوستان کے جارحانہ اور دفاعی ردعمل کو مضبوط کرنے کی ضرورت۔۔۔112

حکومت نے غیر تسلیم شدہ ڈاکٹروں اور

غیر اخلاقی طریقوں کیخلاف کارروائی شروع کرنے کا من بنالیا

سرینگر / 17 جنوری //

جموں کشمیر حکومت نے میڈیکل کونسل کے پیشہ ورانہ معیار کو تقویت دینے کیلئے غیر تسلیم شدہ ڈاکٹروں اور غیر اخلاقی طریقوں کے خلاف کارروائی شروع کرنے کا من بنالیا ہے۔ حکام کا کہنا ہے کہ کسی بھی ڈاکٹر کے پاس جو مریضوں کی عیادت کرتا ہے یا اس کی دیکھ بھال کرتا ہے اسے جموں کشمیر میڈیکل کونسل کے ساتھ لازمی رجسٹریشن ہونا چاہیے۔ بصورت دیگر انہیں جموں و کشمیر میں مشق کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ سی این آئی کے مطابق جموں کشمیر حکومت نے میڈیکل کونسل کی جانب سے جاری کردہ سوکیولر پر کارروائی کرنے کا منصوبہ تیار کرنے کیلئے کارروائی شروع کردی ہے۔ خیال رہے کہ اس سے قبل جموں کشمیر میڈیکل کونسل نے ان ڈاکٹروں اور طبی پیشہ۔۔۔113

چاڈورہ کو منشیات سے پاک بنانے کیلئے پولیس کی کوششیں

مقامی لوگوں نے ایس ایچ او کی قیادت میں ٹیم کی سراہنا کی، مکمل تعاون کا دلایا عہد

چاڈورہ / 17 جنوری //

وسطی ضلع بڈگام کے چاڈورہ علاقے میں منشیات کا مکمل خاتمہ اور علاقے کو اس سے پاک رکھنے کیلئے پولیس کی کوششوں کی عوامی حلقوں میں کافی سراہنا کی جا رہی ہے جبکہ عوام نے منشیات کی لعنت سے علاقے کو صاف کرنے کیلئے پولیس کو بھرپور تعاون دینے کا عہد کیا ہے۔

تفصیلات کے مطابق اسٹیشن ہاؤس آفیسر چاڈورہ انسپکٹر خورشید احمد کی نگرانی میں پولیس نے منشیات فروشوں کا قافیہ حیات تنگ کر دیا ہے۔ ایس ایچ او کی نگرانی میں علاقے سے منشیات کا خاتمہ کرنے کیلئے پولیس کوششوں میں مصروف عمل ہے اور تازہ کارروائی میں منشیات فروش کو گرفتار کر کے اسے سلاخوں کے پیچھے دھکیل دیا گیا اور اس کی گاڑی بھی ضبط کر لی گئی۔ ادھر مقامی لوگوں نے۔۔۔114

موسمی و وبائی امراض کب اور کیسے جنم لیتے ہیں

بارشوں کے ٹھہرے ہوئے پانی کی سڑن، بو اور تعفن انسانی صحت کے لیے کافی مہلک ثابت ہوتے ہیں۔ علاوہ ازیں مچھر اور مکھیاں امراض سے آلودہ جراثیم، وائرس اور بیکٹیریاز کو انسان جسم میں منتقل کرنے کا کردار بخوبی نبھاتے ہیں۔ موسم برسات میں موسمی اور وبائی امراض کے حملہ آور ہونے کے خطرات بہت زیادہ بڑھ جاتے ہیں۔ پانی جو کہ ہر ذی روح کی پہلی اور بنیادی ضرورت مانی جاتی ہے، اگر اسی کے استعمال میں بے توجہی برتی جائے تو فوڈ پوائزننگ، اسہال، ہیضہ اور پیچش جیسے موذی اور مہلک امراض حملہ آور ہو کر زندگی کو خطرے میں ڈال دیتے ہیں۔ انتڑیوں میں انفیکشن کی کیفیت پیدا ہو کر سوزشی علامات ظاہر ہونے لگتی ہیں۔ ہلکی سی غذائی بداحتیاطی سے ہی فوڈ پوائزننگ، پیچش، اسہال اور قے جیسے عوارض لاحق ہونے کے امکانات میں اضافہ ہونے لگتا ہے۔ موسمی اور وبائی امراض کے پھوٹنے کی ایک بڑی وجہ فضائی آلودگی بھی ہوتی ہے جو خورونوش کی اشیاء کو جراثیم، وائرس اور بیکٹیریاز سے آلودہ کر دیتی ہے۔ جراثیم، وائرس اور بیکٹیریاز کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنے کا سب سے بڑا ذریعہ مکھیاں ہیں۔ یوں زہریلے جراثیم، وائرس اور بیکٹیریاز غذا کے رستے معدے میں جا کر فوڈ پوائزننگ کا باعث بن جاتے ہیں۔ فوڈ پوائزننگ سے ہیضہ، پیچش اور اسہال جیسے موذی اور مہلک امراض کی راہ ہموار ہوتی ہے۔ ہیضہ اور اسہال دو ایسے جان لیوا مرض ہیں کہ اگر ان کے علاج معالجے میں ذرا سی کوتاہی کا مظاہرہ کیا جائے تو انسان جان سے ہاتھ تک دھو بیٹھتا ہے۔ اسہال اور قے آنے کی علامات بالخصوص برسات کے موسم میں اس طرح کی کسی بھی علامت کو معمولی ہرگز خیال نہیں کیا جانا چاہیے۔ موسم برسات دیگر موسموں کی نسبت زیادہ تکلیف دہ اور خطرناک ثابت ہوتا ہے۔ اس میں عام طور پر معدہ اور انتڑیوں کے امراض وبائی شکل اختیار کر جاتے ہیں۔ ان امراض کا اگر مناسب اور بروقت علاج نہ کیا جائے تو یہ جان لیوا بھی ثابت سکتے ہیں۔ مذکورہ امراض میں سے فوڈ پوائزننگ ایک ایسا مرض ہے، جو ہلکی سی بے احتیاطی اور لاپرواہی سے ہی حملہ آور ہو کر نہ صرف انسانی صحت کو خطرے میں ڈال دیتا ہے بلکہ ہیضہ اور اسہال جیسے موذی امراض کے جنم کی راہ بھی ہموار کرتا ہے۔ فوڈ پوائزننگ یا غذائی تعفن کو غذا سے پیدا ہونے والی بیماری کہا جا سکتا ہے۔ یہ حفظان صحت کے اصولوں سے روگردانی کرتے ہوئے ناقص اور آلودہ خوراک کھانے کے نتیجے میں معدے اور انتڑیوں میں خرابی پیدا ہونے سے رونما ہوتی ہے۔ اس بیماری کا سبب بننے والے عام اسباب کے ساتھ ساتھ مختلف قسم کے بیکٹیریاز، وائرس، جراثیم اور طفیلیے شامل ہوا کرتے ہیں۔ بعض اوقات غذا میں شامل کیمیائی اجزاء زہریلے ہو کر فوڈ پوائزننگ کا باعث بھی بن جایا کرتے ہیں لیکن ایسا کبھی کبھار ہی ہوا کرتا ہے۔ مرض پیدا کرنے والے ذرائع، خوراک کو پکانے یا تیار کرنے کے دوران کسی وقت بھی آلودہ کر سکتے ہیں۔ ایسا عام طور پر غذا کو نامناسب طریقے سے پکاتے ہوئے یا غیر محفوظ طرز پر رکھی گئی حالت میں ہوتا ہے۔ آلودہ اور ناقص غذا کھانے کے بعد فوڈ پوائزننگ کا دارومدار غذائی تعفن کی شدت، قوت مدافعت اور آپ کی عمر و بدنی حالت پر ہوتا ہے۔ جو آدمی جس قدر کمزور قوت مدافعت کا حامل ہوتا ہے وہ اسی قدر جلد مرض کی لپیٹ میں آ جایا کرتا ہے۔ جس قدر غذا میں زہریلے اجزا شامل ہوتے ہیں، اسی قدر فوڈ پوائزننگ کا حملہ جلد ہوتا ہے۔

پھیپھڑوں کا سرطان

پھیپھڑوں کا سرطان بہت مہلک اور جان لیوا سرطان ہے اور دنیا بھر میں ہر سال کینسر سے ہونے والی اموات میں سے ہر پانچ میں سے ایک موت پھیپھڑوں کے سرطان کی وجہ سے ہوتی ہے۔ دنیا بھر میں ہر سال پھیپھڑوں کے سرطان کا عالمی دن منایا جاتا ہے جس کا مقصد عالمی برادری میں پھیپھڑوں کے سرطان کے بارے میں آگاہی اور اس سے تدارک کے حل کے لئے کوشش شامل ہیں۔

پھیپھڑوں کا سرطان زیادہ تر سگریٹ نوشی اور آلودگی کی وجہ سے ہوتا ہے۔ ایک رپورٹ کے مطابق 94 فیصد پھیپھڑوں کے سرطان میں بنیادی وجہ تمباکو نوشی ہے۔ ایک تحقیق کے مطابق تمباکو نوشی کرنے والے 24 سے 36 فیصد افراد میں پھیپھڑوں کے سرطان کا خطرہ زیادہ ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ کیڑے مار ادویات، ڈیزل کا دھواں، زیادہ گوشت کا استعمال، سیمنٹ کے ذرات اور کان کنی کے شعبے سے متعلق افراد کو بھی پھیپھڑوں کے سرطان میں مبتلا ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ تابکاری، صنعتی اداروں کے کچرے، فضائی آلودگی اور چند دیگر عوامل بھی اس سرطان کو پروان چڑھانے میں نمایاں کردار ادا کرتے ہیں۔

تمباکو نوشی کے بڑھتے ہوئے استعمال کے ساتھ ساتھ پھیپھڑوں کے سرطان میں بھی اضافہ ہو رہا ہے۔ پاکستان میں نہ صرف تمباکو نوشی کرنے والے افراد بلکہ PassiveSmokers یعنی وہ لوگ جو تمباکو نوشی سے دور ہیں، دونوں میں پھیپھڑوں کا سرطان موجود ہو سکتا ہے۔ ایک تحقیق کے مطابق جو لوگ سگریٹ نہیں پیتے ہیں مگر سگریٹ پینے والوں کے نزدیک رہتے ہیں ان میں بھی یہ کینسر ہونے کا خطرہ بہت زیادہ ہوتا ہے۔ ایک حالیہ ریسرچ کے مطابق خالی پیٹ یا نہار منہ سگریٹ نوشی کرنے والوں میں پھیپھڑوں کے سرطان کا خطرہ زیادہ ہوتا ہے۔ تحقیق کے مطابق سگریٹ نوشی کرنے والے افراد میں نکوٹین کی ایک ذیلی پیداوار کو ٹنائن (Contine) کی مقدار کی پیمائش سے پھیپھڑوں کے کینسر کے خطرے کا اندازہ ہوتا ہے اور تجربے کے بعد یہ بات ثابت ہوئی ہے کہ ناشتہ کرنے کے بعد سگریٹ پینے سے اس مادہ کی مقدار کم ہو جاتی ہے۔

پھیپھڑوں کے سرطان میں سب سے خطرناک چیز یہ ہوتی ہے کہ اس کی علامات اس وقت ظاہر ہوتی ہیں جب مرض دوسرے یا تیسرے مرحلے میں داخل ہو چکا ہوتا ہے۔ کھانسی مسلسل دو ہفتوں سے زیادہ رہے اور علاج اور دوائیوں کے باوجود بھی کھانسی میں افاقہ نہ ہو تو یہ پھیپھڑوں کے کینسر کی ایک علامت ہو سکتی ہے اور اگر کھانسی کی آواز میں تبدیلی کے ساتھ ساتھ کھانسنے کے دوران درد ہو اور کھانسی میں خون یا سرخ اور سبز رنگ کا بلغم (Sputum) آئے تو وہ بھی فوری طور پر چیک اپ کروانا چاہیے۔ اس کے علاوہ متاثرہ مریض میں پھیپھڑوں کے کینسر کا ٹیومر ہوا کے دباؤ کو محدود کرنے کی وجہ سے مریض کے پھیپھڑوں کے چاروں طرف ایک سیال جمع ہونے کا سبب ہو سکتا ہے جس کی وجہ سے مریض کو سانس لینے میں بھی بہت دشواری پیش آتی ہے۔ پھیپھڑوں کے کینسر میں مریض کو سانس لینے میں خرخراہٹ کی آواز بھی آتی ہے جو ٹیومر کی افزائش اور سوزش کی وجہ سے ہو سکتی ہے۔ مریض کے وزن میں کمی بھی ایک نمایاں تبدیلی اور علامت ہوتی ہے۔ کینسر کے خلیات توانائی حاصل کرنے کے لئے متاثر فرد کے میٹابولزم سے اپنی ضروریات پوری کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ کینسر میں مبتلا شخص عام طور پر ریڑھ کی ہڈی، ران کی ہڈی، پسلیوں کی بڑی ہڈیوں کے ساتھ ساتھ کندھے کے درد میں بھی مبتلا ہو جاتا ہے۔ اگر جسم میں ان جگہوں پر مسلسل درد کی شکایت رہے تو فوری طور پر اپنے ڈاکٹر سے رجوع کرنا چاہیے۔

پھیپھڑوں کے سرطان کی ابتدائی حالت میں اگر تشخیص ہو جائے تو علاج کے ستر فیصد امکانات ہوتے ہیں کہ مریض علاج کے سہارے پانچ سال تک زندگی گزار سکتا ہے۔ جبکہ اگر مرض آخری مرحلے پر ہو تو علاج کے امکانات پانچ فیصد سے بھی کم ہو جاتے ہیں جبکہ سگریٹ نوشی سے ہونے والی بیماریوں کے شکار افراد میں پھیپھڑوں کے سرطان کا آپریشن یا علاج مفید ثابت نہیں ہوتا ہے۔

ہم صحت مند طرز زندگی اپنا کر اور تمباکو نوشی سے پرہیز کر کے پھیپھڑوں کے سرطان سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔ پھیپھڑوں کے کینسر کے علاج جس میں کیموتھراپی بھی شامل ہے، اس میں قوت مدافعت میں بہت کمی آ جاتی ہے۔ لہذا صحت بخش پھلوں، سبزیوں اور مشروبات کو لازمی استعمال میں رکھنا چاہیے۔ اور کھانے کی چیزوں کو ہاتھ لگانے سے پہلے ہاتھ اچھی طرح سے دھو لینے چاہیے۔ پھلوں اور سبزیوں کو بھی استعمال کرنے سے پہلے، پکانے اور کھانے سے پہلے اچھی طرح دھو لینا چاہیے تاکہ ان کے اوپر سے مٹی اور دیگر جراثیم وغیرہ صاف ہو جائیں۔ کچا پکا یا بالکل کچا گوشت، انڈہ، مچھلی اور مرغی وغیرہ نہیں کھانا چاہیے اور انڈے سے بنی ہوئی بیکری اور دیگر چیزیں بھی استعمال نہیں کرنی چاہیے۔ ایک تحقیق کے مطابق سیب میں پائے جانے والے ایک مادے فلیونائیڈ (Flavonides) کے باعث اس کے استعمال سے پھیپھڑوں کے سرطان کے خطرات میں کمی آ سکتی ہے۔ اس کے علاوہ cancer prevention research جرنل میں شائع ہونے والی ایک تحقیق کے مطابق تازہ لہسن کو اپنی روزمرہ کی خوراک میں استعمال کرنے سے پھیپھڑوں کے کینسر کے خطرے کے امکانات کو کم کیا جا سکتا ہے۔ تحقیق کے مطابق لہسن میں موجود ایلی سین (Allicin) انسانی جسم کے لئے بے حد فائدہ مند ہوتا ہے جو جسم میں سوزش کو کم کر کے مختلف infections کو کنٹرول میں رکھتا ہے۔ زیادہ فوائد حاصل کرنے کے لئے لہسن کو کچا کھانا چاہیے۔

بند گوبھی میں سلفورافین (Sulforaphane) نامی مادہ پھیپھڑوں کے کینسر سے محفوظ رکھتا ہے۔ اور یہ انسانی جسم میں انزائمز کی پیداوار کو بڑھا کر سرطان پیدا کرنے والے مادے کی پیداوار کو کم کر دیتا ہے۔ اس کے علاوہ شملہ مرچ، سرخ مرچیں جن میں موجود فائٹو کیمیکل موجودگی پھیپھڑوں کے کینسر کے خطرے کو کم کرنے میں معاون ثابت ہوتی ہے۔ ہری سبزیوں خصوصاً پالک میں موجود آئرن، وٹامن اور لوٹین کی وافر مقدار کی موجودگی بھی پھیپھڑوں کے سرطان سے محفوظ رکھتے ہیں۔ ایک تحقیق کے مطابق گریپ فروٹ کا اینٹی آکسیڈنٹ AntiOxidant، لائکوپین پر مشتمل ہوتا ہے جو پھیپھڑوں میں موجود نقصان دہ Toxins کو ختم کر دیتا ہے اور سفید خلیات کی تعداد میں اضافہ کرتے ہیں۔

ایک طبی جریدے cancer epidemiology biomarkers & prevention کی ایک تحقیق کے مطابق نشاستہ دار غذا زیادہ استعمال کرنے سے پھیپھڑوں کے کینسر کا خطرہ 49 فیصد تک بڑھ جاتا ہے۔ ایک اندازے کے مطابق 90 فیصد پھیپھڑوں کے کینسر کو صرف تمباکو نوشی کو ترک کر کے روکا جا سکتا ہے۔ اور ہمیں انفرادی اور اجتماعی طور پر تمباکو نوشی کے بڑھتے ہوئے رجحان کو روکنے کی اشد ضرورت ہے۔ آج کل مختلف مختلف ناموں سے لوگ تمباکو نوشی کر رہے ہیں۔ جس میں ایک نشہ شیشہ بھی ہے جو تمباکو نوشی کی ایک بے حد خطرناک صورت ہے۔ کارخانوں کے مضر صحت دھوئیں سے ممکنہ حد تک پرہیز کرنا چاہیے اور اپنے اردگرد اور گھر کے ماحول کو صاف ستھرا، دھول مٹی سے دور رکھنا چاہیے۔ باقاعدگی سے اپنے قریبی معالج یا فزیشن سے مکمل چیک اپ کرواتے رہنا چاہیے۔ تاکہ اگر کینسر یا دیگر کسی بھی بیماری کی موجودگی کا ابتدائی مرحلے سے ہی معلوم ہو سکے اور اس کا بروقت علاج کیا جا سکے۔ خاص کر ایسے افراد جن میں پھیپھڑوں کے سرطان کا خطرہ زیادہ ہو، جیسے تمباکو نوشی کرنے والے افراد جن کی عمر 55 سال سے زیادہ ہو۔ ان کو سال میں ایک بار لازمی چیک اپ کروا لینا چاہیے۔ برطانیہ کی ایک حالیہ تحقیق کے مطابق ہزاروں افراد سرطان کی ابتدائی علامات اپنے معالج کے سامنے خوف کی وجہ سے بیان نہیں کر پاتے ہیں۔ سرطان کے علاج کے لئے ابتدائی مرحلے میں ہی اس کی تشخیص ضروری ہے۔

ایک اسپرین روزانہ، ایچ آئی وی انفیکشن روکنے میں انتہائی مددگار

وِنی پیگ// اس وقت خصوصاً افریقہ سمیت دنیا کا غالب حصہ ایچ آئی وی ایڈز کے چنگل میں گرفتار ہے تاہم سو سال سے بھی پرانی ایک دوا اسپرین اس مرض کو بھی مؤثر انداز میں روک سکتی ہے۔ کینیڈا کی یونیورسٹی آف مینیٹوبا کے ماہرین نے کہا ہے کہ کم مقدار میں اسپرین کھانے سے ایچ آئی وی (ایڈز وائرس) کے پھیلاؤ کو کم کیا جا سکتا ہے۔ افریقی خواتین ایچ آئی وی انفیکشن کی زیادہ شکار ہوتی ہیں اور اسی بنا پر ماہرین نے تحقیق کے لیے افریقہ کا انتخاب کیا ہے۔ جامعہ مینیٹوبا، یونیورسٹی آف واٹرلو، کینیڈا میں صحت کی ایجنسی اور کینیا کے دیگر اداروں نے کینیا کی بہت سی خواتین کو اسپرین دی جس کا کیمیائی نام 'ایسا ٹل سیلی سائیلک ایسڈ' یا 'اے ایس اے' ہے۔ یہ تحقیق بین الاقوامی ایڈز سوسائٹی کے جرنل میں شائع ہوئی ہے جس میں اسپرین جیسی عام دوا کے ایچ آئی وی پر اثرات کا جائزہ لیا گیا ہے جس کے بہت حیرت انگیز مثبت نتائج برآمد ہوئے ہیں۔ وائرس کو پھیلنے کیلیے انسان کے اندر مطلوبہ خلیہ درکار ہوتا ہے۔ اس ضمن میں عام خلیات کے مقابلے میں زیادہ تر سرگرم امنیاتی خلیات (امیون سیلز) ہی ایچ آئی وی کا نوالہ بنتے ہیں۔ ماہرین کے خیال میں خواتین کے تولیدی نظام (ری پروڈکٹیو ٹریکٹ) میں اندرونی سوزش ہی ایچ آئی وی کے پھیلاؤ کی وجہ بنتی ہے۔ تجربات سے ثابت ہوا ہے کہ اسپرین نے خواتین کے رحم اور تولیدی نظام میں ایچ آئی وی سے متاثر ہونے والے خلیات کی تعداد میں 35 فیصد تک کمی کر دی۔ اس کے علاوہ ایچ آئی وی کے خطرے سے دوچار خواتین کئی برس تک انفیکشن سے محفوظ رہیں۔ ماہرین نے اس کامیابی کے بعد اسپرین پر مزید تحقیق پر زور دیا ہے۔ ماہرین اب یہ جاننا چاہتے ہیں کہ اسپرین جیسی سادہ دوا کس طرح خلوی سطح پر انفیکشن کو روک رہی ہے۔ اگر یہ بات اچھی طرح ثابت ہو جاتی ہے تو اسپرین کے ذریعے کم خرچ طریقے پر غریب ممالک کی خواتین میں ایچ آئی وی کے پھیلاؤ کو روکا جا سکتا ہے تاہم اسے علاج کے بجائے احتیاطی تدبیر ہی کہا جائے گا۔

اسمارٹ فونز کی روشنی بینائی کے لیے خطرناک

یہ تو سب جانتے ہیں کہ اسمارٹ فونز سے خارج ہونے والی نیلی روشنی ہماری آنکھوں کے لیے اچھی نہیں مگر اب یہ انکشاف سامنے آیا ہے کہ یہ توقعات سے زیادہ تباہ کن ہے۔ امریکا کی ٹولیڈو یونیورسٹی کی تحقیق میں انکشاف کیا گیا کہ اسمارٹ فونز سے خارج ہونے والی یہ روشنی ہمارے قرینے میں جذب ہو کر ایسے زہریلے کیمیکل کی پیداوار کو حرکت میں لاتی ہے جو خلیات کو نقصان پہنچاتے ہیں۔ اس نقصان کے نتیجے میں بینائی میں بڑے بلائنڈ اسپاٹس بنتے ہیں جو پٹھوں میں تنزلی کی علامت ہوتے ہیں، یہ ایک ایسا مرض ہے جو اندھے پن کا خطرہ بڑھاتا ہے۔ تحقیقی ٹیم نے لوگوں کو مشورہ دیا ہے کہ اندھیرے میں ان ڈیوائسز کو استعمال نہ کریں کیونکہ اس وقت زیادہ خطرناک نیلی روشنی آنکھوں میں داخل ہوتی ہے۔ عمر بڑھنے کے ساتھ آنیوالی تنزلی عام طور پر 50 سال یا اس سے زائد عمر کے افراد کو شکار بناتی ہے جس سے اندھے پن کا خطرہ بڑھتا ہے۔ ایسا اس وقت ہوتا ہے جب قرینے کے مرکز کے قریب واقع ایک حصہ جو نظر تیز رکھنے میں مدد دیتا ہے، کو نقصان پہنچتا ہے۔ اس کے شکار افراد کو دھندلے پن اور بلائنڈ اسپاٹس کا سامنا ہوتا ہے جو وقت کے ساتھ بڑے ہونے لگتے ہیں جبکہ قرینہ مرنے لگتا ہے۔ اس تحقیق میں اسمارٹ فونز کی روشنی کے بینائی پر مرتب ہونے والے اثرات کا جائزہ لیا گیا۔ محققین کا کہنا تھا کہ انسانی آنکھ یو وی لائٹ کو بہت اچھی طرح منعکس کرتی ہے مگر نیلی روشنی کو اندر داخل ہونے کی اجازت دیتی ہے اور قرینہ بھی اسے اچھی طرح جذب کرتا ہے۔

کیا ذہنی تناؤ بال گرنے کی رفتار بڑھانے کا باعث بنتا ہے

ہر ایک کو ہی روزمرہ کی زندگی میں ذہنی تناؤ کا سامنا ہوتا ہے، اب وہ پیشہ وارانہ فرائض کی وجہ سے ہو یا گھریلو مسائل، بیماریاں یا کسی بھی وجہ سے، ذہنی صحت تو متاثر ہوتی ہے۔ مگر کیا ذہنی تناؤ بالوں کے گرنے یا گنج پن کا خطرہ بھی بڑھاتا ہے؟ اس سوال کا جواب ہے ہاں ایسا ہوتا ہے کیونکہ کئی بار تناؤ کے باعث جسم اپنا ردعمل مختلف مسائل جیسے ناخن کمزور ہو جانا، کیل مہاسوں یا بالوں کے گرنے کی شکل میں ظاہر کرتا ہے۔ طبی ماہرین کے مطابق اس وجہ سے اگر بالوں سے محروم ہو رہے ہوں تو اسے telogeneffluvium کہا جاتا ہے جس کے دوران تناؤ کے باعث بالوں کی جڑوں کو "سونے" پر مجبور کر دیتا ہے جس کے نتیجے میں بال گرنے لگتے ہیں یا کچھ حصوں سے کھوپڑی نمایاں ہونے لگتی ہے۔ ماہرین کے مطابق بالوں کی جڑوں کی اپنی زندگی کا چکر ہوتا ہے، نشوونما، تبدیلی، آرام اور گرنا، بیشتر افراد اس پیچیدہ عمل کو سمجھنے سے قاصر ہوتے ہیں، آسان الفاظ میں کہا جائے تو ذہنی تناؤ آپ کو گنج پن کا شکار بنا سکتا ہے۔ تاہم یہ اثر اکثر حالات میں دیرپا نہیں ہوتا بلکہ مکمل گنج پن اسی وقت تک ممکن نہیں جب تک سر کے اندر ورم موجود نہ ہو اور یہ آٹو امیون مرض اس وقت حرکت میں آتا ہے جب کوئی شخص بہت زیادہ تناؤ کا شکار ہو۔ درحقیقت تناؤ کے نتیجے میں بالوں کے گرنے کا نوٹس فوری طور پر نہیں ہوتا بلکہ 3 ماہ بعد اس کے آثار نظر آنا شروع ہوتے ہیں کیونکہ نئے بالوں کی نشوونما جو نہیں ہوتی۔ عام طور پر اوسطاً ہر فرد کے روزانہ 50 سے 100 بال گرتے ہیں جو کہ معمول کا حصہ ہے بلکہ عام طور پر ان بالوں کی عدم موجودگی کا علم بھی نہیں ہوتا، مگر جب یہ تعداد زیادہ ہو جائے تو پھر یہ واقعی سوچنے پر مجبور کر دینے والا مسئلہ ہے۔ یعنی اگر آپ کنگھے یا سر دھونے کے بعد ٹوٹ جانے والے بالوں کو معمول سے زیادہ دیکھیں یا ان کا گھنا پن کسی ایک حصے سے کم ہو رہا ہو یا پورے سر پر ایسا ہو رہا ہو تو ڈاکٹر سے رجوع کرنا چاہیے۔ طرز زندگی میں مخصوص تبدیلیاں کرنا اس حوالے سے مددگار ثابت ہو سکتا ہے، جیسے مناسب وقت تک نیند، اپنے پسندیدہ مشاغل میں وقت گزارنا جس سے تناؤ میں کمی آئے، قابل ذکر ہیں۔ اسی طرح وٹامنز اور منرلز سے بھرپور متوازن غذا کا استعمال بھی ضروری ہوتا ہے، ورزش کو معمول بنا لینا بھی ذہنی تناؤ میں کمی لاتا ہے۔

نیند کی کمی کے یہ اثرات آنکھیں کھول دیں گے

ہو سکتا ہے آپ دفتر میں بہت مصروف ہو یا یہ بھی ممکن ہے کہ کسی نومولود کی دیکھ بھال کر رہے ہوں، یہ نہیں تو ہو سکتا ہے آپ کو اچانک پتا چلے کہ آج شب تو کوئی بہت پسندیدہ پروگرام ٹی وی پر آنے والا ہے۔ غرض لاکھوں وضاحتیں ہو سکتی ہیں جن کی مدد سے آپ خود کو تسلی دیں گے کہ طبی ماہرین کے تجویز کردہ 7 سے 8 گھنٹے کی نیند نہیں لی جا سکتی۔ مگر یہاں کچھ وجوہات ایسی بتائی جا رہی ہیں جو یہ سمجھانے میں مددگار ثابت ہو سکتی ہے کہ ہر رات پوری نیند لینا کیوں ضروری ہے۔

حادثات کا خطرہ بڑھتا ہے

نیند کی کمی صرف آپ کی نہیں بلکہ دیگر افراد کی زندگیاں خطرے میں ڈال سکتی ہے، خصوصاً سڑک پر، ذہنی و جسمانی تھکاوٹ اور غنودگی ردعمل کی صلاحیت کو انتہائی سست کر دیتے ہیں بالکل جیسے الکحل استعمال کرنے والوں کی طرح، امریکا کے نیشنل ہائی وے ٹریفک سیفٹی ایڈمنسٹریشن کے مطابق صرف امریکا میں ہی نیند کی کمی کی وجہ سے ایک لاکھ حادثات ہوتے ہیں اور 7 ہزار ہلاکتیں ہوتی ہیں، اسی طرح بے خوابی دفاتر میں بھی حادثات اور زخمی ہونے کا خطرہ بڑھ جاتی ہے۔

دماغی صلاحیتیں سست ہوجانا

نیند سوچنے، خیالات کے تجزیے اور سیکھنے میں اہم کردار ادا کرتی ہے، اس کی کمی ان دماغی صلاحیتوں کو نمایاں حد تک سست کر دیتی ہے، اس سے توجہ مرکوز کرنے، چوکنا پن اور مسائل حل کرنے کی صلاحیتیں بھی متاثر ہوتی ہیں، آسان الفاظ سے دماغ کے لیے اپنی مکمل صلاحیت کام کرنا ممکن نہیں ہوتا جس کی وجہ سے روزمرہ کے کاموں میں مشکلات کا سامنا ہوتا ہے۔

جان لیوا طبی امراض

مختلف طبی تحقیقی رپورٹس کے مطابق بے خوابی کے شکار افراد میں ذیابیطس، دل کی دھڑکن میں بے ترتیبی، ہائی بلڈ پریشر، امراض قلب، ہارٹ فیلیئر، فالج، بانجھ پن اور بینائی کی کمزوری کا خطرہ بہت زیادہ ہوتا ہے۔

ذہنی صحت کے مسائل

نیند کی کمی سے ڈپریشن کا مرض لاحق ہو سکتا ہے، ایک تحقیق میں دریافت کیا گیا کہ 6 گھنٹے سے کم نیند لینے والے افراد میں ڈپریشن اور ذہنی بے چینی کا عارضہ اکثر سامنے آتا ہے۔

قبل از وقت بڑھاپا

صرف ایک دن کی ناکافی نیند کے اثرات بھی جلد پر نمایاں ہوتے ہیں، یعنی آنکھیں پھول جاتی ہیں اور جلد بھی سوجن کا شکار ہوتی ہے، تاہم اگر ناکافی نیند کو عادت بنالیا جائے تو اس کے جلد پر انتہائی منفی اثرات مرتب ہوتے ہیں، وہ ڈھیلی ہو جاتی ہے، فائن لائنز تیزی سے ابھرنے لگتی ہیں جبکہ آنکھوں کے نیچے سیاہ حلقے تو سب سے پہلے نمودار ہوتے ہیں۔

یادداشت سے محرومی

جب ہم سوتے ہیں تو دماغ یادداشت کو منظم کرنے کا کام کرتا ہے، جس سے یادداشت مستحکم رہتی ہے اور نئی چیزیں سیکھنے میں بھی مدد ملتی ہے، تاہم نیند کی کمی کی صورت میں دماغ یادوں کو عارضی طور پر محفوظ کرتا ہے اور طویل المعیاد بنیادوں پر لوگ چیزیں بھولنے لگتے ہیں یا یوں کہہ لیں بھلکڑ ہو جاتے ہیں۔

موٹاپا

کم نیند کے نتیجے میں لوگوں کا جسمانی ہارمون توازن بگڑ جاتا ہے جس کے نتیجے میں کھانے کی اشتہا خاص طور پر بہت زیادہ کیلوریز والی غذاؤں کی خواہش پیدا ہوتی ہے۔

بے داغ اور جگمگاتی جلد کے لیے یہ عادت چھوڑ دیں

کیا بے داغ اور جگمگاتی جلد چاہتے ہیں؟ تو بے وقت مختلف چیزوں کو کھانے کی عادت سے جان چھڑا لیں۔ یہ بات امریکا میں ہونے والی ایک طبی تحقیق میں سامنے آئی۔ ٹیکساس یونیورسٹی کی تحقیق میں بتایا گیا کہ رات گئے یا بے وقت کچھ کھانا جلد کی سورج کی نقصان دہ الٹرا وائلٹ شعاعوں سے خود کو بچانے کی صلاحیت کو متاثر کر سکتی ہے۔ تحقیق میں یہ بھی بتایا گیا کہ ایسے افراد کی جلد سورج کی تپش سے جلد جل جاتی ہے جبکہ طویل المعیاد بنیادوں پر جلد کو قبل از وقت بڑھاپے اور اسکین کینسر جیسے خطرات کا سامنا بھی ہو سکتا ہے۔ محققین کا کہنا تھا کہ نتائج نے ہمیں حیران کر دیا، ہمارا انہیں خیال تھا کہ جلد اس چیز پر توجہ دیتی ہے کہ ہم کیا کھاتے ہیں۔ چوہوں پر کیے گئے تجربات کے دوران انہیں مختلف اوقات میں غذا دی گئی اور معلوم ہوا کہ بے وقت یا رات گئے کھانے سے جلد پر سورج کی شعاعیں زیادہ اثرات مرتب کرتی ہیں۔ محققین کے مطابق رات گئے کھانے کے نتیجے میں ایک انزائم جو کہ سورج کی شعاعوں سے متاثر جلد کی مرمت کا کام کرتا ہے، کی کارکردگی دن میں کم متحرک ہو جاتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ کھانے کا نظام الاوقات ہونا جلد کو بے داغ اور جگمگانے کے لیے ضروری ہے اور سورج کی شعاعوں سے زیادہ تحفظ مل سکتا ہے۔ تاہم اگر کسی فرد کے کھانے پینے کا کوئی وقت نہیں، تو اس کی جلدی گھڑی پر مضر اثرات مرتب ہوتے ہیں اور وہ قبل از وقت بوڑھے نظر آنے لگتے ہیں۔ اس تحقیق کے نتائج طبی جریدے جرنل سیل میں شائع ہوئے۔

جلد کی بیماریاں کینسر کا باعث قرار

کیلی فورنیا: امریکا کے طبی ماہرین نے انکشاف کیا ہے کہ جلد کی مختلف معمولی بیماریاں شدت اختیار کر کے خطرناک موذی مرض کینسر میں تبدیل ہو جاتی ہیں۔ تفصیلات کے مطابق امریکا کی اسٹین فورڈ یونیورسٹی میں جلدی امراض سے متعلق تحقیقاتی مطالعے کا انعقاد کیا گیا جس کے دوران یہ بات سامنے آئی کہ بے ضرر سمجھی جانے والی بیماری بڑھ کر کینسر میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ ماہرین کے مطابق تحقیق میں یہ بات سامنے آئی کہ اکثر لوگ جلد پر نکلنے والے غدود کو عام سمجھ کر نظر انداز کرتے ہیں مگر یہ حقیقت میں کینسر کی آمد کا خاموش پیغام ہوتا ہے۔ تحقیقاتی ماہرین کے مطابق بے ضرر سمجھے جانے والے جلدی امراض شدت اختیار کر کے جان لیوا کینسر میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔

'مشن موسم' کا آغاز، محکمہ موسمیات کے ویژن کی دستاویز جاری

نئی دہلی// وزیر اعظم نریندر مودی نے آج یہاں ہندوستانی محکمہ موسمیات کے 150 ویں یوم تاسیس کے موقع پر 'مشن موسم' کا آغاز کیا اور دستاویز 'موسمیاتی محکمہ ویژن-2047' جاری کیا۔ بھارت منڈپم میں منعقدہ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے مسٹر مودی نے کہا کہ محکمہ کے 150 سال نہ صرف محکمہ موسمیات کے سفر کی عکاسی کرتے ہیں بلکہ ہندوستان میں جدید سائنس اور ٹیکنالوجی کے شاندار سفر کی بھی عکاسی کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ محکمہ نے ان ڈیڑھ صدیوں میں لاکھوں ہندوستانیوں کی خدمت کی ہے اور ہندوستان کی سائنسی ترقی کی علامت بن گیا ہے۔ اس موقع پر محکمہ کی کامیابیوں کو اجاگر کرنے والا ایک یادگاری ڈاک ٹکٹ اور سکہ بھی جاری کیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ سال 2047 میں محکمہ کے مستقبل کا خاکہ پیش کرنے والی ایک وژن دستاویز جاری کی گئی ہے۔ وزیر اعظم نے کہا کہ محکمہ نے اپنے 150 سالہ سفر کے حصے کے طور پر نوجوانوں کو شامل کرنے کے لیے قومی موسمیاتی اولمپیاڈ کا انعقاد کیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ اس میں ہزاروں طلباء نے شرکت کی جس سے موسمیات میں ان کی دلچسپی مزید بڑھے گی۔ مسٹر مودی نے کہا" آئی ایم ڈی کا قیام 15 جنوری 1875 کو مکر سنکرانتی کے بالکل قریب ہوا تھا۔ ہم سب ہندوستان کی روایت میں مکر سنکرانتی کی اہمیت کو جانتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ کسی ملک کے سائنسی اداروں کی ترقی اس کے سائنس کے بارے میں شعور کی عکاسی کرتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ سائنسی اداروں میں تحقیق اور اختراعات نئے ہندوستان کے اخلاق کا لازمی حصہ ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ گزشتہ دہائی میں محکمہ کے بنیادی ڈھانچے اور ٹیکنالوجی میں بے مثال توسیع ہوئی ہے، جس میں ڈوپلر ویدر ریڈارز، خودکار ویدر اسٹیشنز، رن وے ویدر مانیٹرنگ سسٹم اور ضلع وار بارش کی نگرانی کے مراکز کی تعداد میں نمایاں اضافہ شامل ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان میں موسمیات کو خلائی اور ڈیجیٹل ٹیکنالوجی سے بہت فائدہ ہوتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان کے پاس انٹارکٹیکا میں میتری اور بھارتی نامی دو موسمیاتی رصدگاہیں ہیں اور سپر کمپیوٹر آرک اور اروناکو پچھلے سال متعارف کرایا گیا تھا جس سے محکمہ کی ساکھ میں اضافہ ہوا ہے۔ انہوں نے 'مشن موسم' کے آغاز کا اعلان کیا، جو ایک پائیدار مستقبل اور مستقبل کی تیاری کے لیے ہندوستان کے عزم کی علامت ہے اور، جو اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ ملک تمام موسمی حالات کے لیے تیار ہے اور ایک موسمیاتی اسمارٹ ملک بن رہا ہے۔ وزیر اعظم نے اس بات پر زور دیا کہ سائنس کی اہمیت صرف نئی بلندیوں تک پہنچنے میں ہی نہیں بلکہ عام آدمی کی زندگی کو آسان بنانے میں بھی ہے۔ انہوں نے کہا کہ محکمہ نے ہر کسی کو موسم کی درست معلومات فراہم کرکے اس معیار کو آگے بڑھایا ہے۔ انہوں نے کہا کہ سب کے لیے ابتدائی وارننگ اقدام اب 90 فیصد سے زیادہ لوگوں تک پہنچ رہا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ کوئی بھی سابقہ اور آنے والے 10 دنوں کی موسم کی معلومات کسی بھی وقت حاصل کرسکتا ہے، موسم کی پیشین گوئی واٹس ایپ پر بھی دستیاب ہے۔ انہوں نے کہا کہ میگھدوت موبائل ایپ تمام مقامی زبانوں میں موسم کی معلومات فراہم کرتی ہے۔ مسٹر مودی نے نشاندہی کی کہ 10 سال پہلے صرف 10 فیصد کسان اور مویشی پرور موسم کے مشورے استعمال کرتے تھے لیکن آج یہ تعداد بڑھ کر 50 فیصد سے زیادہ ہو گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اب موبائل فون پر آسمانی بجلی کی وارننگ وصول کرنا ممکن ہے۔ وزیر اعظم نے زور دے کر کہا کہ پہلے لاکھوں سمندری ماہی گیروں کے خاندان سمندر میں جانے سے پریشان رہتے تھے لیکن اب محکمہ کی مدد سے ماہی گیروں کو بروقت وارننگ مل جاتی ہے۔

پی او کے کو دہشت گردی کا کاروبار چلانے کیلئے استعمال کیا جارہا ہے/ راجناتھ

نئی دہلی// وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ نے منگل کو پاکستان کو دہشت گردی کے تربیتی کیمپوں کے لئے پی او کے کی زمین استعمال کرنے پر تنقید کا نشانہ بنایا اور کہا کہ پڑوسی ملک "جموں و کشمیر کو غیر مستحکم کرنے کی تمام کوششیں کر رہا ہے۔" انہوں نے پی او کے کے وزیر اعظم چوہدری انوار الحق کے بھارت مخالف ریمارکس پر مزید تنقید کا نشانہ بنایا۔ انہوں نے کہا "جموں و کشمیر پی او کے کے بغیر نامکمل ہے۔ پی او کے پاکستان کے لیے ایک غیر ملکی علاقہ سے زیادہ کچھ نہیں ہے۔ پی او کے کی سرزمین دہشت گردی کے کاروبار کو چلانے کے لیے استعمال کی جا رہی ہے۔ پی او کے میں دہشت گردوں کے تربیتی کیمپ چل رہے ہیں۔ انہوں نے 9ویں مسلح افواج کے سابق فوجیوں کے دن کی تقریب میں کہا کہ پاکستان 1965 سے غیر قانونی دراندازی اور دہشت گردی کو فروغ دے رہا ہے.. ہمارے مسلمان بھائیوں نے دہشت گردی کے خلاف لڑتے ہوئے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کیا ہے.. آج بھی ہندوستان میں داخل ہونے والے 80 فیصد سے زیادہ دہشت گردوں کا تعلق پاکستان سے ہے۔ سرحد پار سے دہشت گردی کی 1965 میں ہی ختم ہوا لیکن اس وقت کی مرکزی حکومت جنگ میں حاصل ہونے والے ٹیکٹیکل فائدہ کو اسٹریٹجک فائدہ میں تبدیل کرنے میں ناکام رہی۔ گزشتہ ہفتے پی او کے پی ایم چوہدری انوار الحق نے بھارت پر خطے میں دہشت گردانہ سرگرمیوں کی منصوبہ بندی کرنے کا الزام لگایا تھا، اور دعویٰ کیا تھا کہ اس نے حالیہ مظاہروں کے دوران بدامنی کو ہوا دینے کی کوششوں کو فنڈ فراہم کیا تھا۔ ڈان نے ان کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ "اگر آپ اپنے شہریوں کو مذاکرات کے ذریعے پرامن طریقے سے واپس بھیجنے کا انتظام کرتے ہیں، خونریزی سے بچتے ہیں جو دشمن کے ہاتھ لگ سکتے ہیں، تو آپ کا پارلیمانی نظام سو فیصد مضبوط ہو جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ مرکز اور جموں و کشمیر کے درمیان خلیج کو ختم کرنے کی کوششیں کی جارہی ہیں۔ "ہماری حکومت کی اولین ترجیح کشمیر اور ملک کے باقی حصوں کے درمیان جو بھی فاصلہ ہے اسے ختم کرنا ہے۔ جموں و کشمیر کے وزیر اعلی عمر عبداللہ کی طرف سے اس سمت میں قدم اٹھائے جارہے ہیں.. اکھنور میں ویٹرنز ڈے کی تقریبات ثابت کرتی ہیں کہ اکھنور کا بھی وہی مقام ہے جو دہلی کے طور پر ہمارے دلوں میں ہے۔ مسلح افواج کے سابق فوجیوں کا دن، جو ہر سال 14 جنوری کو منایا جاتا ہے، ہندوستانی مسلح افواج کے پہلے کمانڈر انچیف فیلڈ مارشل کے ایم کریپا کی خدمات کو خراج تحسین پیش کرتا ہے، جو اس دن 1953 میں ریٹائر ہوئے تھے۔

بی جے پی کھلے عام ضابطہ اخلاق کی خلاف ورزی کرتی ہے/ عآپ

نئی دہلی// عام آدمی پارٹی (آپ) کے قومی کنوینر اروند کیجریوال نے کہا کہ بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے لیڈر کھلے عام ضابطہ اخلاق کی خلاف ورزی کرتے ہیں لیکن ان کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی جاتی ہے جبکہ وزیر اعلی آتشی کے خلاف فوری طور پر ایف آئی آر درج ہو جاتی ہے۔ مسٹر کیجریوال نے 'ایکس' پر کہا ان کے لیڈر کھلے عام پیسے بانٹتے ہیں، ساڑیاں، کمبل، سونے کی چین وغیرہ تقسیم کرتے ہیں، فرضی ووٹ بنواتے ہیں، پھر بھی ان کے خلاف ایف آئی آر درج نہیں ہوتی۔ لیکن وزیر اعلی آتشی کے خلاف فوری طور پر ایف آئی آر درج ہو جاتی ہے۔ انہوں نے کہا" عام آدمی پارٹی پورے سسٹم کے خلاف لڑ رہی ہے۔ اس بوسیدہ نظام کو عوام کے ساتھ مل کر بدلنا اور صاف کرنا ہے۔ بی جے پی اور کانگریس دونوں ایک ہی بوسیدہ نظام کا حصہ ہیں۔" آپ کے لیڈر منیش سسودیا نے کہا [؟] پولیس ان کی ہے، من مانی ان کی ہے، ایف آئی آر ان کی ہے۔ لہذا، بی جے پی کے لیڈر کے خلاف کھلے عام نقدی، کمبل، ساڑیاں تقسیم کرنے، فرضی ووٹ حاصل کرکے قانون کی دھجیاں اڑانے پر کوئی ایف آئی آر نہیں لیکن وزیر اعلی کے خلاف ایف آئی آر درج کی جاتی ہے؟" مسٹر سسودیا نے کہا کہ "ہم بی جے پی کے ایسے ہتھکنڈوں سے نہیں ڈرتے۔ ہم دہائیوں سے زنگ آلود سسٹم کو بدلنے کے لیے نکلے ہیں، پرانی پارٹیوں کی دکانیں بند ہو رہی ہیں تو انہیں تکلیف ہو رہی ہے۔ ہم ہر چیلنج کے لیے تیار ہیں۔" قابل ذکر ہے کہ محترمہ آتشی کے خلاف ضابطہ اخلاق کی خلاف ورزی پر ایف آئی آر درج کی گئی ہے۔ دریں اثنا عام آدمی پارٹی آپ نے کہا کہ بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کو دہلی کے لوگوں کو بتانا چاہیے کہ اگر رمیش بدھوڑی ان کا وزیر اعلی کا چہرہ نہیں ہے تو کون ہے؟ عام آدمی پارٹی کے سینئر لیڈر اور راجیہ سبھا کے رکن سنجے سنگھ نے آج ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ دو تین دن پہلے پارٹی کے وزیر اعلی کے چہرے اروند کیجریوال نے بی جے پی کے لیڈر رمیش بدھوڑی کو کھلا چیلنج دیا تھا۔ انھوں نے مسٹر بدھوڑی سے سوال کیا تھا کہ دہلی کے لیے ان کا وژن کیا ہے اور وہ دہلی کے بارے میں کیا سوچتے ہیں؟ اس موضوع پر مسٹر کیجریوال نے کہا تھا کہ وہ مسٹر بدھوڑی کے ساتھ عوامی پلیٹ فارم پر بحث کرنا چاہتے ہیں۔ مسٹر سنگھ نے کہا کہ مسٹر بدھوڑی بی جے پی میں وزیر اعلی کے عہدہ کے سب سے طاقتور اور مضبوط دعویدار ہیں۔ ان کے پاس وہ تمام صلاحیتیں موجود ہیں، جو بی جے پی کا وزیر اعلی بننے کے لیے درکار ہیں۔ آپ کے لیڈر نے کہا کہ اب معلوم ہو رہا ہے کہ مسٹر بدھوڑی کہہ رہے ہیں کہ وہ بی جے پی کے وزیر اعلی کا چہرہ نہیں ہیں۔ اگر وہ چہرہ نہیں ہیں تو بی جے پی کو بتانا چاہیے کہ ان کا دولہا کون ہے؟ دولہے کے بغیر بارات لیکر بی جے پی کہاں جارہی ہے؟ دولہے کے بغیر شادی کی بارات لے کر بی جے پی دہلی کے لوگوں کو کیا بتانے کی کوشش کر رہی ہے؟ یہ بہت خطرناک بات ہے کہ انتخابات ہوں گے اور انتخابات تک دہلی کے لوگوں کو معلوم نہیں ہوگا کہ بی جے پی کی طرف سے وزیر اعلی کا چہرہ کون ہے؟

بھارت اور امریکہ کے بیچ تعلقات بڑھتے رہیں گے/ وزیر خارجہ

میڈرڈ// وزیر خارجہ ایس جے شنکر نے پیر کو امریکہ۔ ہندوستان تعلقات کی مسلسل ترقی پر مضبوط اعتماد کا اظہار کیا، جو سابقہ انتظامیہ کے دوران قائم ہونے والے مثبت راستے کے ساتھ ساتھ وزیر اعظم نریندر مودی اور امریکہ کے نو منتخب صدر ڈونلڈ ٹرمپ، جو ایک ہفتے سے بھی کم وقت میں عہدہ سنبھالنے والے ہیں، کے درمیان قریبی تعاون کی عکاسی کرتا ہے۔ ہسپانوی وزیر خارجہ جوز مینوئل البارس کے ساتھ میڈرڈ میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے، بھارتی وزیر خارجہ نے امریکہ اور ہندوستان کے درمیان دو طرفہ تعلقات کے مختلف پہلوؤں میں مضبوط ترقی پر زور دیا۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے ہندوستان۔ امریکہ تعلقات کے مختلف جہتوں میں بہت مضبوط ترقی دیکھی۔ لہذا ہمارے پچھلے ریکارڈ کی بنیاد پر اور صدر ٹرمپ اور وزیر اعظم مودی کے درمیان قریبی رابطوں کی بنیاد پر، ہمیں بہت یقین ہے کہ ہمارے تعلقات۔ وزیر خارجہ نے بحیرہ روم کے علاقے میں ہندوستان کی بڑھتی ہوئی دلچسپی کو بھی اجاگر کیا یہ نوٹ کرتے ہوئے کہ اس خطے کے ساتھ ہندوستان کی سالانہ تجارت اب کل 80 بلین ڈالر ہے اور اس بات پر زور دیا کہ آنے والے سالوں میں بحیرہ روم میں ہندوستان کی نمائش اور شمولیت میں اضافہ ہوگا۔ جب ہم بحیرہ روم کو ایک خطہ کے طور پر دیکھتے ہیں، تو آج بحیرہ روم کے ساتھ ہماری سالانہ تجارت تقریباً 80 بلین ڈالر ہے... میں اس بات کو اجاگر کرنا چاہتا ہوں کہ آنے والے وقت میں ہندوستان بحیرہ روم میں زیادہ نظر آئے گا اور یقینی طور پر، اس عمل میں، ہم اسپین کی حمایت پر بہت زیادہ اعتماد کرتے ہیں۔ عالمی اتار چڑھاؤ کی روشنی میں، جے شنکر نے یکساں اقدار اور متضاد مفادات کے حامل ممالک کو مل کر کام کرنے کی ضرورت پر زور دیا اور اس مضبوط یقین کا اظہار کیا کہ مضبوط ہند۔ اسپین تعلقات، بڑھتے ہوئے ہندوستان۔ یورپی تعاون کے ساتھ مل کر، ایک مستحکم کردار ادا کرسکتے ہیں۔

بھارت میں انڈیا جینومک ڈیٹا سیٹ اور IBDC پورٹلز کا آغاز کیا

نئی دہلی//

بھارت نے انڈیا جینومک ڈیٹا سیٹ اور انڈیا بایو انفارمیٹکس اینڈ ڈیٹا سینٹر (IBDC) پورٹل شروع کیے ہیں، جو جینومکس میں ایک اہم پیشرفت اور اس میدان میں خود انحصاری کو حاصل کرنے کی نشاندہی کرتے ہیں۔ اس اقدام کا اعلان 9 جنوری 2025 کو مرکزی وزیر جیتندر سنگھ نے کیا۔ غیر ملکی ڈیٹا سیٹس پر سابقہ انحصار کو دور کرتے ہوئے، ہندوستان کی متنوع آبادی کی نمائندگی کرنے والی جینومک معلومات کا ایک جامع ذخیرہ فراہم کرتا ہے۔ IBDC پورٹل اس ڈیٹا تک محفوظ اور موثر رسائی کی پیشکش کرتے ہیں، اخلاقی استعمال اور بین الاقوامی معیارات کی تعمیل کو یقینی بناتے ہوئے، درست ادویات، بائیو ٹیکنالوجی، اور صحت عامہ میں تحقیق میں سہولت فراہم کرتے ہیں۔ متنوع ہندوستانی آبادیوں سے 10,000 مکمل جینوم سیکوینسنگ نمونے جینیاتی تغیرات کا ایک جامع کیٹلاگ پیش کرتے ہیں، جو ہندوستانی آبادی کے مطابق جینومک چپس کی ترقی کو قابل بناتے ہیں اور جینیاتی تحقیق کی درستگی کو بہتر بناتے ہیں۔ لانچ میں بایوٹیک پرائڈ گائیڈ لائنز کے تحت ڈیٹا کے تبادلے کے لیے فریم ورک (فیڈ) پروٹوکولز بھی شامل ہیں، ذمہ دارانہ اور شفاف ڈیٹا شیئرنگ کو یقینی بنانا، اور ڈیٹا کی حفاظت اور رازداری کو ترجیح دینا۔ یہ اقدام ہندوستان کو جینومکس میں عالمی رہنما کے طور پر پوزیشن میں رکھتا ہے، عالمی صحت کے چیلنجوں پر تعاون کو فروغ دیتا ہے اور صحت سے متعلق ادویات، ادویات کی دریافت، اور صحت عامہ کی بہتر پالیسیوں میں پیشرفت میں تعاون کرتا ہے، جس میں 'واسودھائیوا کٹمبکم' کے جذبے کو مجسم کیا جاتا ہے

جی آر 8 سپورٹس

جموں و کشمیر سے غیر معمولی کامیابی کی کہانیاں سٹارٹ اپ انڈیا کا جشن

سرینگر// پی آئی بی//

جہاں ایک طرف ملک سٹارٹ اپ انڈیا پہل کی کامیابی کا جشن منا رہا ہے، وہیں دوسری جانب جموں و کشمیر میں قائم ایک اہم سٹارٹ اپ، جی آر 8 سپورٹس، اننت ناگ، بھارت کی فروغ پاتی سٹارٹ اپ ماحولیاتی نظام میں جدت اور لچک کی ایک مثال کے طور پر ابھرا ہے۔ اپنے بین الاقوامی معیار کے کشمیر ولو کرکٹ بیٹس کے لیے مشہور اس کمپنی نے مقامی صلاحیتوں اور وسائل کی صلاحیت کا مظاہرہ کرتے ہوئے عالمی سطح پر اپنے لیے ایک جگہ بنائی ہے۔ جی آر 8 اسپورٹس اپنی کامیابی کا ایک حصہ حکومتی اقدامات جیسے اسٹارٹ اپ انڈیا سیڈ فنڈ اسکیم اور فنڈ آف فنڈز فار اسٹارٹ اپس (ایف ایف ایس) کے ذریعے فراہم کردہ مضبوط تعاون کا مرہون منت ہے۔ ان پروگراموں نے اختراعی سٹارٹ اپس کو اپنے کاموں کی پیمائش کرنے کے قابل بنایا ہے۔ جے تسلیم شدہ سٹارٹ اپس اور بی ایچ اے ایس کے اے آر جیسے پلیٹ فارمز کے لیے ٹیکس چھوٹ کے ذریعے مزید تقویت ملی ہے، جو کہ فنڈنگ اور وسائل تک رسائی کو آسان بناتے ہیں۔ کمپنی نے انٹرنیشنل کرکٹ کونسل (آئی سی سی)، کرکٹرز، کوچز، امپائرز، اور ماسٹر کاریگروں کے ساتھ 11 سال کی گہری عالمی تحقیق اور تعاون کے ساتھ عالمی سطح پر کشمیر ولو بیٹ کی صلاحیت از سر نو اجاگر کیا ہے۔ جدید ترین اے آئی پر مبنی سی ایم سی (کمپیوٹر مانیٹرڈ کمپریشن) ٹیکنالوجی کو کلیدی تفریق کے طور پر استعمال کرتے ہوئے، جی آر 8 انڈیا سپورٹس نے توازن، پنگ، اسٹروک، سویٹ سپاٹ، اور پیمائش سے متعلق دیرینہ چیلنجوں، جنہوں نے ماضی میں کشمیر ولو بیٹ کی بین الاقوامی مسابقت کو محدود کر دیا تھا۔ آسٹریلیا میں آئی سی سی ٹی 20 ورلڈ کپ 2022 کے دوران ان کی جدت کا شاندار مظاہرہ کیا گیا، جہاں ان کے بلے نے ٹورنامنٹ کا سب سے بڑا چھکا لگایا، جو اس کی غیر معمولی کارکردگی اور معیار کو واضح کرتا ہے۔ اپنے قیام کے بعد سے، جی آر 8 اسپورٹس نے اہم سنگ میل حاصل کیے ہیں، جو نہ صرف اس کی فضیلت کے لیے عزم کی عکاسی کرتا ہے بلکہ بھارت کے اسٹارٹ اپ منظرنامے کی وسیع تر کامیابیوں کو بھی ظاہر کرتا ہے۔ کمپنی کی کامیابی کی کہانی اسٹارٹ اپ انڈیا پہل کے ذریعہ فروغ پانے والے مواقع کا ثبوت ہے، جس نے تمام ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں میں 1.54 لاکھ سے زیادہ اسٹارٹ اپس کو تسلیم کیا ہے۔ قابل ذکر ہے کہ ان سٹارٹ اپس کو قائدانہ کرداروں میں خواتین کی 48 فیصد نمائندگی پر فخر حاصل ہیں اور ابھی تک مجموعی طور پر 17 لاکھ سے زیادہ براہ راست ملازمتیں پیدا کر چکے ہیں۔ جی آر 8 اسپورٹس جیسے اسٹارٹ اپ جو موجودہ صنعتی ڈھانچے کا فائدہ اٹھاتے ہیں اور 'میک ان انڈیا' پہل کی روح کی مثال دیتے ہیں، اس بات کو واضح کرتی ہیں کہ کس طرح بصیرت قیادت اور حکومتی تعاون کے ساتھ مقامی وسائل عالمی سطح پر پہچان کا باعث بن سکتے ہیں۔ اننت ناگ کی کامیابی کی یہ کہانی ملک بھر میں ابھرتے ہوئے کاروباری افراد کے لیے ایک تحریک کا کام کرتی ہے، اور یہ ثابت کر دیتی ہے کہ کس طرح عزم اور صحیح ماحولیاتی نظام کے ساتھ چھوٹے سے چھوٹے خیالات بھی عالمی سطح پر ہلچل پیدا کر سکتے ہیں۔

امرتسر میں ایک گھر میں دھماکے سے خوف وہراس

امرتسر// پنجاب کے امرتسر میں ایئر پورٹ روڈ پر واقع جوجھار سنگھ ایونیو کے ایک مکان میں منگل کی صبح دھماکے سے علاقے میں خوف وہراس کا ماحول ہے۔ دھماکے کی آواز سن کر لوگ گھروں سے باہر نکل آئے۔ واقعہ کی اطلاع ملتے ہی پولیس کی ٹیمیں جائے وقوع پر پہنچ گئیں اور تحقیقات کی۔ پولیس نے پوری کالونی کو گھیرے میں لے کر تفتیش شروع کردی ہے۔ جس کی وجہ سے پولیس نے ارد گرد کی تمام سڑکوں کو سیل کرنے کے بعد گھر کو بند کرکے تفتیش شروع کردی ہے۔ پولیس نے بم ڈسپوزل اسکواڈ اور ایف ایس ایل کی ٹیموں کو بھی موقع پر بلایا ہے۔ پولیس کے مطابق تفتیش ہر پہلو کو مدنظر رکھ کر کی جا رہی ہے۔ پولیس نے اب تک اس بارے میں سرکاری طور پر کچھ نہیں کہا ہے۔

تمام عالمی سیاحت مل کر بھی "مہا کمبھ" سے میل نہیں کھا سکتی/ مرکزی وزیر ثقافت

نئی دہلی// مرکزی وزیر ثقافت گجیندر سنگھ شیخاوت نے منگل کو کہا کہ دنیا کی تمام سیاحت ایک ساتھ مہا کمبھ میں شرکت کرنے والوں کی تعداد سے میل نہیں کھا سکتی۔ راشٹریہ سویم سیوک سنگھ (آر ایس ایس) سے وابستہ ایک میگزین، پنچجنیا کے زیر اہتمام ایک تقریب میں خطاب کرتے ہوئے، چوہان نے یہ بھی کہا کہ ہندوستان کی خوش قسمتی کا سورج دوبارہ طلوع ہوگا کیونکہ رام مندر دوبارہ تعمیر کیا گیا ہے۔ جاری مہا کمبھ کے بارے میں پوچھے جانے پر، وزیر ثقافت نے کہا کہ کمبھ کے اقتصادی پہلو کو نظر انداز کیا جاتا ہے۔ انہوں نے ملک کے دیگر مذہبی مقامات پر سیاحوں کی بھاری آمد کی مثالیں دیں۔ شیخاوت نے کہا، "ہم کمبھ کے مذہبی اور سماجی پہلوؤں کے بارے میں بات کرتے ہیں لیکن شاید کسی نے کمبھ کے معاشی پہلو کا تصور بھی نہیں کیا ہے۔ انہوں نے اعداد و شمار کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ چار کروڑ سیاح فرانس جاتے ہیں، 4.5 کروڑ سیاح تھائی لینڈ جاتے ہیں، 2- 2.5 کروڑ سیاح دبئی جاتے ہیں لیکن صرف 1.30 کروڑ سیاح ہندوستان آتے ہیں۔ لیکن وہ یہ نہیں دیکھتے کہ 45 کروڑ لوگ اکیلے کمبھ میں حصہ لے رہے ہیں۔ پوری دنیا کی سیاحت ایک ساتھ مل کر مہا کمبھ سے میل نہیں کھا سکتی۔ انہوں نے کہا کہ اگر مذہبی مقامات کو مدنظر رکھا جائے تو ہر سال 4.5 کروڑ لوگ اجین میں مہاکال کی سیر کرنے آتے ہیں، وہ بھی سیاح ہیں لیکن اس کو کبھی رجسٹر نہیں بنایا گیا اور نہ ہی اس معیشت کو شمار کیا گیا۔ اگر 45 کروڑ لوگ کمبھ میں آ رہے ہیں، تو تصور کریں کہ اس کا معیشت میں کتنا بڑا حصہ ہے۔ ہم نے کبھی بھی اسے عالمی سطح پر اجاگر کرنے کی کوشش نہیں کی۔ اس بار، ہم امید کر رہے ہیں کہ کمبھ میں 15- 20 لاکھ بین الاقوامی زائرین شرکت کریں گے۔ شیخاوت نے کہا کہ کمبھ دنیا کے لیے ہندوستان کی عظمت کو دیکھنے کا ایک موقع ہے۔

بین الاقوامی عقیدت مند مہاکمبھ میلے کے پاکیزہ تجربے سے مسحور

پریاگ راج// پریاگ راج میں مہاکمبھ میلہ بین الاقوامی عقیدت مندوں کی ایک بڑی تعداد کو اپنی طرف متوجہ کر رہا ہے۔ جس میں روس، پیرو، اسپین، اٹلی، امریکہ اور جرمنی کے زائرین بھی شامل ہیں، جو مقدس سنان میں شرکت کر رہے ہیں اور روحانی طریقوں اور واعظوں میں مشغول ہیں۔ روس سے پدیاماداسی اور پیرو سے مادھوی داسی جیسے عقیدت مندوں نے سناتن دھرم کو پھیلانے کے اپنے مشن پر زور دیا، بھکتی یوگا اور عالمی امن اور خوشی کے حصول میں اس کے کردار کے بارے میں اپنے علم کا اشتراک کرتے ہوئے، اس تقریب کو روحانی ترقی اور روح کی تزکیہ کے لیے ایک طاقتور موقع کے طور پر بیان کیا۔ تقریب، دنیا کے سب سے بڑے مذہبی اجتماعات میں سے ایک ہے، اس کی تنظیم اور عقیدت مندوں کو فراہم کی جانے والی مدد کے لیے سراہا جاتا ہے۔ مہاکمبھ 2025 ایک پورن کمبھ، 26 فروری 2025 تک جاری رہے گا، جس میں مکر سنکرانتی، مونی اماواسیہ، بسنت پنچمی، ماگھی پورنیما، اور مہاشیوراتری سمیت کئی اہم سنان تاریخیں شامل ہیں۔

AI اسمارٹ گلاسز دہلی میں بصارت سے محروم طلباء کو بااختیار بنائیں گے

نئی دہلی// وی او وی اے پی فاؤنڈیشن نے پرنا و دیسائی کی قیادت میں، دہلی میں 300 سے زیادہ بصارت سے محروم طلباء میں AI سے چلنے والے سمارٹ شیشے تقسیم کیے، جس کا مقصد معاشرے میں ان کی آزادی اور شرکت کو بڑھانا ہے۔ یہ شیشے نیویگیشن، ٹیکسٹ ریڈنگ، آبجیکٹ ریکگنیشن، اور چہرے کی شناخت میں مدد کے لیے AI کا استعمال کرتے ہیں، جس سے روزمرہ کی زندگی کے کاموں میں نمایاں طور پر بہتری آتی ہے جیسے کہ دستاویزات کو پڑھنا اور شناختی کارڈ کا استعمال۔

آئی آئی ٹی کانپور نے پیرا سوئمنگ چیمپئن شمس عالم کو استقبالیہ دیا

کانپور// انڈین انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنالوجی (IIT)، کانپور نے اپنے سیل برائے مختلف معذور افراد (CDAP) کا سالانہ دن بڑے جوش و خروش اور شمولیت کے ساتھ منایا۔ اس تقریب نے قابل رسائی تعلیم کو فروغ دینے اور مختلف معذور طلباء کو وظائف، تحقیق اور ثقافتی سرگرمیوں کے ذریعے بااختیار بنانے کے ادارے کے عزم کو اجاگر کیا۔ جشن کا آغاز IIT کانپور کے ڈائریکٹر کے افتتاحی خطاب کے ساتھ ہوا، جس میں انسٹی ٹیوٹ کی شمولیت اور اختراع کے لیے لگن پر زور دیا گیا۔ رجسٹرار نے ایک فکر انگیز کلیدی تقریر کے بعد قابل رسائی تعلیم اور بنیادی ڈھانچے کی اہمیت کے بارے میں بصیرت کا اشتراک کیا۔ اس پروگرام کو ایک تاریخی لمحہ قرار دیا گیا کیونکہ ہیلپ دی بلائنڈ فاؤنڈیشن، چنئی نے آئی آئی ٹی کانپور میں بصارت سے محروم طلباء کے لیے 25,000 روپے کے اسکالرشپ متعارف کرائے ہیں۔ ایچ ٹی بی ایف کی نمائندگی کرنے والی ڈاکٹر راکا رے منڈل اور محترمہ دیپا نے عملی طور پر اس اقدام کی وضاحت کرنے کے لیے تقریب میں شمولیت اختیار کی، جس کا مقصد ان طلبہ کے لیے مالی رکاوٹوں کو کم کرنا تھا۔ ان کی شرکت نے IIT کانپور کے شمولیت کے وژن کو آگے بڑھانے والے باہمی تعاون کے جذبے کو اجاگر کیا۔ سالانہ دن میں موسیقی اور شاعری سمیت ثقافتی پرفارمنس بھی پیش کی گئی، جس میں IIT کانپور کمیونٹی کے اندر بے پناہ ٹیلنٹ اور تخلیقی صلاحیتوں کا مظاہرہ کیا گیا۔ متحرک پرفارمنس شمولیت کے تھیم کے ساتھ گونجتی رہی، جس نے سامعین پر دیرپا تاثر چھوڑا۔ ممتاز معززین بشمول پروفیسر سدھارتھ پانڈا، ڈاکٹر آشوتوش مودی، اور سی ڈی اے پی کے ممبران نے اپنی موجودگی سے اس موقع کو خوش آمدید کہا۔ تمام شرکاء اور تعاون کرنے والوں کی کوششوں کو تسلیم کرتے ہوئے، پروفیسر انوپا گوئل کے شکریہ کے ساتھ تقریب کا اختتام ہوا۔ مہمان خصوصی، اسپورٹس پرسن اور پیرا سوئمنگ چیمپئن شمس عالم نے انسٹی ٹیوٹ کے جامع انفراسٹرکچر، قابل رسائی سہولیات اور معاون آلات میں جاری تحقیق کے لیے گہری تعریف کی۔

آو کسی غریب ومحتاج کو سہارا دیں

از قلم ، مفتی محمد ضیاء

اسلام پوری دنیا کے لئے مکمل نظام حیات ہے اسلام میں ہر ایک کے حقوق کا خیال رکھا گیا ہے۔ اللہ عزوجل نے اپنے بندوں کو بے یارو مددگار نہیں چھوڑا۔ ہر ایک کے لیے ایسے اسباب و ذرائع ابلاغ مہیا کر دیا ہے۔ کہ اللہ عزوجل کے بندے آسانی کے ساتھ زمین پر رہ کر اپنی زندگی کے شب و روز شائستگی اور شگفتگی کے ساتھ بسر کر سکے۔ یتیم ومفلس ونادار اور لاوارث بچوں کے بھی معاشرتی حقوق ہیں۔ ان کی مکمل کفالت اور ان کے حقوق کی پاسداری ہے۔ اور اس سے صرف نظر کر لینا ان کے حقوق کے تقدس کی پامالی ہے اسلامی تعلیمات ہر طرح سے اپنے چاہنے والوں کے لیے مکمل نظام زندگی بیان کرتی ہے چاہیے وہ معاشراتی زندگی ہو یا کہ سیاسی زندگی ہو یا انفرادی زندگی ہو یا اجتماعی زندگی ہو اس وقت جو بات موضوع بحث ہے وہ ہے معاشرے کے ایک خاص طبقہ کی جو ہمارے معاشرے کو تباہ و برباد ہونے سے روکتا ہے میری مراد ہے غرباء ویتماں اور مساکین کی دل جوئی اور ان سے الفت ومحبت ان کی ضروریات زندگی کا پاس ولحاظ اور ہمدردی وغمگساری اسلام کی ایسی پاکیزہ تعلیمات ہیں جو معاشرے کو تباہ و برباد ہونے سے بچاتی ہیں۔

محتاجوں، غریبوں، یتیموں، اور ضرورت مندوں کی مدد، مزاج پرسی، حاجت روائی اور اور دل جوئی کا پس ولحاظ کرنا اسلام کا بنیادی درس (نقطہ نظر) ہے۔ دوسروں کی امداد کرنا اور ان کے ساتھ حتی المقدور تعاون کرنا ان کے لیے روز مرہ کی ضرورت کی اشیاء فراہم کرنا دین اسلام نے کار ثواب اور اللہ عزوجل کو راضی کرنے کا نسخہ کیمیا بتایا ہے۔ خالق کائنات اللہ عزوجل نے امیروں کو اپنے مال میں سے غریبوں کو دینے کا حکم دیا ہے صاحب استطاعت پر واجب ہے کہ وہ مستحقین کی حتی الامکان مدد کرے۔ قرآن مجید میں ارشاد باری تعالی ہے۔۔

سورۃ البقرۃ **177** ترجمہ * کچھ اصل نیکی یہ نہیں کہ منہ مشرق یا مغرب کی طرف کرو ہاں اصل نیکی یہ ہے کہ ایمان لائے اللہ اور قیامت اور فرشتوں اور کتاب اور پیغمبروں پر اور اللہ کی محبت میں اپنا عزیز مال دے رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں اور راہ گیر اور سائلوں کو اور گردنیں چھوڑنے میں اور نماز قائم رکھے اور زکوۃ دے اور اپنا قول پورا کرنے والے جب عہد کریں اور صبر والے مصیبت اور سختی میں اور جہاد کے وقت یہی ہیں جنھوں نے اپنی بات سچی کی اور یہی پرہیز گار ہیں

* (ترجمہ کنز الایمان) اور دوسرے مقام پر اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا

* ی وابن **215** ترجمہ * تم سے پوچھتے ہیں۔ کیا خرچ کریں تم فرماؤ جو کچھ مال نیکی میں خرچ کرو تو وہ ماں باپ اور قریب کے رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں محتاجوں اور راہ گیر کے لیے ہے اور جو بھلائی کرو بیشک اللہ اسے جانتا ہے * (کنز الایمان) ان لوگوں کی مثال جو اپنا مال اللہ پاک کی خوشنودی کی طلب میں دل کی خوشی سے خرچ کرتے ہیں۔ تو وہ لوگ تنگ دستی اور حاجت کے وقت میں بھی اللہ عزوجل کی راہ میں خرچ کریں قرض حسن یا صدقات وخیرات کے لیے لازم و ضروری نہیں ہے کہ ہم ایک بڑی رقم ہی خرچ کریں یا اسی وقت امت مسلمہ کی مدد کریں۔ جب ہمارے پاس دنیاوی وسائل بالکل ہی نہ ہوں بلکہ تنگ دستی کے دنوں میں بھی ہمیں حسب استطاعت مدد کرنے کے لیے پیش پیش رہنا چاہیے۔

ترجمہ وہ جو اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں خوشی میں اور رنج میں (کنز الایمان) ان کے رب کی طرف سے اس کے بدلے میں گناہوں کی معافی اور ایسی جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں مفسر قرآن صدر الافاضل سید نعیم الدین علیہ الرحمہ اس آیت کریمہ کی تفسیر بیان فرماتے ہیں یعنی ہر حال میں خرچ کرتے ہیں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اللہ کے محبوب دانائے غیوب منزہ عن العیوب صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا خرچ کرو تم پر خرچ کیا جائے گا یعنی خدا کی راہ میں دو تمھیں اللہ عزوجل کی رحمت سے ملے گا (بخاری ومسلم شریف) سماجی کامیابی کا بنیادی مقصد معاشرے کے محتاجوں، بیکسوں، اور معذوروں، بیماروں، بیواؤں، غریبوں، یتیموں لوگوں کی دیکھ بھال اور ان کی فلاح و کامرانی ہے اور ضروریات زندگی کا خیال رکھنا درس عظیم ہے۔

اسلامی تعلیمات کا اللہ عزوجل نے قرآن مجید میں اس حوالے سے متعدد مقامات پر مختلف طریقوں سے حکم دیا ہے ان کی دل جوئی کی جائے انہیں بے سہارا نہ چھوڑا جائے مگر ایک بات کا ہم سب کو خصوصیت کے ساتھ خیال رکھنا چاہیے انہیں صدقات و خیرات وعطیات دے کر ان پر احسان نہ جتایا جائے کیونکہ دے کر احسان جتانا تمہاری نیکی کو برباد کر دے گا۔ اللہ عزوجل قرآن مجید میں میں مومنین سے مخاطب ہو کر ارشاد فرمایا کہ اے ایمان والو اپنے صدقات ضائع نہ کرو لینے والوں کو ایذا دے کر آج ہماری قوم حال یہ ہو چکا ہے غریبوں کی مدد کرتے وقت کچھ مال اس کے ہاتھ میں دے کر تصاویر لی جاتی ہے اس تصویر کو فیس بک پر اپلوڈ کرتے ہیں اور اخبارات وغیرہ میں بھی نکلواتے ہیں اس غریب عزت دار کی عزت کا جنازہ نکلتے ہیں اس طرح کا یہ فعل بدترین گناہ ہے لہذا اس قبیح عمل سے ہماری قوم کو پرہیز کرنا چاہیے یہ تھوڑے ہی آپ ہم ان پر کوئی احسان کر رہے ہیں جو انہیں سر عام رسوا کر رہے ہیں یہ تو عین عبادت اور حکم ربی ہیا گر ہم اس سے صرف نظر کر لیں تو یقیناً یہ ہمارے ایمان کے لیے کوئی سعادت مندی کی بات تھوڑی ہوگی۔

اے ہماری قوم کے خیر خواہوں ان غرباء ومحتاجوں کی بے کسی کا تماشا مت بناؤ۔ ان کی عزت وتوقیر کو سر بازار نیلام مت کرو یہ اسلام کی تعلیمات نہیں ہے بلکہ ابلیسی مکر وفریب ہے ورنہ حکم تو یہ ہے لینے والا ہاتھ بہتر ہے دینے والے سے۔ احادیث مصطفیٰ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم میں بار ہاں اس بات کی تاکید کی گئی ہے کہ یتیموں محتاجوں مفلسوں کی امداد کی جائے اور ان کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آیا جائے۔ سرکار مدینہ سلطان باقرینہ قرار قلب وسینہ فیض گنجینہ صاحب معطر پسینہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم خود بھی ایسا کرتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم تو یتیموں کے والی غریبوں کے مولی ملجا تھے آپ کی چشم مبارک نم ہو جاتی تھی جب کسی لاچار ومفلس کو دیکھ کر۔

اللہ کے نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے یتیموں اور مسکینوں محتاجوں کے بارے میں اپنی امت کے خیر خواہوں کو کیا کیا تعلیم دیا ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے دل کے سخت ہو جانے کے بارے میں ذکر کیا تو کریم آقا علیہ السلام نے ارشاد فرمایا اگر تم اپنے دل کو نرم کرنا چاہتے ہو تو مسکینوں کو کھانا کھلاو اور یتیموں کے سر پر ہاتھ رکھو۔ حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرکار مدینہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کثرت سے ذکر الٰہی مشغول رہتے عام بات چیت بہت کم فرماتے۔ آپ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نماز کو طول فرماتے اور خطبے کو مختصر اور آپ کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم بیواؤں اور مسکینوں کی حاجت روائی کرنے کے لیے ان کے ساتھ چلنے میں کوئی عار محسوس نہیں فرماتے تھے حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علی وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے کسی یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرا اور اس کا مقصد صرف اللہ عزوجل کی خوشنودی حاصل کرنا تھا۔

تو اس کے لیے ہر اس بال کے بدلے نیکیاں ہیں جس جس بال کو اس کا ہاتھ لگا تھا جس نے اپنی زیر کفالت کسی یتیم بچی یا بچے کے ساتھ اچھا سلوک کیا تو وہ اور میں جنت میں اس طرح ہوں گے۔ آپ کریم آقا نے اپنی شہادت کی انگشت مبارک اور درمیانی انگشت مبارک میں تھوڑا سا فاصلہ رکھا۔ ترجمہ۔ نبی اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا جنت میں اس طرح ہونگے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انگشت شہادت اور بیچ والی انگشت مبارک سے اشارہ کیا حضرت مصعب بن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ (ان کے والد) حضرت سعد رضی اللہ تعالی عنہ کو یہ خیال ہوا کہ انہیں اپنے سے کم تر لوگوں پر فضیلت حاصل ہے تو نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم لوگ تو انھیں کمزوروں کی وجہ سے مدد کیئے اور رزق دیئے جاتے ہو۔ (بخاری شریف) ان احادیث مبارکہ کی روشنی میں یہ بات سمجھ میں آگئی ہوگی کہ ان لاچار ومفلس ونادار لوگوں کی مدد کرنا حکم نبوی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے بھی ثابت ہے طریقہ نبوی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم بھی بحیثیت امت یہ ہم غلامان محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے لیے عین عبادت ہے۔

اس میں ہم غلامان محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے فلاح و کامرانی ہے پر اس بات کا خیال رہے کہ ہمارا یہ عمل خیر صرف عبادت ہو تجارت نہ بنے۔ اس دور پر فتن میں جہاں امت مسلمہ انتہائی کرب و اذیت میں مبتلا ہے ہر چہار جانب امت مسلمہ کی چیخ و پکار بلند ہو رہی ہے بچے بوڑھے مردوں زن قربان ہو رہے ہیں ہزاروں قیمتی افراد بے گھر بے سہارا (بے یارو مددگار) در در کی ٹھوکریں کھا رہے ہیں اور اپنی حالات کو یاد کر کے خون کے آنسو بہا رہے ہیں تو وہی پر امت مسلمہ کی ایک کثیر تعداد مختلف شہروں ومختلف ممالک میں کچرے سے کھانے کے چند لقمے چن رہی ہے اور اپنی شکم آگ کیب کو مٹا رہی ہے۔ چھوٹے چھوٹے بچے روٹی کے لقمے نہ ملنے کے سبب اپنی ایڑیاں رگڑ رگڑ کر اپنی جان جاں آفرین کے سپرد کر رہے ہیں۔

تو ایسے میں ہم بخوبی جانتے ہیں کہ ہمارے یہاں بیواؤں اور یتیموں ومفلسوں کی ایک بڑی تعداد موجود ہے جو کہ بے سہارا وبے کس ہیں جن کے پاس سبحانہ تعالی کے نام کے سوا کچھ بھی نہیں۔ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کہ عید قریب ہے ایک دن کا فاصلہ ہے پر یتیموں کے گھر میں کھانے کے لالے پڑے ہیں بیوائیں اپنی بے بسی ولاچارگی کی مار کو برداشت کر رہی ہیں پر انکی مدد کرنے والا کوئی موجود نہیں ان کی آنکھوں سے بہتے موتیوں کا سمندر ان کا درد بیان کرنے کو کافی ہے اور وہ بیوائیں اپنے رب کے حضور لرزتے ہوئے ہونٹ اور آنسوؤں کی شکل میں پیش کر کے امداد کی بھیک مانگ رہی ہیں۔ اور ایسے بھی یتیموں کی تعداد کچھ کم نہیں ایسے بھی یتیم اور بیوہ ہمارے مابین موجود ہیں جن کے والد وشوہر نے اپنی پوری زندگی ملت اسلامیہ کی بقاو تحفظ کے لئے قربان کر دی تو یہ فریضہ ہم پر بھی اب عائد ہوتا ہے کہ ان بچوں کا خیال رکھیں ان کی بیواؤں کی مدد کریں۔ اگر ان کی مدد نہ کی گئی تو یقیناً وہ اپنی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے اللہ نہ کرے کوئی غلط قدم اٹھالیں کیونکہ لاچارگی انسان سے اس کی پہچان ہی نہیں اس کی عزت وتوقیر بھی چھین لیتی ہے۔

ان مبارک ساعتوں میں ان کی امیدیں بھی ہم سے وابستہ ہیں۔ کہ اب امت مسلمہ کے خیر خواہ ہماری مدد کرینگے۔ اور ہم بھی اپنا چولھا گرم کریں گے۔ تو اے ہم اپنے اس پاس میں اس بات کے لیے کوشاں رہیں کہ کہیں ہمارا حال ایسا تو نہیں کہ جن کے بارے میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عالی شان ہے کہ وہ مومن ہی نہیں جو خود شکم سیر ہو جائے اور اس کا پڑوسی بھوکا پیاسا ہو۔ * ایک اور یاد دہانی امت مسلمہ کے خیر خواہوں کے لیے * اکثر وبیشتر ہمارے معاشرے میں اس بات کا خیال رکھا جاتا ہے کہ ماہ صیام کے آخری عشرے کے آخری دنوں میں صدقات وخیرات دینا زیادہ بہتر ہے۔

ایسا کچھ بھی نہیں میرے عزیزوں ہم جو رمضان المبارک کے پہلے عشرے کے اختتام پر ہی اپنی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے اپنے بچوں کے مختلف انواع واقسام کی خریداری کرتے ہیں رقم الحروف کا ملت اسلامیہ کے لوگوں سے سوال ہے کیا یہ یتیم بچے بیوائیں اپنی ضروریات صرف ایک دن پہلے ہی عید کی پوری کر سکتے ہیں ایک بار دل پر ہاتھ رکھ کر سوچے کہ اللہ عزوجل نہ کرے اگر یہ ہمارا بچہ ہوتا گر یہ بیوہ ہماری بہن یا بیٹی ہوتی تو کیا تب بھی ہم اس کی اعانت ایسے ہی کرتے ہرگز نہیں۔ تو پھر رسول رحمت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی امت کے بچوں اور بیواؤں سے یہ سلوک رکھنا ہم باعث فخر ومسرت سمجھتے ہیں۔ زیادہ بہتر یہ ہوتا کہ ان کی مدد پہلے سے ہی کی جاتی تاکہ یہ اپنی ہلکی پھلکی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے پریشان نہ رہتے۔ *

دوسری * ہم یہ جو ایک دو روپیہ یا زیادہ سے زیادہ دس بیس روپیہ کسی غریب ومحتاج کو تھما دیتے ہیں اس سے تو ممکن ہی نہیں کہ یہ اپنی ضروریات کو پورا کر سکیں بہتر یہ ہوتا کہ اگر ہم ان کی کم از کم کوئی ایک ضرورت خود ہی پوری کرتے جو ان کو حاجت ہوتی یہ بات بھی کوئی فرض عین نہیں ہے کہ جو صدقہ فطر کی رقم مقرر کی گئی ہے اس سے زائد ایک روپیہ بھی نہیں دینا ہے میرے بھائی ہم سے جتنا بھی ہو سکے ہماری جتنی استطاعت ہو ہمیں ان کی اعانت کرنا چاہے اللہ تعالی تو کبھی بھی ہمیں گن گن کر نہیں دیتا بلکہ اللہ پاک کا فرمان ہے تو ہم ایسا کیوں کرتے ہیں۔ اللہ عزوجل سے دعا ہے مولی اپنے حبیب صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے صدقے یتیموں اور مسکینوں محتاجوں وبیواؤں کی اعانت کی توفیق عطاء فرمائے۔ آمین یارب العالمین مضمون نگار کی رائے سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں ہے

غاصب اسرائیل فلسطینیوں کیخلاف نسلی امتیاز کا مرتکب

خورشید عالم داؤد قاسمی

غاصب ریاست اسرائیل، اس کی قابض فوجیں اور اس کے غیر مہذب، شدت پسند صہیونی شہری ہر وقت کسی نہ کسی حیلہ اور بہانہ کی تلاش وجستجو میں لگے رہتے کہ کوئی موقع ہاتھ لگے اور بے کھٹکے فلسطین پر بمباری شروع کردیں، فلسطین کے معصوم شہریوں پر راکٹ داغ سکیں، فلسطینیوں کے خلاف بے دریغ اپنے اسلحہ کا استعمال کر سکیں، ان کے خون سے اپنی پیاس بجھا سکیں، ان کی سرسبز وشاداب کھیتی اور ہرے بھرے باغات کو نذر آتش کر کے اپنی درندگی کو سکون پہنچا سکیں۔ ابھی اوائل رمضان (**1442** ھ) میں یہ خبر آئی تھی کہ اسرائیلی فوج کے جنگی طیاروں نے وسطی غزہ میں، البریج مہاجر کیمپ کے قریب اور خان یونس کے مقام پر متعدد بار بمباری کی۔ انھوں نے جنوبی غزہ میں رفح کے مقام پر میزائل داغا۔ ہر مہینے، دو مہینے میں ایک دو بار اس طرح کی بمباری کرنا اور میزائل داغنا غاصب ریاست کے معمول کا حصہ ہے۔ جہاں تک قابض اسرائیلی فوجیوں کی بات ہے، تو اس کا کسی نہ کسی شکل میں فلسطینیوں پر ظلم وجور کرنا، ان کو تکلیف واذیت دینا اور خطرناک اسلحہ سے لیس ہو کر، ان کو خوف زدہ اور دہشت زدہ کرنا، تو بغیر کسی استثناء کے شب وروز کا مشغلہ ہے۔

غاصب ریاست اسرائیل کی طرف سے فلسطین کے خلاف اس طرح کی منظم تباہی و بربادی اور معصوم انسانی جانوں کی ہلاکت پر کسی عالمی طاقت نے نوٹس لیکر، اقوام متحدہ کے پلیٹ فارم سے یا پھر کسی دوسری یونین اور تنظیم کے پلیٹ فارم سے اسرائیل کے خلاف کاروائی کا پرزور مطالبہ نہیں کیا۔ جب بھی اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی یا اس کے ذیلی اوارے میں اس طرح کی بات آتی ہے، تو محض رسمی طور پر مذمتی قرارداد پاس کر کے، سب کے سب خاموش ہو جاتے ہیں اور اسرائیلی حکومت اپنے طور پر اس قرارداد کو مسترد کر کے، سکون کی سانس لینا شروع کر دیتی ہے۔ اگر اقوام متحدہ میں اس سے زیادہ کچھ کرنے کی کوشش کی جائے گی؛ تو امریکہ بہادر اسے ویٹو کرنے کے لیے تیار بیٹھا رہتا ہے۔

ابھی ماہ رواں یعنی بہ روز منگل، **27** / اپریل **2021** کو "ہیومن رائٹس واچ" نے **213** صفحات مشتمل اپنی تفصیلی اور جامع رپورٹ پیش کی ہے۔ اس تنظیم نے اپنی رپورٹ میں یہ بات واضح طور پر کہی ہے کہ اسرائیل مقبوضہ علاقوں میں فلسطینیوں اور اپنے عرب شہریوں (وہ فلسطینی جنھوں نے اسرائیلی شہریت اختیار کر لی ہے۔) کے خلاف "اپارتھائیڈ" (**Apartheid**) اور ریاستی جبر واستبداد، ظلم وستم کے جرائم کا مرتکب ہو رہا ہے۔ اس رپورٹ کے مطابق اسرائیل کی حکمت عملی یہ ہے کہ اپنے عرب شہریوں سمیت مقبوضہ علاقوں کے فلسطینیوں پر یہودی اسرائیلیوں کے تسلط کو قائم رکھا جائے۔ "ہیومن رائٹس واچ" نے اپنی اس رپورٹ میں "بین الاقوامی عدالت" سے اپیل کی ہے کہ وہ فلسطینیوں کے خلاف برتی جانے والی نسلی امتیاز کے حوالے سے جانچ کرے اور اس جرم میں ملوث پائے جانے والے لوگوں کے خلاف قانونی کاروائی کرے۔ اپارتھائیڈ (**Apartheid**) انگریزی زبان کا لفظ ہے۔

اس کا معنی ہے: "ایک ایسا سیاسی نظام جہاں، لوگ واضح طور پر رنگ، نسل، جنس وغیرہ کی بنیاد پر آپس میں منقسم ہوں۔" یہاں اس رپورٹ میں اس لفظ کا مطلب فلسطینیوں کے خلاف نسلی امتیاز کی ایسی پالیسی ہے جسے غاصب اسرائیل ریاست انجام دے رہی ہے۔ یہ عالمی قانون کے تحت انسانیت کے خلاف جرم ہے۔ ہیومن رائٹس واچ کے ایگزیکٹو ڈائریکٹر مسٹر کینتھ روتھ نے صاف صاف یہ بیان دیا ہے کہ اسرائیل چالس سالوں سے فلسطینیوں کے خلاف نسل پرستانہ جرائم کا ارتکاب کر رہا ہے۔ مسٹر کینتھ روتھ نے کھلے لفظوں میں یہ بھی کہا ہے کہ اسرائیلی حکومت پر فلسطینیوں کے خلاف نسل پرستانہ جرائم کے ارتکاب کے ثبوت موجود ہیں۔ واضح رہے کہ ہیومن رائٹس واچ حقوق انسانی کی بین الاقوامی تنظیم جو عالمی سطح پر حقوق انسانی کے لیے کام کرتی ہے۔ اس کی ہیڈ آفس امریکہ کے نیویارک شہر میں قائم ہے۔

امریکی صدر جو بائیڈن کے اقتدار سنبھالتے ہی، اقوام متحدہ میں قائم امریکی سفیر رچرڈ ملز نے **26** / جنوری **2021** کو کہا تھا کہ امریکی صدر جو بائیڈن فلسطینیوں کی مدد بحال کرنے اور ٹرمپ انتظامیہ کے دور میں بند کیے گئے فلسطینی سفارتی مشن کو جلد کھولنا چاہتے ہیں۔ اس سفیر نے مزید کہا تھا کہ بائیڈن کی پالیسی فلسطین اور اسرائیل کے درمیان جاری تنازع کے دو ریاستی حل کی حمایت پر مبنی ہے۔ وہ اسرائیل اور فلسطینیوں کے لیے الگ الگ ریاستوں کے قیام کے حامی ہیں، جہاں اسرائیل کے ساتھ فلسطینی بھی اپنی ایک آزاد ریاست میں جی سکیں۔ اس خبر کے بعد، انسانیت پسند لوگوں کو ایک امید جگی تھی کہ امریکہ کی موجودہ انتظامیہ اپنے پیشرو کے غلط فیصلے کو مسترد کرتے ہوئے مظلوم فلسطینیوں کے لیے کچھ مثبت فیصلے لے گی؛ مگر "ہیومن رائٹس واچ" کی اس رپورٹ کے آتے ہی بائیڈن انتظامیہ نے بھی امید کے برخلاف اس رپورٹ کو مسترد کر دیا اور اسرائیل کو بچانے کے لیے میدان میں آگئی۔ وائٹ ہاؤس کی ترجمان جین بساکی نے یہ بیان دیا ہے کہ ہیومن رائٹس واچ کی طرف سے اسرائیل کے خلاف جو رپورٹ آئی ہے اور جس میں اسرائیل پر نسل پرستی کا الزام لگایا گیا ہے، وہ ہمارے موقف کے خلاف ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ امریکہ ہر سال انسانی حقوق کی تحقیقات کرتا ہے اور اس حوالے سے ایک رپورٹ شائع کرتا ہے۔ امریکی محکمہ خارجہ نے اسرائیل کے حوالے سے کبھی بھی ایسی اصطلاح استعمال نہیں کی۔

جہاں ایک طرف "ہیومن رائٹس واچ" کی یہ تفصیلی رپورٹ **27** / اپریل **2021** کو آئی، وہیں دوسری طرف بیروت میں منعقد ہونے والی عرب پارلیمنٹ اجلاس کی طرف سے، اسی دن ایک بیان جاری کیا گیا۔ اس کا ایک حصہ یہاں پیش کیا جاتا ہے۔ اس کے بعد، ہم اس پر بھی غور کریں گے کہ یہ بیان کتنا موثر ثابت ہوگا۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ پارلیمنٹ انسانی حقوق کی تنظیموں، قومی پارلیمنٹس اور بین الاقوامی پارلیمانی یونینوں سے وابستہ بین الاقوامی تنظیموں سے اسرائیل پر دباؤ ڈالنے، قانونی احتساب کے اصول کو فعال کرنے اور اس قابض ریاست اور اس کے آباد کاروں کے خلاف کارروائی پر زور دینے کا مطالبہ کرتا ہے۔ بیان میں مزید یہ بھی کہا گیا ہے کہ اسرائیل ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت بیت المقدس کے ہمارے فلسطینی بھائیوں کو جبر وتشدد کے ذریعے اپنے گھر بار چھوڑنے پر مجبور کر رہا ہے۔ اسرائیلی ریاست بیت المقدس کی آئینی اور آبادیاتی حیثیت تبدیل کرنے کے لیے یہودی آباد کاروں کا فلسطینی آبادی پر غلبہ اور تسلط قائم کرنا چاہتی ہے۔ عرب پارلیمانی یونین نے بین الاقوامی برادری، سلامتی کونسل اور دنیا کے تمام آزاد ضمیر انسانوں سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ قابض ریاست اسرائیل کے فلسطینیوں کے خلاف جاری سنگین جرائم کی روک تھام کے لیے آواز بلند کریں۔ واضح رہے کہ "عرب پارلیمنٹ" عرب لیگ کا ایک ذیلی ادارہ ہے جو **27** / دسمبر **2002** کو قائم ہوا۔ عرب ممبر ممالک میں سے ہر ایک کی طرف سے تقریباً چار چار افراد اس پارلیمنٹ کے رکن ہیں۔

ایک طرف عرب پارلیمنٹ کا یہ بیان ہے؛ جب کہ دوسری طرف کچھ عرب ممالک کے عملی اقدامات ہیں۔ اب ان دونوں صورت حال کو پیش نظر رکھ کر، دوسرے بین الاقوامی برادری سے کچھ دیر کے لیے صرف نظر کر کے، صرف عرب اور مسلم ممالک پر توجہ دیجیے اور غور کیجیے؛ تو ایک اہم سوال آپ کے سامنے آئے گا کہ کیا ان ممالک پر عرب پارلیمنٹ کے اس مطالبہ کا کچھ اثر پڑے گا؟ جواب یقیناً نفی میں ہوگا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ابھی چند مہینے پہلے کچھ عرب ممالک نے، امریکی سابق صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی نگرانی میں، غاصب ریاست اسرائیل کی طرف خوشی خوشی دوستی کا ہاتھ بڑھا کر، اس سے سفارتی تعلقات قائم کیے ہیں۔ کسی شروط وقیود کے بغیر ان ممالک کا غاصب ریاست کے ساتھ سفارتی تعلقات قائم کرنا، درحقیقت غاصب ریاست کے سنگین جرائم کو جواز فراہم کرنے جیسا ہے۔ پھر یہ ممالک قابض وغاصب ریاست اسرائیل کے فلسطینیوں کے خلاف جاری سنگین جرائم کی روک تھام کے لیے اپنی آواز کیسے بلند کر سکیں گے! غاصب ریاست اسرائیل کا فلسطینیوں کے خلاف نسلی امتیاز اور ریاستی جبر واستبداد کے جرائم کا مرتکب ہونے کے بعد بھی کچھ عرب ریاستوں کا اسرائیل کے ساتھ تعلقات قائم کیے رہنا اور "عرب پارلیمنٹ" کے ذریعے عالمی برادری سے اسرائیل کے خلاف آواز بلند کرنے کا مطالبہ زبانی جمع خرچ کرنے کے برابر ہے۔

یہ بات یاد رکھنے کی ہے کہ یہ بعض عرب ممالک اپنی طرف سے جتنی بھی کوشش کر لیں، جس درجے کی بھی دوستی کر لیں، جس سطح کے بھی تعلقات قائم کر لیں، غاصب وقابض ریاست اسرائیل اور اس کا آقا امریکہ کبھی بھی ان ممالک کے حقیقی کے دوست نہیں ہو سکتے ہیں۔ قرآن کریم میں ارشاد خداوندی ہے: ترجمہ: "اے ایمان والو! یہودیوں اور نصرانیوں کو یار ومددگار نہ بناؤ۔ یہ خود ہی ایک دوسرے کے یار ومددگار ہیں۔ اور تم میں سے جو شخص ان کی دوستی کا دم بھرے گا؛ تو پھر وہ انھی میں سے ہوگا۔" اللہ پاک ہم سب کو پیغامات قرآنی کو سمجھنے اور ان پر عمل کی توفیق عطا فرمائے!

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

سائنس مذہب کے بغیر لنگڑی ہے (دوسری قسط)

محمد آصف اقبال

موجودہ سائنسی دور میں جہاں ہر چیز کے موجود ہونے کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنا حجم رکھتی ہو ساتھ ہی اپنی شکل میں نظر بھی آتی ہو یہ کیسے ثابت کیا جائے گا کہ موسیٰ علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ روبرو ہوا؟ اللہ نے موسیٰ علیہ السلام سے گفتگو کی اور اسی گفتگو کے نتیجہ میں قرآن حکیم میں موسیٰ علیہ السلام کا لقب کلیم اللہ آیا۔ پھر اسی مخصوص سائنسی مفروضہ کی روشنی میں یہ کیسے ثابت کیا جائے گا کہ وہ عصا جو اللہ نے موسیٰ علیہ السلام کو دیا تھا وہ اژدہا بن گیا اور اور ساحروں کے سانپوں کو نگل گیا؟ یہ بات بھی کیسے ثابت کی جائے گی کہ جب موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کو دریائے نیل پار کراتے ہوئے دوسری جانب جانے کا ارادہ رکھتے تھے، اسی وقت اللہ کا حکم ہوا کہ اپنے عصا کو اس پانی پر مارو اور وہ دو حصوں میں تقسیم ہو گیا، جیسے کہ دونوں جانب پہاڑ کھڑے ہوں، اور درمیان میں راستہ بن گیا؟ اور جب فرعون وقت اپنے لشکر کے ساتھ پیچھا کرتے ہوئے دریائے نیل میں اترا تو اللہ تعالیٰ نے دریا کے پانی کو جو دو حصوں میں تقسیم ہو گیا تھا، ملا دیا اور فرعون اور اس کا لشکر غرق ہو گیا۔ یہ بات بھی کیسے ثابت کی جائے گی کہ جب موسیٰؑ نے اپنی قوم کے لیے پانی کی دعا کی تو اللہ نے کہا کہ فلاں چٹان پر اپنا عصا مارو، چنانچہ اس میں بارہ چشمے پھوٹ نکلے اور ہر قبیلے نے جان لیا کہ کون سی جگہ اس کے پانی لینے کی ہے؟ آج 'اہل علم اور روشن خیال' طبقے کا خیال ہے کہ خدا نام کی کوئی چیز ہے ہی نہیں۔ دنیا خود بہ خود وجود میں آ گئی، ایک طے شدہ نظام ہے جس کے تحت ہر چیز حرکت میں ہے، اور ایک خاص وقت میں وہ ختم ہو جاتی ہے، زندگی ایک بار حاصل ہوئی ہے اور اس کا انجام موت ہے، موت کے بعد کوئی زندگی نہیں ہے، جنت اور دوزخ کے تذکرے مذہبی دکانیں چمکانے اور عقیدت میں جاہل عوام کو مبتلا کر کے وسائل زندگی سے لطف اندوز ہونے کے لیے یہ سب جاری ہے، اور مذہب افیون ہے اس سے زیادہ کچھ نہیں۔

غالباً یہی بات فرعون وقت بھی کہتا تھا فرق صرف اتنا تھا کہ اس کا انداز بدلا ہوا تھا۔ وہ کہتا تھا کہ اے موسیٰ تمہارا خدا کہاں ہے؟ وہ نظر کیوں نہیں آتا؟ موسیٰ علیہ السلام کہتے اے فرعون میں کائنات کے مالک کی طرف سے بھیجا گیا ہوں، میرا منصب یہی ہے کہ اللہ کا نام لے کر کوئی بات حق کے سوا نہ کہوں، میں تم لوگوں کے پاس تمہارے رب کی طرف سے صریح دلیل ماموریت لے کر آیا ہوں۔ فرعون کہتا اگر تو کوئی نشانی لایا ہے اور اپنے دعوے میں سچا ہے تو اسے پیش کر۔ اس پر موسیٰ نے اپنا عصا پھینکا اور یکایک وہ ایک جیتا جاگتا اژدھا بن گیا۔ اس نے اپنی جیب سے ہاتھ نکالا اور سب دیکھنے والوں کے سامنے وہ چمک رہا تھا۔ پھر فرعون نے سوال کیا اے موسیٰ تیرا خدا کون ہے؟ موسیٰؑ نے کہا میرا خدا وہ ہے جو موت و حیات دیتا ہے، فرعون نے کہا کہ میں بھی لوگوں کو موت و حیات دیتا ہوں۔ موسیٰؑ نے کہا میرا خدا وہ ہے جو سورج کو مشرق سے نکالتا ہے اور مغرب میں غروب کرتا ہے، تو خدا ہے تو اسے مغرب سے نکال اور جب موسیٰؑ نے فرعون کو لاجواب کر دیا تو وہ بولا اے اہل دربار، میں تو اپنے سوا تمہارے کسی خدا کو نہیں جانتا۔ ہامان، ذرا اینٹیں پکوا کر میرے لیے ایک اونچی عمارت تو بنوا، شاید کہ اس پر چڑھ کر میں موسیٰ کے خدا کو دیکھ سکوں، میں تو اسے جھوٹا سمجھتا ہوں۔

قرآن حکیم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ: "اے بنی اسرائیل! یاد کرو میری اس نعمت کو، جس سے میں نے تمہیں نوازا تھا اور اس بات کو کہ میں نے تمہیں دنیا کی ساری قوموں پر فضیلت عطا کی تھی۔ اور ڈرو اس دن سے جب کوئی کسی کے ذرا کام نہ آئے گا، نہ کسی کی طرف سے سفارش قبول ہوگی، نہ کسی کو فدیہ لے کر چھوڑا جائے گا، اور نہ مجرموں کو کہیں سے مدد مل سکے گی۔ یاد کرو وہ وقت، جب ہم نے تم کو فرعونیوں کی غلامی سے نجات بخشی۔ انہوں نے تمہیں سخت عذاب میں مبتلا کر رکھا تھا، تمہارے لڑکوں کو ذبح کرتے تھے تمہاری لڑکیوں کو زندہ رہنے دیتے تھے اور اس حالت میں تمہارے رب کی طرف سے تمہاری بڑی آزمائش تھی۔ یاد کرو وہ وقت، جب ہم نے سمندر پھاڑ کر تمہارے لیے راستہ بنایا، پھر اس میں سے تمہیں بخیریت گزروا دیا، پھر وہیں تمہاری آنکھوں کے سامنے فرعونیوں کو غرقاب کیا۔ یاد کرو، جب ہم نے موسیٰؑ کو چالیس شبانہ روز کی قرارداد پر بلایا، تو اس کے پیچھے تم بچھڑے کو اپنا معبود بنا بیٹھے۔ اس وقت تم نے بڑی زیادتی کی تھی، مگر اس پر بھی ہم نے تمہیں معاف کر دیا کہ شاید اب تم شکر گزار بنو۔ یاد کرو ٹھیک اس وقت جب تم یہ ظلم کر رہے تھے ہم نے موسیٰ کو کتاب اور فرقان عطا کی تاکہ تم اس کے ذریعے سے سیدھا راستہ پا سکو۔ یاد کرو جب موسیٰؑ یہ نعمت لیے ہوئے پلٹا، تو اس نے اپنی قوم سے کہا کہ "لوگو، تم نے بچھڑے کو معبود بنا کر اپنے اوپر سخت ظلم کیا ہے، لہٰذا تم لوگ اپنے خالق کے حضور توبہ کرو اور اپنی جانوں کو ہلاک کرو، اسی میں تمہارے خالق کے نزدیک تمہاری بہتری ہے"۔ اس وقت تمہارے خالق نے تمہاری توبہ قبول کر لی کہ وہ بڑا معاف کرنے والا ہے اور رحم فرمانے والا ہے۔ یاد کرو جب تم نے موسیٰؑ سے کہا تھا کہ ہم تمہارے کہنے کا ہرگز یقین نہ کریں گے، جب تک کہ اپنی آنکھوں سے علانیہ خدا کو تم سے کلام کرتے نہ دیکھ لیں۔ اس وقت تمہارے دیکھتے دیکھتے ایک زبردست صاعقے نے تم کو آ لیا۔ تم بے جان ہو کر گر چکے تھے، مگر پھر ہم نے تم کو جلا اٹھایا، شاید کہ اس احسان کے بعد تم شکر گزار بن جاؤ۔ ہم نے تم پر ابر کا سایہ کیا، من و سلویٰ کی غذا تمہارے لیے فراہم کی اور تم سے کہا کہ جو پاک چیزیں ہم نے تمہیں بخشی ہیں، انھیں کھاؤ، مگر تمہارے اسلاف نے جو کچھ کیا، وہ ہم پر ظلم نہ تھا، بلکہ انہوں نے آپ اپنے ہی اوپر ظلم کیا۔ پھر یاد کرو جب ہم نے کہا تھا کہ "یہ بستی جو تمہارے سامنے ہے اس میں داخل ہو جاؤ اس کی پیداوار جس طرح چاہو مزے سے کھاؤ مگر بستی کے دروازے میں سجدہ ریز ہوتے ہوئے داخل ہونا اور کہتے، ہم تمہاری خطاؤں سے درگزر کریں گے اور نیکوکاروں کو مزید فضل و کرم سے نوازیں گے۔" مگر جو بات کہی گئی تھی، ظالموں نے اسے بدل کر کچھ اور کر دیا۔ آخر کار ہم نے ظلم کرنے والوں پر آسمان سے عذاب نازل کیا۔ یہ سزا تھی ان نافرمانیوں کی، جو وہ کر رہے تھے" (البقرہ ۴۰ تا ۵۹)۔ ان آیات میں بڑی نشانیاں ہیں غور و فکر کرنے والوں کے لیے۔ ضرورت ہے کہ موجودہ دور میں ایک بار پھر موسیٰ علیہ السلام، بنی اسرائیل اور فرعون سے متعلق قرآن میں درج شدہ آیات کو موضوع بحث بنایا جائے۔

قرآن حکیم میں تمام پیغمبروں کی نسبت موسیٰ علیہ السلام کا واقعہ زیادہ آیا ہے۔ تیس سے زیادہ سورتوں میں موسیٰ علیہ السلام و فرعون کا تذکرہ ہے وہیں بنی اسرائیل کے واقعہ کی طرف سو مرتبہ سے زیادہ اشارہ ہے۔ عبرانی بائبل کے مطابق، موسیٰ ایک مصری شہزادے تھے جو بعد میں مذہبی رہنما اور شارع رہنما بن گئے تھے اور جنھیں توریت حاصل ہوئی۔ یہودیت میں ان کو سب سے اہم پیغمبر تصور کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ ان کو مسیحیت، اسلام اور بہائیت کے ساتھ ساتھ دوسرے ابراہیمی مذاہب میں بھی اہم پیغمبر سمجھا جاتا ہے۔ دوسری جانب موجودہ دور میں جو سائنسی نظریات موجود ہیں ان میں غالب اکثریت اُن سائنس دانوں کی ہے جو یہودیت اور عیسائیت کے علمبردار ہیں۔ اور ان میں اکثریت اُن کی ہے جو مذہبی عقائد کو سائنسی مفروضوں سے موازانہ کرتے وقت نظر انداز کرنے کے قائل ہیں۔ پھر سوال یہ ہے کہ جس مذہب کے وہ پیروکار ہیں اس کی ان کی نظر میں کیا اہمیت ہے؟ ان مذہبی عقائد کو وہ سائنسی بنیادوں پر کس طرح صحیح ثابت کر سکیں گے جو سائنس صرف حجم اور شکل پر یقین رکھتی ہے؟ کیا وہ مذہب کو حقیقت میں تسلیم نہیں کرتے۔

حضرت بلال حبشی رض

ڈاکٹر ساجد خاکوانی

ابوعبداللہ حضرت بلال حبشیؓ، افریقی نسل کے اولین مسلمانوں میں سے ہیں جو محسن انسانیت ﷺ کے دست مبارک پر مشرف بہ اسلام ہوئے اور سابقون الاولون اصحاب نبی ﷺ میں ان کا شمار ہوا۔ آپ کے والد کا نام "رباح" اور والدہ محترمہ "حمامہ" تھیں۔ ان کے والدین بنیادی طور پر افریقہ کے خطے حبشہ جسے آج کل "ایتھوپیا" کا ملک کہا جاتا ہے وہاں کے رہنے والے تھے۔ حضرت بلال کی پیدائش مکہ مکرمہ میں ہی ہوئی، امت مسلمہ میں "موذن نبوی" ان کی اول و آخر شناخت ہے۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے خرید کر آزاد کیا اور پھر ساری عمر جوار نبوی ﷺ میں بسر کی۔ حضرت بلالؓ کو محسن انسانیت ﷺ کا اس قدر قرب میسر آیا کہ جملہ ضروریات نبوی ﷺ حضرت بلالؓ کی ہی ذمہ داری تھی۔ آپ کا شمار اصحاب صفہ میں بھی ہوتا ہے۔ محسن انسانیت ﷺ نے حضرت بلال کو اولین موذن اسلام بنایا، انہیں آذان سکھائی، الفاظ و حروف کی صحیح ادائی کا طریقہ سمجھایا اور پھر انہیں "سید الموذنین" کا لقب بھی مرحمت فرمایا۔

قریش کا ایک نامور سردار امیہ بن خلف اسلام کا بدترین دشمن تھا، اس کے غلاموں میں سے حضرت بلال بن رباح نے جب اسلام کی تعلیمات سے آگاہی حاصل کی اور ملاقات نبوی سے بہرہ مند ہوئے تو دولت ایمان سے قلب مبارک منور ہو گیا تاہم ایک مختصر مدت تک اپنے ایمان کو پردہ اخفا میں رکھا، لیکن آخر کب تک!!؟ نور ایمان کی چندھیائی ہوئی روشنی نے ان کے آقا امیہ بن خلف کی آنکھوں کو اندھا کر دیا اور مصائب و آلام اور ابتلاء و آزمائش کا ایک پہاڑ ان پر ٹوٹ گرا۔ صحرائے عرب کی تپتی ریت روزانہ کی بنیاد پر ان کی میزبان تھی، عشق نبی ﷺ سے بھرپور سینے پر بھاری بھرکم پتھر کا وزن اس آزمائش کی بھٹی میں حضرت بلالؓ کو کندن بناتا تھا اور زنجیروں میں جکڑی ہوئی رات "احد، احد" کے سبق کو پختہ تر کرتی چلی جاتی تھی۔ کوڑے مارنے والے تھک جاتے اور باریاں بدل لیتے تھے، کبھی امیہ بن خلف اور ابوجہل اور پھر کوئی اور لیکن حضرت بلالؓ کی پشت سے دروں کی آشنائی دم توڑنے والی نہ تھی، خون اور پسینہ باہم اختلاط سے جذب ریگزار ہوتے گئے یہاں تک کہ رحمۃ اللعالمین ﷺ تک کسی مہربان نے داستان عزم و ہمت و صبر و استقامت روایت کر ڈالی۔ محسن انسانیت ﷺ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو روانہ کیا، انہوں نے امیہ بن خلف کو شرم دلانے کی ناکام کوشش کی اور پھر ایک مشرک حبشی لیکن صحت مند غلام کے عوض حضرت بلال کو خرید کر آزاد کر دیا۔

مدنی زندگی کے آغاز میں ہی جب ایک موذن کی ضرورت پیش آئی تو محسن انسانیت ﷺ کی نگاہ انتخاب سیاہ رنگت کی حامل اس ہستی پر پڑی جس کے چہرے سے چھوٹنے والی جب نبوی ﷺ کی کرنوں سے آفتاب بھی ماند پڑ جاتا تھا۔ حضرت بلال فجر کی آذان سے پہلے ہی مسجد نبوی کے پڑوسی مکان، جو بنی نجار کی ایک خاتون کی ملکیت تھا، اس کی چھت پر بیٹھ جاتے اور وقت کے آغاز پر آذان دیتے، جس کے بعد سب مسلمان مسجد میں جمع ہو جاتے تھے۔ حضرت بلالؓ کا سارا دن محسن انسانیت ﷺ کے ساتھ ہی گزرتا تھا، خاص طور پر جب مسجد قبا جانا ہوتا تو وہاں بھی حضرت بلالؓ ہی آذان دیتے جس سے قبا کے مکینوں کو محسن انسانیت ﷺ کی آمد کی اطلاع ہو جاتی تھی۔ قربت نبوی ﷺ کے فیض نے حضرت بلالؓ کو خازن نبویؐ بھی بنا دیا تھا چنانچہ جب کبھی کوئی سائل دست سوال دراز کرتا تو اسکو موذن اسلام کی طرف بھیج دیا جاتا اور حضرت بلال محسن انسانیت ﷺ کے ایما پر حسب ضرورت و حسب توفیق سائل کی معاونت فرما دیتے تھے۔ کچھ لوگوں نے حضرت بلالؓ کے تلفظ پر اعتراض کیا کہ وہ "شین" کو "سین" کر کے ادا کرتے ہیں لیکن ان کا اعتراض بارگاہ رسالت مآب سے مسترد کر دیا گیا۔ ایک بار محسن انسانیتؐ نے پوچھا "بلال ایسا کیا عمل کرتے ہو کہ میں نے جنت میں تمہارے قدموں کی چاپ سنی ہے؟؟" حضرت بلالؓ نے جواب دیا کہ جب بھی وضو کرتا ہوں دو رکعت تحی الوضو کے ضرور پڑھ لیتا ہوں۔

ہجرت کے بعد حضرت بلال نے رفاقت نبوی ﷺ کا حق ادا کیا اور ہر غزوہ میں شامل رہے خاص طور پر غزوہ بدر میں اپنے سابق آقا امیہ بن خلف کو قتل کیا۔ دربار رسالتمآب میں اس سے بڑھ کر اور کیا پذیرائی ہو سکتی ہے کہ فتح مکہ کے موقع پر کبار اصحاب رسول ﷺ اور سرداران قریش کے درمیان سے آپ کو ہی حکم آذان ملا اور آپ حضرت بلال، نے خانہ کعبہ کی چھت پر چڑھ کر آذان دی جو اس شہر اور اس گھر میں طلوع اسلام کے بعد پہلی آذان ہی نہ تھی بلکہ اعلان فتح تھا۔ ایک پسے ہوئے طبقے کے فرد کی محض تقویٰ کی بنیاد پر اس قدر عزت افزائی صرف دین اسلام کا ہی خاصہ ہے۔

وصال نبوی ﷺ کا سانحہ کل اصحاب رسول ﷺ کے لیے بالعموم جبکہ حضرت بلالؓ کے لیے بالخصوص جاں بلب تھا۔ مدینہ شہر کا گوشہ گوشہ آپ کو محسن انسانیت ﷺ کی یاد دلاتا تھا چنانچہ آپ لشکر اسامہ بن زید کے ساتھ ملک شام کی طرف سدھار گئے اور آذان دینا بند کر دی۔ ایک بار جب حضرت عمرؓ نے بیت المقدس فتح کیا تو ساتھیوں کے بے حد اصرار پر امیر المومنین نے حضرت بلال سے آذان کی درخواست کی جس کو آپ نے قبول فرمایا۔ ایک بار آپ دمشق میں محو استراحت تھے کہ خواب میں زیارت اقدس ﷺ ہوئی، استفسار کیا کہ بلال ہمیں ملنے کیوں نہیں آتے!!!۔ بیدار ہوتے ہی آقائے دو جہاں کے شہر کا قصد کیا اور روضہ رسول کی زیارت کی۔ مدینہ طیبہ میں حسنین کریمین شفیقین سے ملاقات ہوئی تو انہیں بے حد پیار کیا اور ان کی بلائیں لیں۔ شہزادوں نے آذان کی فرمائش کی تو یہ کیسے ممکن تھا کہ آقا کے نور نظر لخت جگر کی فرمائش کو حضرت بلالؓ جیسے محبان رسول پوری نہ کرتے۔ جب آذان کی دوسری شہادت پر پہنچے اور حسب عادت ممبر کی طرف نظر اٹھائی تو محسن انسانیت ﷺ مفقود تھے، روتے روتے بے ہوش ہو گئے۔ دوسری جانب جس جس کے کانوں میں صدائے بلالی پہنچی دور نبوت کے مناظر تازہ ہوتے گئے اور مرد و زن اپنے گھروں سے نکل نکل کر آنسوؤں کی لڑیوں کے ساتھ مسجد کی طرف ایسے کھچے چلے آئے جیسے مقناطیس کی طرف لوہے کے ذرات چلے آتے ہیں۔ یہ حضرت بلالؓ کی زندگی کی آخری آذان تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

دینی مدارس اور روزگار کا مسئلہ

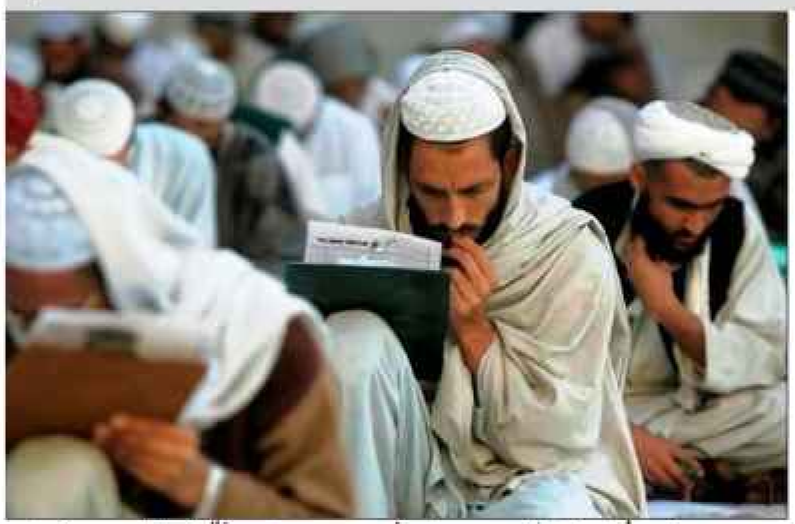

محمد عرفان ندیم

اس ساری صورتحال کا نتیجہ کیا نکل رہا ہے، اگر ارباب مدارس اور وفاق کے منتظمین کو اس کا اندازہ ہو جائے تو وہ سر پکڑ لیں۔ اس وقت صرف وفاق المدارس سے تقریباً دس سے پندرہ ہزار طلباء ہر سال فارغ ہو رہے ہیں، اتنی ہی تعداد طالبات کی ہے، سر دست ہم طلبہ کی بات کرتے ہیں۔ ان دس ہزار طلبہ میں جو درس نظامی میں ماہر، حدیث و فقہ پر عبور رکھنے والے، نصوص اور متون کو سمجھنے والے اور درس نظامی میں پڑھائے جانے والے دیگر علوم و فنون پر مہارت رکھتے ہیں ان کی تعداد بمشکل ایک ہزار ہوتی ہے۔ ان میں سے بھی اگر کام کے، ٹیلنٹڈ، زمانہ شناس، عصری تعلیم سے بہرہ ور، مستقبل بین، مشنری، منظم، وقت کے پابند، کچھ کر گزرنے والے، مطالعہ کے شوقین اور ملکی و عالمی حالات سے باخبر طلباء کی فہرست بنائی جائے تو یہ فہرست سمٹ کر صرف ایک سو طلباء پر آ جائے گی، گویا ہزاروں مدارس کی جملہ مساعی کا نتیجہ یہ ایک سو طالب علم ہیں۔ اگر بات یہیں پر ختم ہو جاتی تو اتنا دکھ نہ ہوتا مگر ان سو طلباء میں سے بھی صرف دس میں ایسے ہوتے ہیں جو اپنے کام سے جڑے رہتے ہیں، باقی ستر اسی طلباء اپنے شعبے، مشن اور خدمت دین کے جذبے کو چھوڑ کر اپنا وقت اور صلاحیتیں دیگر مقامات پر ضائع کرنے لگتے ہیں اور یوں مدارس کی دس سالہ محنت پل بھر میں ضائع ہو جاتی ہے۔ یہ سارا ٹیلنٹ اور ذہین ترین دماغ کیوں ضائع ہوتے ہیں اس کی واحد وجہ صرف اور صرف روزگار کے مسائل ہیں اور بس۔

ان سو میں سے ستر اسی طلباء کس طرح دیگر جگہوں اور مقامات پر پہنچ کر اپنا وقت اور صلاحیتیں ضائع کرتے ہیں اس کی وجہ بھی بڑی دلچسپ ہے۔ اس وقت پاکستان میں اسلامی علوم، فقہی مسائل اور جدید ریاستی قوانین کے حوالے سے کئی تعلیمی اور تحقیقی پروجیکٹ چل رہے ہیں، یہ پروجیکٹ کہاں سے آتے ہیں اس کی مختلف صورتیں ہوتی ہیں، مثلاً کبھی نام نہاد اسکالر جدید مسائل پر ریسرچ و تحقیق کے نام سے ایسے پروجیکٹ شروع کر دیتے ہیں، کہیں کوئی این جی او اس طرح کے پروگرام شروع کر دیتی ہے، کہیں مکالمہ بین المذاہب کے نام پر ایسے پروگراموں کا آغاز کر دیا جاتا ہے، کہیں انٹرنیشنل ادارے اور این جی اوز کی فنڈنگ سے ایسے پروجیکٹ شروع کر دیے جاتے ہیں اور کہیں کسی مقامی یونیورسٹی میں اس طرح کے کورسز کا آغاز کر دیا جاتا ہے۔ یہ سب تعلیمی و تحقیقی پروجیکٹس کے نام پر کیا جاتا ہے، اس کے لیے باقاعدہ اشتہار دیا جاتا ہے، طلباء کے انٹرویوز کیے جاتے ہیں اور جو ذہین ترین اور ٹیلنٹڈ اسٹوڈنٹس ہوتے ہیں انہیں اپنے اداروں میں ہائیر کر لیا جاتا ہے اور یوں مدارس کی کریم اور مغزان جگہوں تک پہنچ جاتی ہے۔ انہیں مختلف سہولتیں، اچھا روزگار، اچھا پے پیکج اور روشن مستقبل کی نوید سنا کر مستقل طور پر اپنے ساتھ اٹیچ کر لیا جاتا ہے اور اس کے ساتھ ہی مدارس کی دس سالہ محنت اور ان کی ساری کہانی ختم ہو جاتی ہے۔ انڈیا میں آر ایس ایس ایسا کر رہی ہے جبکہ پاکستان میں اس کا طریقہ کار مختلف ہے، ادارہ یا طریقہ کوئی بھی ہو نتائج ایک جیسے اور ناقابل بیان حد تک پریشان کن اور افسوسناک ہیں۔

یہ تو طلباء کی بات تھی، طالبات کے مسائل ان سے ذرا الگ ہیں، سر دست انہیں روزگار کے مسائل تو نہیں مگر مجموعی طور پر طالبات کے مدارس کی کارکردگی کوئی تسلی بخش نہیں۔ ہر سال تقریباً دس سے بارہ ہزار طالبات وفاق المدارس سے فارغ ہو رہی ہیں لیکن گزشتہ بیس تیس سال سے ملکی سطح پر کوئی ایسی عالمہ اور مبلغہ سامنے نہیں آئی جس نے خواتین کی ایک بہت بڑی تعداد کو متاثر کیا ہو، ملکی سطح پر صحافت یا میڈیا میں کوئی نام پیدا کیا ہو یا دانشوری کے کسی مقام تک رسائی حاصل کی ہو۔ درس قرآن و حدیث کا کوئی نیٹ ورک قائم کیا ہو، خدمت دین کے حوالے سے کوئی قابل قدر خدمات سر انجام دی ہوں یا طالبات کے لیے کوئی دینی و دنیاوی تعلیم کا کوئی مثالی ادارہ قائم کیا ہو۔ جبکہ اس کے برعکس آپ کو بہت ساری ایسی مثالیں نظر آئیں گی جن میں آپ کو نگہت ہاشمی، طیبہ خانم اور ان جیسی کئی خواتین نظر آئیں گی جو سوسائٹی میں متحرک بھی ہیں اور اپنا وسیع حلقہ بھی رکھتی ہیں۔ دوسری طرف سماج کی صورتحال یہ ہے کہ اس وقت جس قدر دعوت و تبلیغ کی ضرورت خواتین میں ہے شاید مردوں میں اس کی اتنی ضرورت نہ ہو۔ انٹرنیٹ، موبائل، سوشل میڈیا، انڈین فلمیں، پاکستانی ڈرامہ، فحش لٹریچر، عشق و عاشقی پر مبنی فلمیں، انڈین پنجاب کی بنی پنجابی فلمیں، یونیورسٹیوں کا آزادانہ ماحول اور شادی بیاہ کے موقعہ پر ناچ گانا یہ سب وہ خرافات ہیں جنہوں نے پاکستانی سماج کو اجاڑ کر رکھ دیا ہے۔ اس ماحول اور بے لگام آزادی سے سب سے زیادہ نوجوان نسل متاثر ہوئی ہے اور اس میں بھی خواتین اور لڑکیوں کی تعداد مردوں کی نسبت کہیں زیادہ ہے۔ اگر آپ فیملی کورٹس کا ڈیٹا دیکھیں تو آپ کو نظر آئے گا لو میرج اور اس کے نتیجے میں طلاق کی شرح زمین سے آسمان پر چلی گئی ہے۔ اور اگر آپ اپنے ضلعے کے دار الامان کا جائزہ لے لیں تو آپ سر پکڑ لیں گے کہ اتنی زیادہ تعداد میں لڑکیاں گھروں سے بھاگ کر یا لو میرج کے چکر میں ناکامی کے بعد دار الامان کا رخ کرتی ہیں۔ مقصد صرف یہ ہے کہ اس وقت سوسائٹی میں جس قدر وعظ و تبلیغ کی ضرورت خواتین میں ہے مردوں میں شاید اتنی نہ ہو لیکن مجال ہے کہ کسی نے اس بارے میں سوچا ہو، ہزاروں طالبات میں سے دس بیس ہی ایسی تیار کر کے نکال دی جاتی جو سماج میں اپنا تاثر قائم کرتی، درس قرآن و حدیث کا سلسلہ شروع کرتی اور دعوت و تبلیغ کا کوئی موثر نیٹ ورک قائم کرتی۔ اگر اس مسئلے پر تھوڑی سی بھی توجہ دی جاتی تو موجودہ سماج کی کم از کم یہ حالت نہ ہوتی جو آج ہے۔ میں خود ایک گناہگار انسان ہوں، میں سر تا پیر گناہوں میں لتھڑا ہوا ہوں اور میرا وجود دھرتی پر بوجھ ہے۔ میں خود کچھ نہیں کر سکتا لیکن میں کم از کم امت اور قوم کی اس پستی کو محسوس ضرور کر سکتا ہوں، میں اپنا درد اور کرب بڑوں اور متعلقہ فریق تک ضرور پہنچا سکتا ہوں کہ شاید کسی کا عمل میرے لیے نجات کا ذریعہ بن جائے۔

ایک طرف حالات اس قدر گھمبیر اور پریشان کن ہیں اور دوسری طرف مدارس کے ذہین ترین دماغ غم روزگار کی وجہ سے غلط جگہوں پر اپنی صلاحیتیں اور وقت ضائع کر رہے ہیں۔ آخر اس صورتحال کا ذمہ دار کون ہے اور اس کی اصلاح کی کوشش کا بیڑا کون اٹھائے گا۔ جب آپ اپنے ذہین ترین دماغوں کو یوں خلاء میں کھلا چھوڑ دیں گے، انہیں اپنے ساتھ اٹیچ نہیں کریں گے اور ان کے روزگار کے مسائل حل نہیں کریں گے تو وہ بیچارے کدھر جائیں گے۔ پچھلے دنوں میں نے نوجوان نسل کے تنقیدی رویوں پر کالم لکھا تھا کہ کس طرح مدارس کے نوجوان بڑوں پر تنقید کا شوق پورا کر رہے ہیں۔ اس کالم کے جواب میں جو ردعمل سامنے آیا اس میں کہا گیا کہ بعض مدارس کے مہتممین کا رویہ بھی ٹھیک نہیں ہوتا۔ وہ مدارس کو اپنی جاگیر سمجھتے ہیں اور صاحبزادگان کے علاوہ کسی باصلاحیت فرد کو جگہ دینے کے لیے تیار نہیں۔ کئی باصلاحیت طلباء صرف مہتممین کے رویہ سے دلبرداشتہ ہو کر مدارس کو خیر باد کہہ دیتے ہیں۔ میرے خیال میں ہمیں اب یہ فیصلہ کر لینا چاہیے کہ ہم کوئی تعلیمی ادارہ چلا رہے ہیں یا ہم نے کوئی فیکٹری یا مل کھول رکھی ہے۔ ہمیں یہ بھی ذہن نشین کر لینا چاہیے کہ ہم اس وقت اکیسویں صدی میں جی رہے ہیں اور اکیسویں صدی آزادی اظہار اور سوشل میڈیا کی صدی ہے، ہم، ہمارے مدارس، مدارس کے مسولین اور وفاق کے منتظمین، یہ ہر وقت ہر کسی کی نگاہ میں رہتے ہیں۔ ان کی ہر ہر پالیسی اور فیصلے پر نظر رکھی جاتی ہے اور اس پر تنقید و تبصرہ کیا جاتا ہے اس لیے انہیں روایتی طرز عمل کو چھوڑ کر خود کو بدلنا ہوگا اور زمانے کے تقاضوں کے مطابق خود کو ڈھالنا ہوگا۔

معاشرے میں ایک لاکھ افراد میں صرف ایک بندہ کام کا ہوتا ہے باقی سب لکیر کے فقیر اور بھیڑ بکریاں ہوتی ہیں، اسی اصول کو مدارس پر اپلائی کیا جائے تو مدارس کے کام کے افراد ان کے ہاتھوں سے نکل رہے ہیں، وجہ کچھ بھی ہو لیکن نتیجہ یہی ہے۔ کاش کوئی ایسا منظم سسٹم یا ادارہ ہوتا جو ہر سال وفاق کے سالانہ امتحان سے قبل اہم مدارس کے باصلاحیت و ذہین طلباء کا ڈیٹا اکٹھا کرتا اور فراغت کے بعد انہیں اپنے ساتھ اٹیچ کر لیتا۔ انہیں دعوت و تبلیغ، تحقیق و تصنیف اور فقہ و افتاء کے کسی میدان میں کھپاتا اور اس کی صلاحیتوں سے فائدہ اٹھاتا۔ پہلے یہی ہوتا تھا، اکابرین ہر فارغ ہونے والے طالب علم کے بارے میں آگاہ ہوتے تھے اور اس کی صلاحیتوں کے مطابق اسے کام اور ذمہ داری سونپ دیتے تھے۔ آج مدارس سے ہزاروں طلباء فارغ ہو رہے ہیں نہ استاد کو معلوم نہ خود طالب علم کو پتا کہ اسے کیا کرنا ہے اور اس میں کون سی صلاحیتیں موجود ہیں۔

مولانا حبیب الرحمان اعظمیؒ دار العلوم دیوبند کے اکابر اساتذہ میں سے تھے، **1900** میں پیدا ہوئے اور **1990** میں وفات پائی۔ نامور اساتذہ ان کے شاگرد تھے، انہوں نے اس موضوع پر تفصیلی کلام کیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں: "یہ تمام اسباب و عوامل یقیناً کسی نہ کسی درجہ میں موجود ہیں جن سے انکار کی گنجائش نہیں لیکن اسی کے ساتھ واقعہ یہ ہے کہ یہ مرض کی صحیح و مکمل تشخیص نہیں۔ اصل یہ ہے کہ کردار اور شخصیت سازی کی وہ محنت و سعی باقی نہیں رہی جو حضرات اکابر کا طرہ امتیاز رہی ہے۔ موجودہ انحطاط کی سب سے بڑی وجہ ہی یہ ہے کہ افراد سازی کی مہم سے غفلت برتی جا رہی ہے۔ عرصہ دراز سے فضلاء مدارس کو ان کی صلاحیت و حیثیت کے مطابق مشغلے نہیں دیے جا رہے بلکہ ہر نو عمر فاضل کو خلاء بسیط میں اس طرح آزاد چھوڑ دیا جاتا ہے جس کو کنٹرول کرنے والی کوئی طاقت موجود نہیں ہوتی۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ خلا میں گردش کرتا ہوا کسی ایسی سمت نکل جاتا ہے جہاں اس کی تمام علمی و فکری توانائیاں ضائع ہو جاتی ہیں۔ ایک زمانہ ہوتا تھا کہ حضرات اکابر ہر سال کے فضلاء پر گہری نظر رکھتے تھے اور ان کو حسب صلاحیت تدریسی، تصنیفی، ملی اور سماجی خدمات پر مامور فرما دیتے تھے، اس طرح صالح اور کار آمد عناصر کی تربیت کا کام انجام پاتا رہتا تھا۔ حضرت شیخ الہندؒ اور مولانا حبیب الرحمان عثمانیؒ کے طریق تربیت کو اس کی نظیر میں پیش کیا جا سکتا ہے کہ ان دونوں بزرگوں نے کس طرح افراد کی تربیت کی اور فضلاء کی صلاحیتوں کو صحیح رخ دینے کے لیے کس طرح ان پر نظر رکھی۔"

ایک اور جگہ پر لکھتے ہیں "اب صورتحال یہ ہے کہ مدارس دینیہ کی سرزمین پر جو نہال تازہ لگتا ہے یا تو جامعہ طبیہ وغیرہ میں اس کا قلم لگا دیا جاتا ہے یا معاشی استحکام کی طمع اس کو ہندوستان کے عصری اداروں اور عرب جامعات وغیرہ میں کھینچ لے جاتی ہے اور ہمارے یہاں پیدا ہونے والا ایک ایک جوہر قابل اپنی صلاحیتوں کو دوسرے میدانوں میں منتقل کر دیتا ہمیں اس کی کوئی فکر نہیں ہوتی۔ بہتر ہوگا کہ مدارس کے ذمہ دار اکابر، ماضی کے صرف بیس سال کا تفصیلی چارٹ تیار کروائیں اور یہ دیکھیں کہ مدارس سے نکلنے والے جم غفیر میں جو ہر قابل کتنے تھے، پھر یہ کہ ان میں کتنے فضلاء جامعہ طبیہ کی نذر ہو گئے، کتنوں نے اپنا سفینہ جدید تعلیم کے طوفان میں ڈال دیا اور کتنے عرب جامعات وغیرہ کی طرف پرواز کر گئے اور کتنے ایسے ہیں جو ہندوستان کے مسلمانوں کے علمی، دینی، ملی خدمات کا کام سر انجام دے رہے ہیں؟ پھر یہ کہ جو خدمت بخت و اتفاق سے ان کے سپرد ہو گئی ہے کیا وہ ان کی صلاحیتو کا صحیح استعمال ہے، نیز ہندوستان کے مسلمانوں کی خدمت میں مصروف فضلاء واقعتاً یہ کام خدمت سمجھ کر انجام دے رہے ہیں یا ایسی مجبوریاں آ گئی کہ وہ زندگی کا رخ اور نہج تبدیل نہ کر سکے۔"

مولانا مزید لکھتے ہیں: "ہمیں یقین ہے کہ اس طویل مدت میں معدودے چند فضلاء ہی امت کے ہاتھ آئے ہوں گے اور وہ بھی ایسی جگہوں پر اپنی صلاحیتوں کا استعمال کر رہے ہوں گے جو ان کے لیے موزوں نہیں۔ بس یہی ایک سب سے بڑی وجہ ہے کہ امت ان مدارس کے صحیح فائدے سے محروم ہوتی جا رہی ہے۔ اس اندوہ ناک صورتحال کو تبدیل کرنے کے لیے ضروری ہے کہ مردم سازی کی مہم بڑے اہتمام سے شروع کر دی جائے۔ مدارس دینیہ سے فارغ ہونے والے باصلاحیت نوجوانوں کا انتخاب، پھر ان کی صلاحیت کے مطابق کاموں کی تفویض اور نگرانی ہی دراصل اس صورتحال کو ختم کر سکتی ہے۔ ورنہ اگر نصاب تعلیم، اساتذہ اور طلباء کی خامیوں اور مدارس کا ماحول ہی پیش نظر رہا اور اصلاح کا سارا زور بس اسی جانب رہا تو اس سے صورتحال میں کسی خاطر خواہ بہتری کی توقع نہیں کی جا سکتی۔ کتنا اچھا ہو کہ مدارس کے ذمہ دار بالخصوص بڑے مدارس کے ارباب حل و عقد اس طرف توجہ دیں اور امت کے اجڑے ہوئے گلستان میں پھر وہی بہاریں خیمہ زن ہو جائیں جن کی کمی محسوس کی جا رہی ہے۔" (جاری ہے)

باقیات

101
بھارتی اکثریت سے جیتنے کے بعد اقتدار میں آئے تھے۔ اس کے بعد سے 2 مواقع پر وزیر داخلہ امت شاہ سے ملے اور حال ہی میں سونمرگ میں سرنگ کے افتتاح کے دوران وزیر اعظم مودی سے ملاقات کی۔ ایسا لگتا ہے کہ عمر عبداللہ نے بی جے پی قیادت کے ساتھ بات چیت کرتے ہوئے مفاہمت والا لہجہ اپنایا ہے، لیکن ساتھ ہی وہ جموں و کشمیر کو ریاست کا درجہ دینے کے اپنے مطالبے پر قائم ہیں۔

102
بحال ہو جائے گی۔ انہوں نے یونین ٹیریٹری جموں و کشمیر میں موجودہ گورننس ماڈل کو دوہری طاقت کے مراکز کی وجہ سے چیلنجنگ قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ لیفٹیننٹ گورنر اور وزیر اعلیٰ اختیارات کا اشتراک کرتے ہیں، جس سے ایک پیچیدہ اور اکثر گڑبڑ کی صورت حال پیدا ہوتی ہے۔

103
کر موقع سے فرار ہونے کی کوشش کی تاہم اسے حکمت عملی سے گرفتار کر لیا گیا۔ تلاشی کے دوران اس کے قبضے سے تقریباً 99.79 گرام وزنی چرس جیسی مادہ برآمد ہوئی۔ اس کی شناخت رؤف احمد ڈار ولد نذیر احمد ڈار ساکنہ متی گام گاندربل کے طور پر کی گئی ہے۔

104
ہیلتھ اینڈ میڈیکل ایجوکیشن نے وزیر اعلیٰ کو اب تک کیے گئے اقدامات سے آگاہ کیا۔ انہوں نے بتایا کہ محکمہ صحت کی ٹیموں نے متاثرہ علاقے میں 3 ہزار سے زائد مکینوں کا گھر گھر جا کر سروے کیا، پانی، خوراک اور دیگر مواد کے نمونے اکٹھے اور جانچے۔ انہوں نے بتایا کہ تمام ٹیسٹ کے نتائج بشمول انفلوئنزا اور دیگر ممکنہ آلودگی کے نتائج منفی آئے۔ میٹنگ میں بتایا گیا کہ آئی سی ایم آر، نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف وائرولوجی، نیشنل سینٹر فار ڈیزیز کنٹرول، سی ایس آئی آر، ڈی آر ڈی او اور پی جی آئی ایم ای آر چنڈی گڑھ سمیت اعلیٰ قومی اداروں کے ذریعہ اضافی جانچ کی گئی لیکن اموات کی کوئی خاص وجہ نہیں بتائی گئی۔

105
ہونے کا امکان ہے۔ ادھر زمستانی موسم کی وجہ سے ڈل جھیل سمیت کئی آبی ذخائر منجمد ہیں اور نل بھی جم گئے ہیں جس کی وجہ سے لوگوں کا جینا دوبھر ہو گیا ہے۔ سی این آئی کے مطابق چلہ کلان کے سخت تیور کے بیچ جموں کشمیر اور لداخ میں شدید سردی کی لہر جاری ہے۔ پوری وادی کو اپنی لپیٹ میں لیا ہے اور یخ بستہ ہواؤں کی وجہ سے شدید سردی کی لہر جاری ہے۔ محکمہ کے مطابق درجہ حرارت میں کمی ہونے کے ساتھ ہی پوری وادی سخت ترین سردی کے لپیٹ میں آ چکی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ وادی کے ساتھ ساتھ لداخ خطہ بھی شدید سردی کی لپیٹ میں ہے۔ محکمہ موسمیات کے مطابق سیاحتی مقام گلمرگ جہاں چلہ کلان میں سب سے زیادہ درجہ حرارت میں کمی ہوتی ہے میں تھوڑی سی بہتری آئی ہے تاہم پہلگام اور سونہ مرگ میں شبانہ درجہ حرارت کافی نیچے چلا گیا ہے۔ محکمہ موسمیات نے بتایا کہ سرینگر میں آج کم سے کم درجہ حرارت منفی ڈگری سینٹی گریڈ ریکارڈ کیا گیا جبکہ قاضی گنڈ میں منفی 2.4 ڈگری سینٹی گریڈ ریکارڈ کیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ جنوبی کشمیر کے سیاحتی مقام پہلگام میں شبانہ درجہ حرارت کافی نیچے چلا گیا ہے اور گزشتہ رات کے مقابلے میں وہاں منفی 11.8 ڈگری سیلشس درج ہوا۔ اسی طرح سے انہوں نے کہا کہ شہرہ آفاق گلمرگ میں شبانہ درجہ حرارت منفی 7 ڈگری جبکہ سونہ مرگ منفی 12.8 ڈگری سیلشس کے ساتھ وادی میں سرد ترین علاقہ ریکارڈ کیا گیا۔ محکمہ موسمیات نے بتایا کہ جموں میں کم سے کم درجہ حرارت 5.2 ڈگری سینٹی گریڈ ریکارڈ کیا گیا، جبکہ بانہال میں درجہ حرارت منفی 1.2 ڈگری اس کے علاوہ بٹوت میں منفی 0.3 ڈگری سیلشس درج کیا گیا۔ اسی دوران محکمہ موسمیات نے کہا کہ آئندہ 24 گھنٹوں کے دوران موسم خشک رہنے کا امکان ہے۔ انہوں نے کہا کہ 17 سے 19 جنوری تک ابر آلود رہنے کے ساتھ ہلکی بارش اور برفباری کے امکانات کے ساتھ کچھ بالائی علاقوں میں برفباری کا امکان ہے۔ اس دوران گزشتہ رات بھر شدید سردی ہونے کے ساتھ جمعہ کی صبح بھی سرینگر سمیت پوری وادی میں شدت کی سردی محسوس کی جا رہی ہے۔ شدید سردی کی لہر جاری رہنے کے باعث مسلسل جھیل ڈل کی اوپری سطح پوری طرح سے منجمد رہی۔ صبح کے وقت چلنے والی یخ بستہ ہواؤں اور شدت کی سردی کی لہر برقرار رہنے کے باعث صبح کے وقت زیادہ تر لوگ گھروں سے باہر نہیں نکل پا رہے ہیں۔ درجہ حرارت منفی ریکارڈ ہونے اور شدید دھند چھائے رہنے کے نتیجے میں نل اور پانی کی ٹینکیوں میں بھی پانی جم گیا ہے جس وجہ سے اب گھروں کے اندر بھی پانی دستیاب نہیں ہو رہا ہے اور لوگوں کو کافی مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا۔

106
آٹو انڈسٹری کی ترقی کے امکانات کو اجاگر کرتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ دہائی کے آخر تک ای وی کی فروخت آٹھ گنا بڑھنے والی ہے۔ مودی نے کہا کہ حکومت ایک نقل و حرکت کے نظام پر کام کر رہی ہے جو معیشت اور ماحولیات کو سہارا دے سکتا ہے، اور ایسا نظام تشکیل دے سکتا ہے جو خام ایندھن کی درآمد پر ملک کے بل کو کم کر سکے۔ وزیر اعظم نے کہا "سفر کی آسانی ہندوستان کی ایک بڑی ترجیح ہے۔ گزشتہ بجٹ میں، بنیادی ڈھانچے کی ترقی کے لیے 11 لاکھ کروڑ روپے سے زیادہ کا انتظام کیا گیا تھا"۔ انہوں نے کہا کہ کوشش نقل و حرکت کیلئے ایک مکمل ماحولیاتی نظام تیار کرنا ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ یہ ہندوستان میں بیٹری اسٹوریج سسٹم میں سرمایہ کاری کرنے کا صحیح وقت ہے۔

107
کشمیر حکومت نے عوام کو نہ گھبرانے کی یقین دہانی کرائی ہے کیونکہ راجوری کے گاؤں بدھل میں ہونے والی پراسرار اموات کی تحقیقات سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ وہ بیکٹیریل یا وائرل ہونے والی کسی متعدی بیماری کی وجہ سے نہیں ہیں۔ ہیلتھ اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (ایچ اینڈ ایم ای) ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے جاری کردہ ایک پریس بیان کے مطابق، "تحقیقات اور نمونے تجزیاتی طور پر اس بات کی نشاندہی کرتے ہیں کہ یہ واقعات بیکٹیریل یا وائرل ہونے والی بیماری کی وجہ سے نہیں ہیں اور یہ کہ صحت عامہ کا کوئی زاویہ نہیں ہے۔ محکمہ نے مزید کہا، "تمام نمونے کسی بھی وائرل یا بیکٹیریا یا وبائی انٹولوجی کے لیے منفی آئے ہیں۔" یہ ٹیسٹ ملک کی کچھ مشہور لیب میں کیے گئے، بشمول نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف وائرولوجی، پونے، نیشنل سینٹر فار ڈیزیز کنٹرول، نئی دہلی اور PGIMER کے مائیکرو بایولوجی ڈیپارٹمنٹ، چنڈی گڑھ۔ دریں اثنا، H&ME نے کہا ہے، CSIR-IITR کی طرف سے کیے گئے زہریلے تجزیے میں متعدد حیاتیاتی نمونوں میں زہریلے مواد کا پتہ چلا ہے۔ راجوری پولیس نے اموات کی تحقیقات کے لیے ایک خصوصی تحقیقاتی ٹیم (SIT) تشکیل دی ہے۔ حکومت نے عوام کو یقین دلایا ہے کہ وہ لوگوں کی زندگیوں کے تحفظ کے لیے پرعزم ہے اور اس معاملے میں تمام ضروری اقدامات کر رہی ہے۔ سرکاری ترجمان نے کہا، "حکومت صورت حال پر گہری نظر رکھے ہوئے ہے اور اس نے غیر معمولی بیماری کی جڑ تلاش کرنے کے لیے کئی اقدامات کیے ہیں۔ صحت اور طبی تعلیم کی وزیر سکینہ ایتو نے جائے وقوعہ کا دورہ کیا اور محکمہ صحت اور طبی تعلیم، ضلعی انتظامیہ اور دیگر متعلقہ محکموں کے ساتھ کئی اجلاسوں کی صدارت کی تاکہ بیماری کی وجوہات کا پتہ لگایا جا سکے اور متاثرہ افراد کو صحت کی ضروری سہولیات فراہم کی جا سکیں۔ حکومت نے حالات کو سنبھالنے اور اموات کے سبب کے عوامل کو سمجھنے کے لیے معروف اداروں کے ماہرین کا بھی بندوبست کیا ہے۔ سیکرٹری محکمہ صحت تحقیق، MOHFW، اور DG ICMR، حکومت ہند ڈاکٹر راجیو بہل نے کسی بھی وبا کو روکنے کے لیے حکمت عملیوں اور اقدامات پر تبادلہ خیال کرنے کے لیے ایک ویڈیو کانفرنس کی۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ پراسرار ہلاکتوں کا سلسلہ برابر جاری ہے جس کے نتیجے میں یہاں بڑے پیمانے پر عوام پریشانیوں سے دوچار ہے۔

108
مارنے کے لیے اے سی بی سمیت مختلف ایجنسیوں کو استعمال کرنے کے پیچھے حکومت کے حقیقی ارادوں کو ظاہر کر دیا ہے۔ انصاف اور احتساب کے لیے حکومت کے عزم پر سوال اٹھاتا ہے۔ ایک دن پہلے اے سی بی کے سینئر پولیس افسر نے کاموں کی انجام دہی کے دوران سری نگر اسمارٹ سٹی لمیٹڈ کے دو عہدیداروں کے ذریعہ مبینہ طور پر کی جانے والی بے ضابطگیوں کے بارے میں انکشاف کیا تھا۔

109
سے مسروقہ زیورات برآمد کر لیے۔ بیان کے مطابق پولیس اسٹیشن شالٹینگ کو ایک خاتون امین دختر پیرزادہ اظفر حسین ساکن عمر آباد سرینگر کی جانب سے درخواست موصول ہوئی جس میں بتایا گیا کہ 15 اور 16 جنوری 2025 کی درمیانی رات کچھ نامعلوم چور اس کے رہائشی مکان میں گھس آئے ہیں جبکہ اس کے والد اور والدہ عمرہ کی ادائیگی کے لئے ملک سے باہر تھے اور کچھ زیورات چوری کر لئے۔ اس کے مطابق ایف آئی آر نمبر 04/2025 کے تحت قانون کی متعلقہ دفعہ کے تحت پولیس تھانہ شالٹینگ سری نگر میں مقدمہ درج کر کے تفتیش شروع کر دی گئی۔ تفتیش کے دوران کچھ مشتبہ افراد کو پوچھ گچھ کے لیے بلایا گیا اور ایک مشتبہ خاتون کے کردار کا پتہ لگایا گیا جس میں جنت الحکیم (نوکرانی کے طور پر کام کر رہی ہے) زوجہ محمد چھوٹو ساکن وارڈ نمبر 7 کستھان مدھے پور بہار حال سرینگر کو اس جرم میں ملوث پایا گیا ہے۔ ملزمہ اس کے انکشاف پر چوری شدہ زیورات برآمد کر لئے گئے جبکہ اس کو گرفتار کیا گیا۔

110
کو لیکر جہاں پہلے ہی تمام تیاریاں مکمل کی جا چکی ہے وہیں جموں کشمیر کے تمام منتخب ممبران اسمبلی کو بھی خصوصی ٹریننگ دی گئی ہے۔ اس سلسلے میں جموں کشمیر قانون ساز اسمبلی کے اسپیکر عبدالرحیم راتھر نے کہا "پہلی بار منتخب ہونے والے تمام ممبران اسمبلی کی ٹریننگ مکمل ہو چکی ہے اور تمام متعلقہ اسٹیک ہولڈرس کے ساتھ بات چیت کو بھی حتمی شکل دے دی گئی ہے"۔

111
ضلع کے بالائی علاقوں میں عسکریت پسندوں کی موجودگی کی انٹیلی جنس اطلاعات کے جواب میں شروع کیا گیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ سیکورٹی فورسز نے علاقے کو گھیرے میں لے لیا ہے اور مشتبہ عسکریت پسندوں کی تلاش کیلئے وسیع پیمانے پر تلاشی لی جا رہی ہے۔

112
پر زور دیا ہے۔ نئی دہلی میں بحریہ کے شہریوں کے سال کے طور پر منانے کیلئے منعقدہ ایک تقریب سے خطاب کرتے ہوئے وزیر دفاع راجناتھ سنگھ نے کہا کہ "ہم دفاع اور سلامتی کے نقطہ نظر سے پوری دہائی کا جائزہ لیں تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ یہ ایک غیر منظم دہائی رہی ہے۔ ہم دنیا کے مختلف خطوں میں تنازعات اور جنگوں کا مشاہدہ کر رہے ہیں۔ ان چیزوں کو ذہن میں رکھتے ہوئے ہمیں اپنی سیکورٹی کیلئے منصوبہ بندی، وسائل اور بجٹ کی ضرورت ہے۔ مشاورتی انداز اپنانے کی ضرورت ہے۔ ہمیں مستقبل کے چیلنجوں کا سامنا کرنے کے بارے میں تمام اسٹیک ہولڈرس سے معلومات لینے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہماری افواج کو بدلتے ہوئے وقت کے مطابق لیس اور تیار ہونا چاہیے۔ راجناتھ سنگھ نے اس بات پر زور دیتے ہوئے کہ سویلین افرادی قوت، جو مسلح افواج کا ایک لازمی حصہ ہے، منصوبہ بندی کے عمل میں ایک اہم کردار ادا کرے گی۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ فوج ایک جدید مینڈیٹ اور پیچیدہ ڈھانچے کے ساتھ آگے بڑھ رہی ہے اور سویلین افرادی قوت بغیر وردی کے سپاہی ایک اہم کردار ادا کرتے ہیں کیونکہ وہ فوجیوں کو اہم طاقت فراہم کرنے کیلئے پردے کے پیچھے کام کرتے ہیں۔ انہوں نے زور دے کر کہا کہ حب الوطنی، بہادری اور نظم و ضبط سپاہیوں کو ملک کو خطرات اور چیلنجوں سے بچانے کی اپنی ذمہ داری نبھانے میں مدد کرتا ہے اور سویلین افرادی قوت کو ان اقدار کو اپنانا چاہیے تاکہ سیکورٹی کے بنیادی ڈھانچے کو مزید تقویت دی جا سکے۔ انہوں نے کہا "قومی خدمت کے وسیع تناظر میں، ہر مرد اور سویلین بغیر وردی کے ایک سپاہی ہے اور ہر سپاہی وردی میں سویلین ہے"۔ راجناتھ سنگھ نے بحریہ کو مضبوط بنانے کے وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت میں حکومت کے عزم کو دہرایا اور اسے آج کے دور میں ایک ضرورت قرار دیا۔

113
ور افراد کو نوٹس جاری کیے جو قواعد کی پیروی نہیں کرتے ہیں اور انہیں انتباہ دیا تھا کہ وہ عطائی ڈاکٹروں کے خلاف کارروائی کریں۔ میڈیکل کونسل کے صدر ڈاکٹر سلیم خان نے کہا کہ وہ اس بات کو یقینی بنانے کیلئے کام کر رہے ہیں کہ رجسٹرڈ کوالیفائیڈ ڈاکٹروں کے ذریعے مریضوں کا صحیح علاج کیا جائے اور بدعملی کو ختم کیا جائے۔ انہوں نے کہا "ہم غیر اخلاقی طریقوں اور غیر رجسٹرڈ ڈاکٹروں کے خلاف مہم چلانے کا بھی منصوبہ بنا رہے ہیں جنہوں نے ابھی تک اپنی رجسٹریشن نہیں کروائی"۔

114
اس طرح کی کارروائیوں کو سراہتے ہوئے کہا کہ علاقے کو منشیات سے پاک رکھنے کیلئے پولیس کی کارروائیاں قابل سراہنا ہے خاص طور پر انسپکٹر خورشید احمد کی نگرانی میں جو کارروائی کی جا رہی ہے وہ اس عزم کی نشاندہی ہے کہ علاقے سے جلد ہی منشیات کا مکمل خاتمہ کیا جائے گا۔ مقامی لوگوں نے بتایا کہ منشیات ایک لعنت ہے جس نے نوجوان نسل کو تباہ کر دیا ہے۔

اتر ریلوے

ای۔نیلامی نوٹس

بھارت کے راشٹرپتی کی جانب سے سینئر ڈویژنل کمرشیل منیجر/مال بھاڑہ، اتر ریلوے، فیروزپور کے ذریعہ نیچے دیئے گئے کام کیلئے اہل اور رجسٹرڈ بولی دہندگان سے فیروزپور ڈویژن میں ای۔نیلامی طلب کی گئی ہے:

نیلامی لسٹ نمبر	نیلامی شروع ہونے کا وقت اور تاریخ	کام کا نام
EAFZR-SLR-25-11	31-01-25 کو 11.00 بجے	گاڑیوں کے پارسل سپیس کو لیز پر دینے کا ٹھیکہ (ٹرین نمبر/ ایس ایل آر کمپارٹمنٹ) 15212/F1, 14630/F1, 14504/F1, 19226/F1, 19226/R1, 14630/R1, 12414/R1, 13152/F1, 19416/F1 & 19612/F1.

مکمل معلومات اور رجسٹریشن کیلئے براہ مہربانی ریلوے کی ویب سائٹ www.ireps.gov.in پر جائیں۔

183/25 گراہکوں کی خدمت میں مسکان کے ساتھ

از دفتر ایگزیکیٹو مجسٹریٹ درجہ اول حاجن

عنوان: درخواست منجانب محمد سلطان شیخ ولد عبدالغفار شیخ ساکنہ گنڈ صدر کوٹ تحصیل حاجن ضلع بانڈی پورہ بمراد اجرائیگی سند پیدائش بحق دختر نصرت سلطان

اشتہار بمراد آگاہی ہر خاص و عام

معاملہ مندرجہ عنوان الصدر میں دفتر ھذا کو ایک درخواست مورخہ 17/01/2025 بابت بغرض حصول DOB سرٹیفکیٹ موصول ہوئی ہے جو کہ دفتر ھذا میں زیر کارروائی ہے۔ BDO Hajin (Registrar Deaths and Births) و چوکیدار علاقہ نے سائل کے دختر کی تاریخ پیدائش مقررہ وقت یعنی ایک سال کے اندر اندر اندراج نہیں کی ہے۔ سائل محمد سلطان شیخ بیان کرتا ہے کہ اسکی دختر نصرت سلطان کی تاریخ پیدائش بطور سکول ریکارڈ 20/10/2002 کو ہوئی ہے۔ لہٰذا اگر کسی شخص کو سرٹیفکیٹ ھذا اجرا کرنے میں کوئی عذر یا اعتراض ہو تو وہ چھ دن کے اندر اندر اپنے عذرات پیش کریں۔ معیاد گذرنے پر کوئی عذر یا اعتراض قابل قبول نہیں ہوگا۔ تحریر الصدر

ایگزیکیٹو مجسٹریٹ درجہ اول حاجن

از دفتر نائب تحصیلدار صفاکدل

عنوان: درخواست منجانب محمد حنیف حجام ولد بشیر احمد حجام ساکنہ تا کنواری پورہ نسبت اجرائی OBC سرٹیفکیٹ بذمرہ "حجام"

اشتہار بمراد آگاہی ہر خاص و عام

معاملہ مندرجہ عنوان الصدر میں درخواست منجانب محمد حنیف حجام ولد بشیر احمد حجام ساکنہ تا کنواری بغرض اجرائی OBC سرٹیفکیٹ حاصل کرنے کا خواہاں ہے۔ معاملہ زیر بحث کے نسبت پٹواری حلقہ رپورٹ طلب کی گئی ہے جس کے مطابق سائل طبقہ حجام سے تعلق رکھتا ہے۔ بروئے رپورٹ پٹواری حلقہ سائل کا کنبہ بذیل درج ہے۔

نام افراد کنبہ	عمر	رشتہ	پیشہ	آمدنی
بشیر احمد حجام	52	والد	مزدوری	۲۰۰۰
مجبینہ اختر	۵۰	والدہ	گھریلو کام	
محمد حنیف حجام	۲۷	سائل	SPO	LPC
نزہت بشیر	۲۳	ہمشیرہ	گھریلو کام	

اس طرح کنبہ ۴ افراد پر مشتمل ہیں۔ قبل اسکے کہ درخواست سائل پر مزید کارروائی عمل میں لائی جائے لہٰذا اگر کسی شخص کو سرٹیفکیٹ ھذا اجرا کرنے میں کوئی عذر یا اعتراض ہو تو وہ ایک ہفتہ کے اندر اندر اپنے عذرات پیش کریں۔ معیاد گذرنے پر کوئی عذر یا اعتراض قابل قبول نہیں ہوگا۔ تحریر الصدر

نائب تحصیلدار صفاکدل

از نیابت کھوارہ باجلاس محمد یاسین صاحب نائب تحصیلدار کھوارہ

مضمون: چٹھی آمدہ از دفتر بلاک ڈیولپمنٹ آفیسر خانصاحب زیر نمبری BDO/KS/4079 مورخہ 03/01/2025 نسبت پیدائشی سرٹیفکیٹ بحق زاہد فاروق پسر فاروق احمد لون ساکنہ موضع کھوارہ تحصیل خانصاحب

اشتہار بمراد آگاہی ہر خاص و عام

معاملہ مندرجہ عنوان الصدر کی نسبت رپورٹ چوکیدار علاقہ و دیگر فیلڈ عملہ سے عیاں ہے کہ زاہد فاروق پسر فاروق احمد لون ساکنہ موضع کھوارہ مورخہ 15/12/2007 کو اپنے ہی گھر میں پیدا ہوا ہے۔ جسکی نسبت بیان حلفی و گو جموں و کشمیر بورڈ آف سکول ایجوکیشن کی اجرا کردہ مارکس کارڈ بھی بطور شامل مثل ہے۔ معاملہ زیر بحث کے نسبت سائل نے ایک بیان حلفی اجرا کردہ پیش موبائل مجسٹریٹ بڈگام بھی بطور ثبوت شامل مثل رکھا ہے۔ اس بارے میں بذریعہ اشتہار ہر خاص و عام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ اگر کسی شخص کو سرٹیفکیٹ ھذا اجرا کرنے میں کوئی عذر یا اعتراض ہو تو وہ ایک ہفتہ کے اندر اندر اپنے عذرات پیش کریں۔ معیاد گذرنے پر کوئی عذر یا اعتراض قابل قبول نہیں ہوگا۔ تحریر الصدر

نائب تحصیلدار کھوارہ

از نیابت کھوارہ باجلاس محمد یاسین صاحب نائب تحصیلدار کھوارہ

مضمون: چٹھی آمدہ از دفتر بلاک ڈیولپمنٹ آفیسر خانصاحب زیر نمبری BDO/KSB/6024 مورخہ 08/01/2025 نسبت پیدائشی سرٹیفکیٹ بحق توصیف مجید پسر عبدالمجید کھانڈے ساکنہ موضع وتر ڈال بل تحصیل خانصاحب

اشتہار بمراد آگاہی ہر خاص و عام

معاملہ مندرجہ عنوان الصدر کی نسبت رپورٹ چوکیدار علاقہ و دیگر فیلڈ عملہ سے عیاں ہے کہ توصیف مجید پسر عبدالمجید کھانڈے ساکنہ موضع وتر ڈال بل مورخہ 03/01/2010 کو اپنے ہی گھر میں پیدا ہوا ہے۔ جسکی نسبت بیان حلفی و اجرا کردہ گورنمنٹ گرہائی سکول وتر ڈی کی DOB سرٹیفکیٹ بھی بطور شامل مثل ہے۔ معاملہ زیر بحث کے نسبت سائل نے ایک بیان حلفی اجرا کردہ پیش موبائل مجسٹریٹ بڈگام بھی بطور ثبوت شامل مثل رکھا ہے۔ اس بارے میں بذریعہ اشتہار ہر خاص و عام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ اگر کسی شخص کو سرٹیفکیٹ ھذا اجرا کرنے میں کوئی عذر یا اعتراض ہو تو وہ ایک ہفتہ کے اندر اندر اپنے عذرات پیش کریں۔ معیاد گذرنے پر کوئی عذر یا اعتراض قابل قبول نہیں ہوگا۔ تحریر الصدر

نائب تحصیلدار کھوارہ

OFFICE OF THE DISTRICT LEGAL SERVICES AUTHORITY SRINAGAR

DATED 10-10-2024

PRESENT MS NUSRAT ALI HAKAK

IN THE CASE OF

STATE BANK OF INDIA BRANCH RASMACCC M. A ROAD SGR THRIUGH ITS MANAGER MR. SYED KAUNSAR

APPLICANT

M/S M.S TAILORS PROP. MOHD SULTAN CHELLA S/O AB KAREEM CHELLA R/O RAWATHPORA BAGATI BARZULLA

IN THE MATTER OF SUBSTITUTE SERVICE THROUGH PUBLICATION / ADVERTISEMENT.

WHEREAS APPLICANT BANK HAS FILED BEFORE THIS AUTHORITY IN TERMS OF SECTION 12-A ACT AND COMMERCIAL COURTS .

WHEREAS , NOTICE WAS ISSUED AGAINST NON –APPLICANT BUT SERVICES COULD NOT BE EFFECTIVE DUE TO INSUFFICIENT / IN COMPLETE ADDRESS.

WHEREAS, IT HAS BEEN SHOWN TO THE SATISFACTION OF THE UNDERSIGNED THAT SERVICE OF MOM- APPLICANT COULD NOT BE EFFECTIVE IN ORDINARY MODE.

THEREAFORE , THE NON-APPLICANT THROUGH THE MEDIUM OF THIS NOTICE ARE DIRECTED TO APPEAR IN PERSON OR THEIR ATTORNEY BY OR BEFORE THE NEXT DATE OF HEARING IE, EXTENDED DATE 30-01-2025

OFFICE OF THE DISTRICT LEGAL SERVICES AUTHORITY SRINAGAR

DATED 10-10-2024

PRESENT MS NUSRAT ALI HAKAK

IN THE CASE OF

STATE BANK OF INDIA BRANCH RASMACCC SRINAGAR JAMMU & KASHMIR THRIUGH ITS MANAGER MR. SYED KAUNSAR

APPLICANT

M/S SHAFI READY MADE GARMENTS

PROP MOHD SHAFI GUJREE S/O MOHD ISMAIL GUJREE R/O KARFALI MOHALLA KANI KADAL SGR.

IN THE MATTER OF SUBSTITUTE SERVICE THROUGH PUBLICATION / ADVERTISEMENT.

WHEREAS APPLICANT BANK HAS FILED BEFORE THIS AUTHORITY IN TERMS OF SECTION 12-A ACT AND COMMERCIAL COURTS .

WHEREAS , NOTICE WAS ISSUED AGAINST NON –APPLICANT BUT SERVICES COULD NOT BE EFFECTIVE DUE TO INSUFFICIENT / IN COMPLETE ADDRESS.

WHEREAS, IT HAS BEEN SHOWN TO THE SATISFACTION OF THE UNDERSIGNED THAT SERVICE OF MOM- APPLICANT COULD NOT BE EFFECTIVE IN ORDINARY MODE.

THEREAFORE , THE NON-APPLICANT THROUGH THE MEDIUM OF THIS NOTICE ARE DIRECTED TO APPEAR IN PERSON OR THEIR ATTORNEY BY OR BEFORE THE NEXT DATE OF HEARING IE, EXTENDED DATE 30-01-2025

SECRETARY (SUB JUDGE)

DISTRICT LEGAL SERVICE AUTHORITY SRINAGAR

NO- 1826/DLSA/PUBLICATION /SGR DT. 04/11/24

از نیابت کھوارہ باجلاس محمد یاسین صاحب نائب تحصیلدار کھوارہ

مضمون: چٹھی آمدہ از دفتر بلاک ڈیولپمنٹ آفیسر خانصاحب زیر نمبری BDO/KSB/7016 مورخہ 11/01/2025 نسبت پیدائشی سرٹیفکیٹ بحق شاہد بشیر پسر بشیر احمد کھانڈے ساکنہ وتر ڈال بل تحصیل خانصاحب

اشتہار بمراد آگاہی ہر خاص و عام

معاملہ مندرجہ عنوان الصدر کی نسبت رپورٹ چوکیدار علاقہ و دیگر فیلڈ عملہ سے عیاں ہے کہ شاہد بشیر پسر بشیر احمد کھانڈے ساکنہ موضع وتر ڈال بل مورخہ 20/01/2009 کو اپنے ہی گھر موضع میں پیدا ہوا ہے۔ جسکی نسبت بیان حلفی و اجرا کردہ گورنمنٹ گرہائی سکول وتر ڈی کی DOB سرٹیفکیٹ بھی بطور شامل مثل ہے۔ معاملہ زیر بحث کے نسبت سائل نے ایک بیان حلفی اجرا کردہ پیش موبائل مجسٹریٹ بڈگام بھی بطور ثبوت شامل مثل رکھا ہے۔ اس بارے میں بذریعہ اشتہار ہر خاص و عام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ اگر کسی شخص کو سرٹیفکیٹ ھذا اجرا کرنے میں کوئی عذر یا اعتراض ہو تو وہ ایک ہفتہ کے اندر اندر اپنے عذرات پیش کریں۔ معیاد گذرنے پر کوئی عذر یا اعتراض قابل قبول نہیں ہوگا۔ تحریر الصدر

نائب تحصیلدار کھوارہ

از نیابت کھوارہ باجلاس محمد یاسین صاحب نائب تحصیلدار کھوارہ

مضمون: چٹھی آمدہ از دفتر بلاک ڈیولپمنٹ آفیسر خانصاحب زیر نمبری BDO/KS/3071 مورخہ 31/12/2024 نسبت پیدائشی سرٹیفکیٹ بحق عرفان احمد کالس ولد غلام محمد کالس ساکنہ موضع کھوارہ تحصیل خانصاحب

اشتہار بمراد آگاہی ہر خاص و عام

معاملہ مندرجہ عنوان الصدر کی نسبت رپورٹ چوکیدار علاقہ و دیگر فیلڈ عملہ سے عیاں ہے کہ عرفان احمد کالس ولد غلام محمد کالس ساکنہ موضع کھوارہ مورخہ 05/04/2011 کو اپنے ہی گھر موضع میں پیدا ہوا ہے۔ جسکی نسبت بیان حلفی و سکول ریکارڈ بطور ثبوت مثل ہے۔ معاملہ زیر بحث کے نسبت سائل نے ایک بیان حلفی اجرا کردہ پیش موبائل مجسٹریٹ بڈگام بھی بطور ثبوت شامل مثل رکھا ہے۔ اس بارے میں بذریعہ اشتہار ہر خاص و عام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ اگر کسی شخص کو سرٹیفکیٹ ھذا اجرا کرنے میں کوئی عذر یا اعتراض ہو تو وہ ایک ہفتہ کے اندر اندر اپنے عذرات پیش کریں۔ معیاد گذرنے پر کوئی عذر یا اعتراض قابل قبول نہیں ہوگا۔ تحریر الصدر

نائب تحصیلدار کھوارہ

Government of Jammu & Kashmir

OFFICE OF THE EXECUTIVE ENGINEER PWD(R&B) DIVISION ANANTNAG

NITNO93OF R&B/Anantnag/2024-25/E-TENDERING/10560-69DATED 13-01-2025

For and on behalf of the Lt. Governor, Union Territory of J&K e-tenders are invited on %age basis from approved and eligible Contractors registered with J&K Govt. CPWD, Railways and other State/Central Governments for each of the following works:-

S. No	Name of Work	Estd. Cost	Cost	E/M	Time	MH	Class
1.	Repair/ Renovation/ Upgradation of DIC Anantnag.	13.45 Lacs Contract Price exclusive of GST: 11.40 + (18% GST Amount 2.05)	600	26900/-	60 Days	Capex Budget 2024-25	BEE, CEE, DEE Class & MSME's Only

Project Authority: Directorate of Industries & Commerce Kashmir.

Position of AAA: Accorded Vide Order No. 04 – DI&C (K) of 2025, Dated 03.01.2025.

Position of TS: Accorded Vide Order No. 06/RnB/Ang/DIC-Ang of 2024-25, Dated 08.01.2025.

1. The NIT Consisting of qualifying information, eligibility criteria, specifications, Bill of quantities (B.O.Q), Set of terms-and conditions of contract and other details can be seen/downloaded from the departmental website www.jktenders.gov.in as per schedule of dates given below:

S. No.	Particulars	Dated		
1	Date of Issueof TenderNotice		13-01-2025	
2	Period of Downloading of bidder documents	From	13-01-2025	(03:00PM)
		To	18-01-2025	(04:30PM)
3	Bid Submission Start Date	From	13-01-2025	(03:00PM)
4	Bid Submission End Date	To	18-01-2025	(04:30PM)
5	Date and time of opening of bid (online)		20-01-2025	(11:00AM)
		In the office of Executive Engineer PWD (R&B) Division Anantnag.		

1. Bids must be accompanied with cost of tender document in shape of Treasury Challan / receipt (Under MH- 0059 PWD) in favour of Executive Engineer R&B Division Anantnag[Tender Inviting Authority] (NIT No. Name of Work/Item No. to be mentioned on the Treasury Challan / Receipt)(Refer Govt. order No. O.M No. A/24 (2017)-651 Dt 07-06-2018 (The Date of Treasury Challan should be between the date of Start of Bid and Bid Submission End Date) and EMD (2% of advertised Cost) in the shape of CDR/FDR/BG pledged to Executive Engineer PWD(R&B) Division Anantnag (Tender receiving Authority). (The Date of EMD(CDR/FDR/BG) should be between the date of Start of Bid and Bid Submission End Date and validity of EMD at the time of opening of Bids shall be a period of 45 Days beyond Bid Validity of 120 Days).

2. All the Bidders have to submit Earnest Money/Bid Security (EMD@2% of Advertised Cost) in the shape of CDR/FDR/BG. Non submission of Earnest Money/Bid Security shall render the bidder as No-responsive.

3. Note:a. MSME'sare required to pay only 50% of Tender Document Costor Rs500/-whichever is lower.

b. MSME's are required to pay only 50% of the amount of EMD/ Bid Security or Rs 5000/- whichever is lower

4. The 1st lowest responsive (Successful) Bidder has to produce an amount equal to 5% of contract as Performance Security in the shape of CDR/FDR/BG in favour of Executive Engineer R&B Division Anantnag (Tender receiving authority) within 03 Days before fixation of Contract and shall be released 60 days after successful completion of Defect Liability Period (DLP) of the work.The date of Performance Security(CDR/FDR/BG) should be after the date of issuance of letter/LOI to deposit the performance securityFailure to produce Performance Security shall render the L1 as non-responsive and case for debarring of the Contractor be forwarded to Higher Authorities for a period of 01 Year.

5. The Earnest Money Deposit (EMD@2% of Advertised Cost) in the shape of CDR/FDR/BG of the successful Bidder shall be released after receiving Performance security @5% of the allotted cost in the shape of CDR/FDR/BG and same shall be released 60 Days after successful completion of Defect Liability Period (DLP) of the work.

6. The date and time of opening of Bids shall be notified on Web Site www.jktenders.gov.in and conveyed to the bidders automatically through an e-mail message on their e-mail address. The bids of Responsive bidders shall be opened online on same Web Site in the Office of Executive Engineer R&B Division Anantnag

7. The bids for the work shall remain valid for a period of 120 days from the date of opening of Technical Bid

Sd/-
Executive Engineer,
R&B Division Anantnag

DIPK-10878/24
Dtd. 16-01-2025

Government Of Jammu & Kashmir

Office Of The Executive Engineer, Mechanical Irrigation Construction Division, Srinagar.

Gist of Notice Inviting e-Tender

e-NIT No. MICD/59 of 2024-25 dated: 16-01-2025.

For and on behalf of LieutenantGovernor of UT of Jammu and Kashmir e-tenders are invited in two cover from the reputed, registered and experienced Electrical SSI unit holders/contractors/fabricators/firms having relevant experience of similar natureof work (i.e., Repairing of more than 100 KVA HT/LT capacity Transformers). The bidding process shall be completed online in two covers viz. Cover '1st' –Tender fee and Earnest Money details, Deposit, fulfillment of prequalification criteria, technical specifications and acceptance to terms and conditions of the tender. Cover '2nd' - Financial Bid in the prescribed BOQ.

e NIT No.	Name/ Particulars of the work	Division	Quantity.	Cost	E/M	Validity
MICD/59 of 2024-25 Dated: /01/25.	Repairs to 250KVA, 11/0.44 KV HT/LT Transformer at Lift Irrigation station Noukoul Rafiabad.	Mechanical Irrigation Construction Division, Srinagar	As per requirement	Rs 200/=	Rs. 1600/-	90 days

Position of funds: Demanded under ARD.

AAA Accorded vide Superintending Engineer Mechanical Circle I & F.C Department Srinagar's No: - 46-MCO of 2023-24 dated: - 30.03.2024.

Date of Hosting in Website/ Publish date	16/01/2025 (1600Hrs)		
Document download/sale start date	16/01/2025 (1600 Hrs).		
Bid submission start date	16/01/2025. (1600Hrs)	Bid submission end date	25/01/2025 (1400 Hrs)
Bid opening date	25/01/2025 (1600 Hrs)		

declaration Form/Cost of tender document in the form of as detailed above, pledged to the Executive Engineer MICD Srinagar In absence of Bid declaration form, the Tenders shall be rejected out rightly.

Other details can be seen in the bidding documents from the website http://jktenders.gov.in.

Any information regarding the tenders can be had from this office on all working days.

Sd/- Executive Engineer,
Mech. Irri. Const. Division, Srinagar.

DIPK-10936/24
Dtd. 16-01-2025

The Urdu Daily WATTAN
روزنامہ وطن

تذکرہ، تعارف اور روایت

تحریر......منت اللہ صدیقی

فارسی ایران کی زبان ہے۔ اہل ایران اپنی ذہانت، نفاست، شائستگی اور علم وفضل کے لئے مشہور ہیں۔ ہندوستان میں فارسی زبان وادب کا آغاز محمود غزنوی سے ہوا۔ اس کے بعد یہ زبان مسلسل ہندوستان میں جاری و ساری رہی اور فارسی کے مختلف مراکز وجود میں آئے۔ دلاہور ملتان اور دہلی وغیرہ فارسی کے بڑے مراکز شمار کئے جاتے تھے اس کے علاوہ اودھ کا خطہ جو ہمیشہ سے مردم خیز رہا ہے اس نے بھی فارسی زبان وادب کی پیش رفت میں ایک نمایاں کردار ادا کیا۔ اورنگ زیب کی وفات (1707) کے بعد جب ہندوستان میں مرکزی حکومت کا خاتمہ ہوگیا تو اس کا اثر فارسی پر بھی پڑا۔ جب شعراء وادباء کی خاطر خواہ سرپرستی نہیں ہوئی تو وہ مختلف درباروں کا رخ کرنے لگے۔ اس نازک دور میں سرزمین اودھ نے فارسی زبان وادب کی ترویج واشاعت میں نمایاں خدمات انجام دیں۔

پہلی جنگ آزادی کے بعد ہندوستان میں نوابین اودھ کا عہد (1721 تا 1857) فارسی زبان وادب کا عہد زریں کہا جا سکتا ہے۔ ''نوابین اودھ نے علم وادب اور فنون لطیفہ سے دلچسپی کی سابقہ روایات کو نہ صرف برقرار رکھا بلکہ انہیں ہر طرح فروغ واستحکام بخشا۔ اودھ کی سرزمین نے ایسے ایسے مایہ ناز ادیب اور شاعر پیدا کئے جو اپنی طرز نگارش، حسن بیانی، زبان کی صفائی، شیرینی اور سلاست وروانی میں ہر طرح سے ممتاز ومیز تھے۔ ''اس دور میں فارسی کی متعدد اہم تصنیفات معرض وجود میں آئیں۔ اور فارسی زبان وادب کے مختلف موضوعات پر گراں قدر کتابیں تصنیف ہوئیں ان موضوعات میں فن ''تذکرہ نگاری'' بھی نہایت اہم ہے۔

اس سے پہلے کہ فارسی تذکرہ نگاری کی تاریخ بیان کی جائے مناسب یہ ہوگا کہ لفظ تذکرہ کی وضاحت کرتے ہوئے اس پر سیر حاصل بحث کی جائے۔

تذکرہ عربی زبان کا ایک لفظ ہے اس کا مادہ ذ (ذال)، ک (کاف) اور ر (را) ہے

ذکر (ن) ذکراو تذکارا۔۔اچ۔ اللہ کی پاکی وبزرگی بیان کرنا۔

لغات حدیث: ذکر کرنا، از کروانش: یاد دلانا

التذکرہ: وہ چیز جس سے حاجت یاد آجائے (جمع) تذاکر.............المنجد ص353 ذکریا آفسیٹ پریس دیوبند

''فارسی زبان میں لفظ تذکرہ کا استعمال (آنندراج کے مطابق) یادداشت، یاد کرنا اور نصیحت کرنا کے لئے ہوتا ہے۔ فرہنگ نظامی کے مطابق تاریخ کی ایسی کتاب جس میں شعراء کے احوال واذکار مذکور ہوں تذکرہ کہلاتی ہے۔ فرہنگ نظامی ناظم الاطباء کے مطابق تذکرہ یادگار، یادداشت اور سفرنامہ کو کہتے ہیں اور ایک ایسی کتاب کو کہتے ہیں جس میں شعراء کے حالات زندگی لکھے ہوں''۔.... ''تذکرہ نویسی فارسی در ہندو پاکستان۔ 1968ء ڈاکٹر علی رضا نقوی: مطبع: مسے مطبوعاتی علمی چاپ علی اکبر علمی تہران ص:2''

لفظ تذکرہ عربی زبان کے لفظ ذکر سے ماخوذ ہے جس کے معنی یاد کرنا، یاد آنا، یاد دلانا اور تذکرہ کے معنی یاد دہانی اور سرگذشت کے ہیں، لیکن اصطلاح میں اس لفظ کا استعمال ایک ایسی کتاب کے لئے ہوتا ہے جس میں اشخاص کے احوال وآثار کا ذکر کیا گیا ہو۔ صفوی دور سے پہلے ''تذکرہ دولت شاہ'' کے علاوہ تمام فارسی ادب کی کتابوں میں تذکرہ لفظ کا استعمال 'یادگار' 'یادداشت' اور ماضی کے کاموں کو یاد کرنے کے معنی کے لئے ہوتا تھا، لیکن رفتہ رفتہ صفوی دور میں ہی اس لفظ کا استعمال ایک ایسی کتاب کے لئے کیا جانے لگا جس میں شعراء کے مختصر احوال اور انکے اشعار مذکور ہوں۔

تذکرہ کی سب سے پہلی کتاب جس کا نام تذکرہ سے شروع ہوتا ہے ''تذکرۃ الاولیاء'' ہے اور اس کی تالیف آٹھویں صدی ہجری کے ابتدائی دور میں فریدالدین عطار نے کی تھی۔ اس کتاب کے سلسلہ میں علی رضا نقوی اس کتاب کے مقدمہ کی عبارت نقل کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ''دیگر باعث آں بود کہ چوں دیدم کہ روزگاری پدید آمدہ است کہ الخیر شرو اشرار الناس اخیار الناس را فراموش کردہ اند تذکرہ ساختم اولیاء را ایں کتاب را ''تذکرۃ الاولیاء'' نام نہادم تا اہل خسران روزگار اہل دولت را فراموش نکنند و گوشہ نشینان وخلوت گرفتگان را طلب کنند وبا ایشاں رغبت نمایند تا در نسیم دولت ایشاں بہ سعادت ازلی پیوستہ گردند''

فارسی کی دوسری کتاب کہ جس کا نام لفظ تذکرہ سے شروع ہوتا ہے وہ شیخ نصیرالدین طوسی کا رسالہ 'تذکرہ' (597-672ھ) ہے یہ بیس فصلوں پر مشتمل ایک رسالہ ہے جس میں لفظ تذکرہ کا استعمال ماضی کے کاموں کو یاد کرنا اوران کی نصیحت کرنے کے لئے ہوا ہے۔

تذکرہ نام سے شروع ہونے والی فارسی کی تیسری کتاب 'تذکرۃ الشعراء' ہے اس کتاب میں تذکرہ لفظ کا استعمال گذشتہ کاموں کے لئے کیا گیا ہے اس کتاب کی تالیف 892ھ میں دولت شاہ سمرقندی نے کی تھی۔

برصغیر ہند اور پاکستان میں تذکرہ لفظ کا استعمال ایسی کتابوں کے بارے میں ہوتا ہے جس میں لوگوں کے احوال اور انکے کارنامے لکھے گئے ہوں، جیسے: تذکرۃ الامراء کیول رام اور تذکرہ علمائے ہند از احمد علی وغیرہ۔

> **لفظ تذکرہ عربی زبان کے لفظ ذکر سے ماخوذ ہے جس کے معنی یاد کرنا، یاد آنا، یاد دلانا اور تذکرہ کے معنی یاد دہانی اور سرگذشت کے ہیں، لیکن اصطلاح میں اس لفظ کا استعمال ایک ایسی کتاب کے لئے ہوتا ہے جس میں اشخاص کے احوال و آثار کا ذکر کیا گیا ہو۔ صفوی دور سے پہلے ''تذکرہ دولت شاہ'' کے علاوہ تمام فارسی ادب کی کتابوں میں تذکرہ لفظ کا استعمال 'یادگار' 'یادداشت' اور ماضی کے کاموں کو یاد کرنے کے معنی کے لئے ہوتا تھا، لیکن رفتہ رفتہ صفوی دور میں ہی اس لفظ کا استعمال ایک ایس کتاب کے لئے کیا جانے لگا جس میں شعراء کے مختصر احوال اور انکے اشعار مذکور ہوں۔**

تذکرہ دولت شاہ کے علاوہ صفوی زمانہ سے قبل تمام فارسی ادب میں لفظ تذکرہ یادگار اور کارہائے باستاں کو یاد کرنے کے لئے استعمال ہوتا تھا۔ اس کے بعد صفوی دور ہی میں ایسی کتاب کے لئے لفظ تذکرہ کا استعمال کیا جانے لگا جس میں شعراء کے احوال، نام ونسب، پیدائش ووفات ان کا دور وعہد اور اشعار کی وضاحت کی گئی ہو۔

صفوی دور اور ہندوستان کے تیموری عہد میں لفظ تذکرہ کا استعمال ذکر و یادگار کے معنی میں کیا جاتا تھا اس کے علاوہ ایک ایسی کتاب کے لئے کیا جاتا تھا جس میں شعراء کے حالات زندگی اوران کے اشعار کو بھی شامل کیا گیا ہو یعنی ان کو یاد کیا گیا ہو یا ان کے کارناموں کو یادگار کے طور پر محفوظ کر لیا گیا ہو۔ مثال کے طور پر مندرجہ ذیل کتب پیش خدمت ہیں۔

'تذکرہ شاہ طہماسپ صفوی' اس کتاب میں شاہ طہماسپ نے اپنی سلطنت کے ابتدائی دور سے لے کر تخت نشینی تک کے واقعات و حالات (930ھ) کا تذکرہ کیا ہے۔

'تذکرہ ہمایوں واکبر' یہ تذکرہ بادشاہ اکبر کی فرمائش پر (963-1014) میں تالیف کیا گیا تھا۔ اس کتاب میں 949 تا 999ھ تک بادشاہ ہمایوں اور بادشاہ اکبر کے زمانے تک کے واقعات شامل ہیں۔

'تذکرۃ الملوک' یہ کتاب 1138ھ میں تالیف ہوئی ہے اس تذکرہ میں صفوی بادشاہوں کے دور حکومت کے منصب داروں کا حال کے ساتھ ساتھ اس عہد کے دستور العمل کا بھی تذکرہ کیا گیا ہے۔

'تذکرہ آنند رام مخلص' یہ کتاب ہندوستان کے بادشاہ محمد شاہ (1131-1161ھ) اور ایران کے بادشاہ نادرشاہ (1148-1160ھ) کے درمیان ہوئی جنگ کی تاریخ اور اس کے حالات پر مشتمل ایک تذکرہ ہے۔

'تذکرۃ الملوک' یہ ہندوستان کی ایک عام تاریخ ہے اس کا موَلف یگی خان میر، ہندوستان کے بادشاہ فروخ سیر (1113-1124ھ) کا منشی ہے اس نے اس کتاب میں ہندوستان کی عام تاریخ مسلمانوں کی ہند پر فتح سے لے کر 1149ھ تک کے واقعات کو تفصیل سے لکھا ہے۔

'تذکرۃ الخواتین' اس کتاب کی تالیف میر دوستی نے 955ھ میں کی تھی، اس میں شعراء کا تذکرہ اوران کے اشعار کو درج کیا گیا ہے۔

'تذکرہ نصرت' یہ کتاب شعراء اوران کے اشعار پر مشتمل ایک تذکرہ ہے اس کو میر محمد صالح حسینی نے 1104ھ میں تالیف کیا تھا اس تذکرہ کو لطائف الخیال کے نام سے بھی جانا جاتا ہے۔

مذکورہ کتب کی تالیف کے ساتھ ساتھ صفوی دور میں ہی لفظ تذکرہ کا استعمال ذکر کرنا اور یاد آنا کے معنی میں کیا جانے لگا تھا جس کی مثال 'تحفہ سامی' مولف سام میرزا صفوی (957ھ) اور اسی دور میں ہی لفظ تذکرہ کا استعمال شعراء کے احوال اوران کے اشعار کے نمونوں کو پیش کرنے کے لئے بھی ہونے لگا تھا اس قسم کی کتابوں میں 'تذکرہ نصرآبادی' از محمد طاہر نصر آبادی (1083) کی تالیف بھی شامل ہے۔ صفوی عہد کے بعد زندیہ اور قاچاری دور میں لکھے گئے تذکروں میں تذکرہ لفظ کا استعمال شعراء کے تذکرے کے معنی میں کیا جانے لگا یعنی ایک ایسی کتاب کے لئے ہوتا تھا جس میں شعراء کے حالات زندگی اوران کے اشعار وکلام کا نمونہ پیش کیا گیا ہو جبکہ مندرجہ ذیل کتابوں میں تذکرہ لفظ کا استعمال کارہائے باستان کے معنی میں کیا گیا ہے۔

'آتشکدہ' یہ کتاب لطف علی بیگ آذر بیگدلی کے ذریعہ 1174ھ میں لکھا گیا، یہ ایک معروف وغیر معروف شعراء کا تذکرہ ہے مولف نے اس کتاب میں مذکور شعراء میں سے اکثر کا ذکر انہیں کے دیوان سے لیا ہے جو بھی متقدمین کا دیوان ان کو ملا ان کے احوال واشعار اسی دیوان سے نقل کئے ہیں اور اسی مناسبت سے اس کتاب کا نام 'آتشکدہ' رکھا ہے۔

'مجمع الفصحا' رضا قلی خان کے ذریعہ 1284ھ میں لکھی گئی یہ کتاب ایک تذکرہ ہے اس میں لفظ تذکرہ کا استعمال ایک ایسی کتاب کے لئے کیا گیا ہے جو شعراء کے حالات اوران کے اشعار پر مشتمل ہو۔ جیسا کہ اس کتاب کے مقدمہ میں خود صاحب کتاب نے لکھا ہے ''عجمی تذکروں میں کسی بھی مصنف نے اشعار کو جمع کرنے کی ہمت نہیں کی ہے''۔

'ریاض العارفین' یہ کتاب رضا قلی خان ہدایت کے ذریعہ 1260ھ میں لکھا گیا ایک تذکرہ ہے اس میں لفظ تذکرہ کا استعمال مولف نے شعراء کے حالات اوران کے اشعار کے مجموعہ و یادگار کے معنی میں کیا ہے۔

جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے کہ تذکرہ لفظ کا استعمال مختلف ادوار میں مختلف معنی کے لئے کیا گیا ہے جبکہ ہر دور میں اس لفظ کا استعمال تقریباً تذکرہ کے معنی کے لئے یا اس کے قریب المعانی میں مستعمل ہوا ہے لیکن یہ کہنا بالکل غلط نہ ہوگا کہ ان میں سے ہر ایک میں کچھ مماثلت کے ساتھ ساتھ کچھ تفریق بھی پائی جاتی ہے اسی طرح کچھ تذکروں کے نام موخرالذکر ہیں جس میں لفظ تذکرہ کا استعمال شعراء کے تذکرہ کے لئے کیا گیا ہے جس میں ان کے حالات اوران کے اشعار کو بھی شامل کیا گیا ہے مثال کے طور پر 'تذکرہ شعرات' از سحاب اصفہانی و 'تذکرہ عبدالرزاق بیگ دنبلی' و 'تذکرہ درویش نوای کاشانی، تذکرہ محمد شاہی نواب بہمن میرزا، تذکرہ اختر، تذکرہ دلگشا، اور تذکرۃ السلاطین وغیرہ، خلاصہ کلام یہ ہے کہ ایران کے فارسی ادب میں تذکرہ لفظ کا استعمال ''ایک ایسی کتاب کے لئے کیا جاتا ہے جس میں شعراء کے حالات کے ساتھ ساتھ ان کے اشعار کے نمونے بھی شامل ہوں''۔

دائرہ معارف اسلام عربی اور دائرہ معارف اسلام اردو نے تذکرہ کے تعریف میں ایک معنی کے اور اضافہ کے ساتھ کچھ یوں تعریف کی ہے، کسی واقعہ کی روایت ترتیب وار بیان کرنے کو تذکرہ کہتے ہیں، ''سندی کہ ہنگام تفویض یہ قضایہ قضات دادہ می شد، آں را ہم تذکرہ می گفتند'' (طور معنی از حشی احمد حسین کا کوروی سحر ص10)

ایران کے ایک معروف محقق ڈاکٹر مصفا کے مطابق اکثر فارسی تذکروں میں مذکور شاعر اوران کی شعر وشاعری میں بہت سی تاریخ اور ادبی غلطیاں پائی جاتی ہیں، جن میں بھی شعر وشاعری اور شعراء کے دور کی تعیین، شعراء کے حالات زندگی کی تعیین یہاں تک کہ ان کی پیدائش و وفات کی تعیین میں بھی غلطیاں پائی جاتی ہیں۔ اکثر تذکرہ نویسوں نے اپنی اپنی کتاب میں شاعروں کے حالات زندگی ان کے اشعار کے چند نمونے اور کہیں کہیں کسی کی زبان وادب سے بحث کی ہے ان میں بھی اکثر نے قدیم مصنفوں کی پیروی ہی کی ہے کسی نے بھی جدید طرز تذکرہ نویسی کو متعارف نہیں کرایا۔ ان تذکرہ نگاروں میں سے بیشتر کی تصنیف میں تقسیم بندی کے لحاظ سے جدید طرز روش کم ہی دیکھنے کو ملتی ہے۔ شاعروں کے بیان اسلوب کی رو سے اگر مبالغہ اور اغراق سے کام نہ لیا جائے تو یہ کہنا غلط نہ ہوگا کہ کسی بھی تذکرہ نویس نے شاعروں کے بیان اسلوب سے واقف کرانے میں روگردانی سے کام لیا ہے اوران کے اس پہلو کو اجاگر نہیں کیا گیا ہے اور نہ ہی کسی نے اس پر تنقید کی ہے، اکثر تذکرہ نویس نے شعراء کی اہمیت ان کے اسلوب اور کلام وسبک پر روشنی ڈالنے کی بجائے ان کا تعارف اوران کے کلام کا چند نمونہ ہی پیش کیا ہے، لیکن ان میں سے بعض شعر وکلام شناس مصنف بھی ہیں جنہوں نے اچھے عمدہ و نایاب کلام اور صحیح سخن گوئی سے روشناس بھی کرایا ہے۔ اس نقطہ نظر سے اگر یہ کہا جائے کہ اکثر تذکرہ نویسوں نے شعراء کا اسلوب، سبک ان کے کلام کی جدت وندرت، صنائع بدائع، فصاحت و بلاغت اور ان کے کلام پر روشنی نہ ڈالتے ہوئے صرف شعراء کا مختصر تعارف، نام ونسب، تاریخ پیدائش و وفات، استاد وشاگرد اور کس عہد و دربار سے وہ تعلق رکھتے تھے انہیں چند باتوں پر اکتفا کرتے ہوئے ان کے اشعار میں سے ایک یا دو شعر یا چند اشعار کے انتخاب پر ہی انحصار کیا ہے۔ اسی طرز بیان کو لباب الالباب سے لیکر مجمع الفصحاء تک کے بھی تذکروں میں اختیار کیا گیا ہے۔

قاچاری وزندیہ عہد کے ادبی اصطلاح میں لفظ تذکرہ کے استعمال اس کتاب کے لئے کیا جاتا تھا جس میں شعراء کے حالات زندگی اوران کے اشعار کے نمونے مذکور ہوں۔ اسی طرح اگر کسی کتاب میں صرف شعرا کے حالات زندگی کا ذکر ہو اوران کے کلام کا نمونہ پیش نہ کیا گیا ہو تو اس کو تذکرہ نہیں کہیں گے بلکہ اس کتاب کو 'بیاض' یا 'سفینہ' یا 'جنگ' کہیں گے۔ قدیم زمانے میں ہندوستان اور پاکستان میں شعر وشاعری کا ذوق عام تھا چونکہ اس وقت نشر واشاعت کے ذرائع موجود نہیں تھے اس لئے لوگ ذاتی یا شخصی تذکرہ لکھا کرتے تھے جس میں ان کے ہم عصر شعراء کا ذکر اوران کے کلام کا نمونہ پیش کیا جاتا تھا لیکن ان میں سے اکثر وبیشتر شخص یا پھر ذاتی مفاد کے لئے لکھے جاتے تھے۔ جس کتاب میں شعراء کے تفصیلی احوال اوران کے اشعار کے نمونے شامل ہوں اس معنی کے تقریباً قریب المعنی لفظ ''بیاض' سفینہ، اور جنگ'' کا استعمال کچھ فرق کے ساتھ کیا جاتا تھا۔

بیاض: ''بیاض نویسی بھی تذکرے کی طرح ایک مقبول عام شغل تھا''.......اردو تنقید کا ارتقاء (ص85) از عبادت بریلوی، محبوب المطابع برقی پریس دہلی۔۹

فرہنگ آنندراج کے مطابق بیاض کے معنی تاریکی سے روشنی میں لانا اور صاف کرنا کے ہیں یعنی مسودہ کے لئے خوشخط اور صاف صاف لکھنا۔ فرہنگ نظام کے مطابق بیاض ایک ایسی طویل کتاب کو کہتے ہیں جس میں کچھ دعائیں یا اشعار اوران کا مطلب یا پھر مختلف چیزیں لکھی ہوں۔ فرہنگ نفیسی کے مطابق بیاض ایک چھوٹے کتابچہ لکھنے کو کہتے ہیں، یعنی ایک ایسا کتابچہ جس کو یاد دہانی کے طور پر ہمیشہ اپنے ساتھ رکھا جائے۔ خلاصہ کلام یہ ہے کہ بیاض کسی سادہ کاپی، رجسٹر یا پھر دفتر کو کہتے ہیں جس میں ذاتی طور پر کوئی شخص دعائیں، احادیث اور مراثی وغیرہ مطلب اوراس کی مادہ تاریخ کے ساتھ لکھ لے، اس کے علاوہ مذہبی، ادبی اور غیر ادبی جملے اپنی معلومات کے لئے لکھ لئے جائیں، بیاض میں بغلی ڈائیری کے مقابلہ طوالت ہوتی چونکہ اس میں کسی کام کی یاد دہانی کے طور پر چند باتیں لکھی جاتی ہیں لیکن بیاض میں صرف ایک ہی کتاب کی تفصیل لکھی جاتی ہے۔

گیان چند جین کے مطابق بیاض اس کتاب یا ذاتی کاپی کو کہتے ہیں جس میں صاحب کتاب خود اپنے یا پھر دوسروں کے اشعار، نظمیں یا غزلیں لکھ لے، کبھی کبھی اسی کاپی یا کتاب میں مصنف کے بارے میں چند جملے یا فقرے بھی لکھ لئے جاتے ہیں۔ جیسا کہ انہوں نے اس کی تعریف خود اپنی کتاب 'تحقیق کا فن' میں صفحہ نمبر ۹۰۰ پر لکھا ہے

''کسی کی ذاتی کاپی جس میں وہ اپنے یا دوسروں کے اشعار نظمیں یا غزلیں لکھ لیتا ہے، شاذ ان کے مصنف کے بارے میں تعارفی جملہ یا فقرہ لکھ دیا جاتا ہے''۔

بیاض کی اصطلاح جو ایرانی اور فارسی مصنفین نے مستعمل کی ہے اسی معنی میں قدیم زمانہ سے دور حاضر تک کے دیگر ممالک کے مصنفین بھی استعمال کیا ہے، جبکہ بعض کے نزدیک بیاض شعرا اوران کے اشعار مجموعہ کا نام ہے جس میں فارسی تذکروں کا حوالہ بھی درج ہو، جیسے کہ بیاض صائب، اسی طرح بیاض میر معز خان فطرت اس کا نام گلشن فطرت بھی ہے، بیاض محمد علی ماہر، بیاض محمد زمان راسخ، بیاض دار الشکوہ، بیاض میر آزاد بلگرامی وغیرہ۔

ڈاکٹر علی رضا نقوی کے مطابق ''اگر کوئی کتاب صرف اشعار کے نمونوں پر مشتمل ہوں اس میں شعراء کے احوال مذکور نہ ہوں تو اس کو تذکرہ نہیں کہیں گے بلکہ اس کو بیاض کہیں گے، بیاض لفظ کا استعمال کسی ذاتی کاپی یا ڈائری کے لئے ہوتا ہے جس میں وہ اپنے یا دوسروں کے اشعار لکھ لیتا ہے، کبھی کبھی ان کے مصنف کے بارے میں کچھ تعارفی جملے بھی لکھے جاتے ہیں۔ ''جو لوگ عمدہ تذکرے نہ لکھ سکتے تھے وہ اپنے ذوق کی تشنگی کے لئے بیاض بنا لیتے تھے جس میں اپنی پسند کے اشعار اور غزلیں، شاعر کے نام مختصر حالات کی قید سے جمع کر لیتے تھے، لیکن بیاض کے لئے کوئی خاص ترتیب نہیں ہوتی جس طرح جامع اور مرتب نے پسند کیا مرتب کر لیا''..... اردو تنقید کا ارتقاء (ص86)

سفینہ: کے لفظی معنی کشتی کے ہیں۔ سفینہ عام زبان میں بیاض کو ہی کہتے ہیں چونکہ اس میں بیاض کی طرح ہی طوالت پائی جاتی ہے اور کشتی بھی اپنی بناوٹ کے اعتبار سے لمبی وطویل ہوتی ہے اس میں بھی مختلف چیزیں اور سامان رکھا جاتا ہے۔

فرہنگ آنندراج کے مطابق سفینہ ایک طویل کتاب کو کہتے ہیں چونکہ سفینہ طوالت میں کشتی کی طرح ہوتی ہے اسی لئے اس کا نام سفینہ رکھا۔

فرہنگ نظام کے مطابق ''سفینہ کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ منتخب اشعار کا دفتر یا کتاب کشتی کی طرح ہوتی ہے کہ جس میں ہر قسم کا مال تجارت ہوتا ہے''۔ اسی لئے ایسی کتاب کو سفینہ کہتے ہیں جس میں منتخب شعرا کے احوال اوران کے کلام واشعار کا نمونہ ہوتا ہے۔

جس طرح بیاض میں مختلف شعراء کا ذکر اوران کے اشعار وکلام کا نمونہ پیش کیا جاتا ہے اسی طرح سے سفینہ لفظ کا استعمال ایک ایسی کتاب کے لئے ہوتا ہے جس میں شعراء کے حالات اوران کے کلام واشعار مذکور ہوں، سفینہ ایک ایسی کتاب کو بھی کہتے ہیں جس میں نظم ونثر کا منتخب نمونہ ہو یا پھر جس میں مختلف شعراء کے احوال واشعار کا ذکر ہو تقریباً اسی معنی کے لئے ترکی زبان میں لفظ جنگ کا استعمال ہوتا ہے۔

''سفینہ کے لغوی معنی کشتی کے ہیں، چونکہ کشتی میں کئی قسم کی چیزیں اور لوگ ہوتے ہیں اسی مناسبت سے لفظ سفینہ کا استعمال ایسی کتاب کے لئے کیا جاتا ہے جس میں مختلف شعراء کے منتخب اشعار اوران کے حالات مذکور ہوں اور اس کا دوسرا نام بیاض اور جنگ بھی ہے۔ چنانچہ حافظ کا یہ شعر ملاحظہ فرمائیں:

صراحی می ناب وسفینہ غزل است
دراین زمانہ رفیقی کہ خالی از خلل است

قدیم فارسی ادب میں چند کتاب کے لئے سفینہ لفظ کا استعمال اس مجموعہ کے لئے ہوا ہے جس میں اشعار اور ادبی نمونے مذکور ہوں۔ سب سے پہلی کتاب جس میں سفینہ لفظ کا استعمال کارہائے باستان کے لئے ہوا ہے وہ دیوان کمال الدین اسمٰعیل ہے اس کتاب میں مذکور مندرجہ ذیل شعر میں شاعر نے سفینہ لفظ کو سفینہ شعر کے لئے استعمال کیا ہے:

دریں سفینہ تنگ کن بچشم معنی بیں
کی رشک لعبت مانی دصورت چیست
سفینہ چیست غلامی کنم کی دریا یست
کی دست عقل زاطراف آں گہر چیست
سلیمان اور بحر دیدہ واندکسی
سفینہ کہ دردہ بحر حیا بود ایست

چنانچہ یہ کہنا غلط نہ ہوگا کہ حافظ نے اپنے مذکورہ شعر میں سفینہ لفظ کے معنی فرہنگ نظام سے کارہائے باستان کے لئے استعمال کیا ہے (دراین زمانہ رفیقی کہ خالی از خلل است صراحی می ناب وسفینہ غزل است)۔ بظاہر اس کے برعکس فرہنگ نظام میں لفظ سفینہ اس جگہ گذشتہ کاموں کے اشعار کے مجموعہ کے لئے استعمال ہوا ہے شعراء کے دیوان کے لئے نہیں۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ سفینہ جنگ کی مانند ہوتا ہے اوراس کے لغوی معنی کشتی کے ہیں اور فارسی ادبیات میں جنگ کے معنی کارہائے باستان کے ہیں۔ یہی اصطلاح ہندوستان، پاکستان کے علاوہ دوسرے ممالک میں فارسی زبان وادب میں سفینہ اور جنگ لفظ کا استعمال کارہائے باستان کے لئے ہوتا ہے اور متعدد سفینہ ایران اور پاکستان کے کتب خانوں میں موجود ہیں، مگر بعض مصنفین نے ایک دو جملہ اشعار کے لئے بھی کہے ہیں جیسے 'سفینہ علی حزیں'، یعنی کچھ سفینہ نویس نے کہا ہے کہ سفینہ اس مجموعہ کو کہتے ہیں جس میں شعراء کے اشعار اور کارہائے باستان مذکور ہوں۔ یہ بات بھی توجہ کے لائق ہے کہ ہندوستان اور پاکستان میں جو بھی تذکرہ سفینہ کے نام سے لکھے گئے ہیں وہ خاص ادبی اصطلاح میں مستعمل نہ ہو کر لغوی معنی میں استعمال کئے گئے ہیں۔ سفینہ کے لغوی معنی کشتی کے ہیں چونکہ اس میں مختلف قسم کی چیزیں اور لوگ ہوتے ہیں اسی معنی کے لئے لفظ سفینہ ایک ایسی کتاب کے لئے ہوتا ہے جس میں مختلف شعراء کے احوال اوران کے کلام واشعا کا نمونہ شامل ہو جیسے 'سفینہ بیخبر' 'سفینۃ الشعراء' اور 'سفینہ خوشگو' وغیرہ۔

'جنگ' کے لفظی معنی اونٹ کے ہیں، چونکہ اونٹ پر اب بھی زیادہ بوجھ نہیں لادا جاتا ہے لیکن یہاں پر اس کے معنی کشتی یا بڑے جہاز کے ہیں، اور اسے یک بڑا بیاض بھی کہتے ہیں۔ اسی مناسبت سے جنگ کو ایک ایسی کتاب کہتے ہیں جس میں مختلف قسم کے شعراء اوران کے اشعار مذکور ہوں۔ برہان قاطع کے نزدیک 'جنگ' ایک قسم کا جوا ہے 'ایک بڑی کشتی یا بڑے بیاض کو جنگ کہتے ہیں جس میں مختلف قسم کے اشعار ہوں۔ فرہنگ آنندراج کے مطابق بڑی کشتی، شعراء کے دیوان اوران کے تذکرے کو جنگ کہتے ہیں یا پھر ایک ایسی کتاب یا دفتر کو کہتے ہیں جس میں مختلف شعراء کے متعدد اشعار لکھے ہوں۔

ترکی زبان میں لفظ جنگ کے معنی بڑی کشتی کے ہیں۔ فرہنگ نظام کے مطابق موٹی یا ضخیم کتاب کو جنگ کہتے ہیں۔ فرہنگ نفیسی کے مطابق بڑے بیاض کو جنگ کہتے ہیں جس میں طرح طرح اشعار ومسائل اور مختلف قسم کی حکایت وقصہ لکھے ہوں۔ یادداشتہائے قضوینی میں جنگ لفظ کا استعمال جنگ ہندی یا پھر ہندوستانی اصطلاح کے مطابق بڑی کشتی کے معنی میں ہوا ہے یعنی اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ لفظ جنگ ہندوستان میں سفینہ اشعار کے لئے مستعمل ہوتا ہے۔ اسی لئے یہ بات یہیں سے ماخوذ معلوم ہوتی ہے کہ لفظ جنگ سفینہ کے مجازی معنی میں لیا جاتا ہے۔ یہ بات بھی قابل غور وتوجہ ہے کہ لفظ جنگ کو اگر جنک بول کر استعمال کیا جائے تو یہ چینی زبان میں بڑی کشتی کے لئے مستعمل ہوتا ہے اسی طرح جنگ اور جانگ مالائی اور جاوائی زبان میں کشتی یا بڑی کشتی کے معنی میں مستعمل ہے۔

لفظ جنگ ہندوستانی زبان میں بظاہر فارسی زبان سے آیا معلوم ہوتا ہے کیونکہ اصطلاح فارسی میں اس کے معنی ایک ایسی کتاب کے ہیں جو بیاض کی طرح ہو جس میں مختلف مطالب بالخصوص ادب سے متعلق اور عام طور ادبی پر نظم ونثر کو یادداشت کے طور پر لکھ لیا گیا ہو، چونکہ یہ کتاب مختلف مضامین کی وجہ سے کشتی کی طرح طویل ہوتی ہے اوراس میں مختلف لوگوں کا کلام ہوتا ہے اسی واسطے اس کو جنگ کہتے ہیں۔ اس اصطلاحی تعریف سے ظاہر ہوتا ہے کہ بیاض اور جنگ میں بہت مماثلت پائی جاتی ہے لیکن فرق صرف اتنا ہے کہ یہ ضروری نہیں ہے کہ جنگ بھی بیاض کی طرح طویل ہو۔

یہ بات مسلم ہے کہ یہ اصطلاح ''مجموعہ اشعار شعرا و ادبا'' کے معنی میں، صرف ایران میں مستعمل ہے ہندوستان اور پاکستان میں نہیں۔ لفظ جنگ مجموعہ اشعار شعراء وادباء کے معنی میں نہ تو قدیم ہندوستانی ادب میں استعمال ہوا ہے اور نہ ہی جدید ہندوستانی فارسی ادب میں استعمال ہوتا ہے، اسی لئے ہندوستان میں کوئی بھی مجموعہ جنگ کے نام سے ترتیب و تالیف نہیں ہوا ہے۔ اسی کے ساتھ ساتھ ایران کے متعدد کتب خانوں میں بہت سے جنگ موجود ہیں مثال کے طور پر ایران کی یونیورسٹیوں کے ادبی کتب خانوں میں، مرکزی مدارس اور مجالس میں متعدد جنگ موجود ہیں جن کا اطلاق اشعار، احادیث، اخبار اور حکایات کے لئے ہوتا ہے۔

مذکورہ اصطلاحات کے علاوہ کچھ اور اصطلاحات ہیں جو تذکرہ سے تھوڑی بہت مماثلت رکھتی ہیں لیکن ان میں اور تذکرہ میں بہت فرق بھی ہے جس کی وضاحت ان کی تعریف سے ہی واضح ہو جائے گی اس لئے ضمناً اس کا ذکر کرنا بھی بہتر ہوگا تاکہ تذکرہ اوران اصطلاحات میں تفریق کی جا سکے۔

مرقع: کے لغوی معنی تصویروں کی کتاب اور فقیروں کی اس گدڑی کے ہیں جسے ان لوگوں نے ٹکڑا ٹکڑا جوڑ کر بنایا ہو، یعنی پیوند دار کپڑا جو کہ ٹکڑے ٹکڑے جوڑ کر بنایا گیا ہو۔ فرہنگ آنندراج کے مطابق مرقع اس کتاب یا فقیر کی گدڑی کو کہتے ہیں جس کو پارہ پارہ (ٹکڑا ٹکڑا) کرکے جمع (اکٹھا) کیا گیا ہو۔ فرہنگ نظام میں مرقع تصویر کے اس ٹکڑے کو کہتے ہیں جسے کتابی شکل میں جمع کر دیا ہو، ان کے نزدیک مجازاً مرقع خوش نویسی کے ایک ایسے ٹکڑے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے جسے کتابی شکل میں جمع کیا گیا ہو۔ ٹکڑا ٹکڑا اکٹھا کر کے گدڑی بنانا یا فقیر کی گدڑی یا تصویر کی کتاب کو مرقع کہتے ہیں (فرہنگ نفیسی)۔ ان کے نزدیک ایک ایسی کتاب کو مرقع کہتے ہیں جس میں مختلف خطوط کو ترتیب دیا گیا ہو۔

کشکول: کشکول کے لغوی معنی بھیک کا بڑا پیالہ کے ہیں۔ گیان چند جین کے مطابق کشکول اس بیاض کو کہتے ہیں جس میں دوسروں کی متفرق نظم ونثر کی چیزیں لکھ لی گئیں ہوں۔ وہ کتاب جس میں مختلف قسم کے موضوعات (خاص طور سے مذہبی موضوعات) کا ذکر ہو کشکول کہلاتی ہے جیسے 'کشکول شیخ بہائی' اور 'کشکول بہرامی' وغیرہ۔

تخلات: تخلات کے لغوی معنی توبرہ کے ہیں یعنی وہ تھیلا جس میں دانہ بھر کے گھوڑے کے منہ پر چڑھاتے ہیں۔ اصطلاح میں ایک ایسی کتاب کو کہتے ہیں جس میں ادبی، عرفانی، تاریخی، اور مذہبی مسائل مذکور ہوں۔ جیسے 'تخلات بہرامی'۔

کراسہ: کراسہ کے لغوی معنی کاپی کے ہیں۔ اصطلاح میں اس چھوٹی مجموعہ کو کہتے ہیں جو کہ کاپی کی طرح ہو اوراس میں تاریخ، ادب، مذہب اور عرفان کے موضوعات پر مختلف مضمون ہوں۔

فارسی کا پہلا تذکرہ

فارسی زبان میں سب پہلا اور قدیم تذکرہ جو لکھا گیا ہے وہ 'لباب الالباب' ہے، جس کو سدیدالدین محمد عوفی نے لکھا ہے اس کتاب میں مصنف نے شعراء کے حالات ان کے اشعار اور ان کے متعلق دیگر معلومات فراہم کی ہیں۔ یعنی فارسی زبان میں سب سے پہلے لکھی وہ کتاب جس میں شعراء کے احوال اوران کے اشعار کا نمونہ ہو 'لباب الالباب' ہے۔ اس سے قبل کوئی بھی ایسی کتاب نہیں ملی ہے جس میں شعرا کا تذکرہ ان کے احوال واشعار کے ساتھ کیا گیا ہو۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ شعراء عرب کے طبقات پر لباب الالباب سے پہلے چند تذکرے لکھے جا چکے ہیں عجمی (عربی کے علاوہ فارسی یا اردو) شعراء پر کوئی بھی تذکرہ سدیدالدین محمد عوفی کی نظر سے نہیں گذرا ہے، یعنی انہوں نے اس کتاب سے پہلے کوئی فارسی کا تذکرہ انہوں نے نہیں دیکھا۔ اس کتاب کے متعلق خود محمد عوفی نے اپنی کتاب کے مقدمہ کی فصل دوم میں دعویٰ کیا ہے کہ لباب الالباب فارسی کا سب سے پہلا تذکرہ ہے جس میں فارسی شعرا کے طبقات کا ذکر کیا گیا ہے۔

''شک نیست کہ در این شیوہ در طبقات شعرای عرب چند تالیف ساختہ اند ولکن در طبقات شعرای عجم ہیچ تالیف مشاہدہ ونیافتادہ وہیچ مجموعہ در نظر نیامدہ واست''

قابل غور اور توجہ بات یہ ہے کہ لباب الالباب سے پہلے دو کتاب ایسی تالیف ہوئی ہیں جو تذکرہ سے مماثلت رکھتی ہیں بلکہ اگر ان کو تذکرہ کہا جائے تو کچھ غلط نہ ہوگا ان میں سے پہلی کتاب ابوطاہر الخاتونی کے ذریعہ لکھی 'مناقب الشعراء' ہے اس کی تالیف پانچویں صدی ہجری کے آخری دور اور چھٹی صدی ہجری کے شروع میں ہوئی ہے۔ دوسری کتاب جس کا شمار تذکرہ میں ہوتا ہے وہ نظامی سمرقندی کی 'چہار مقالہ' ہے اس کتاب کی تالیف 505ھ میں ہوئی ہے۔

J&K Bank
Serving To Empower

BAJAJ Allianz
Caringly yours

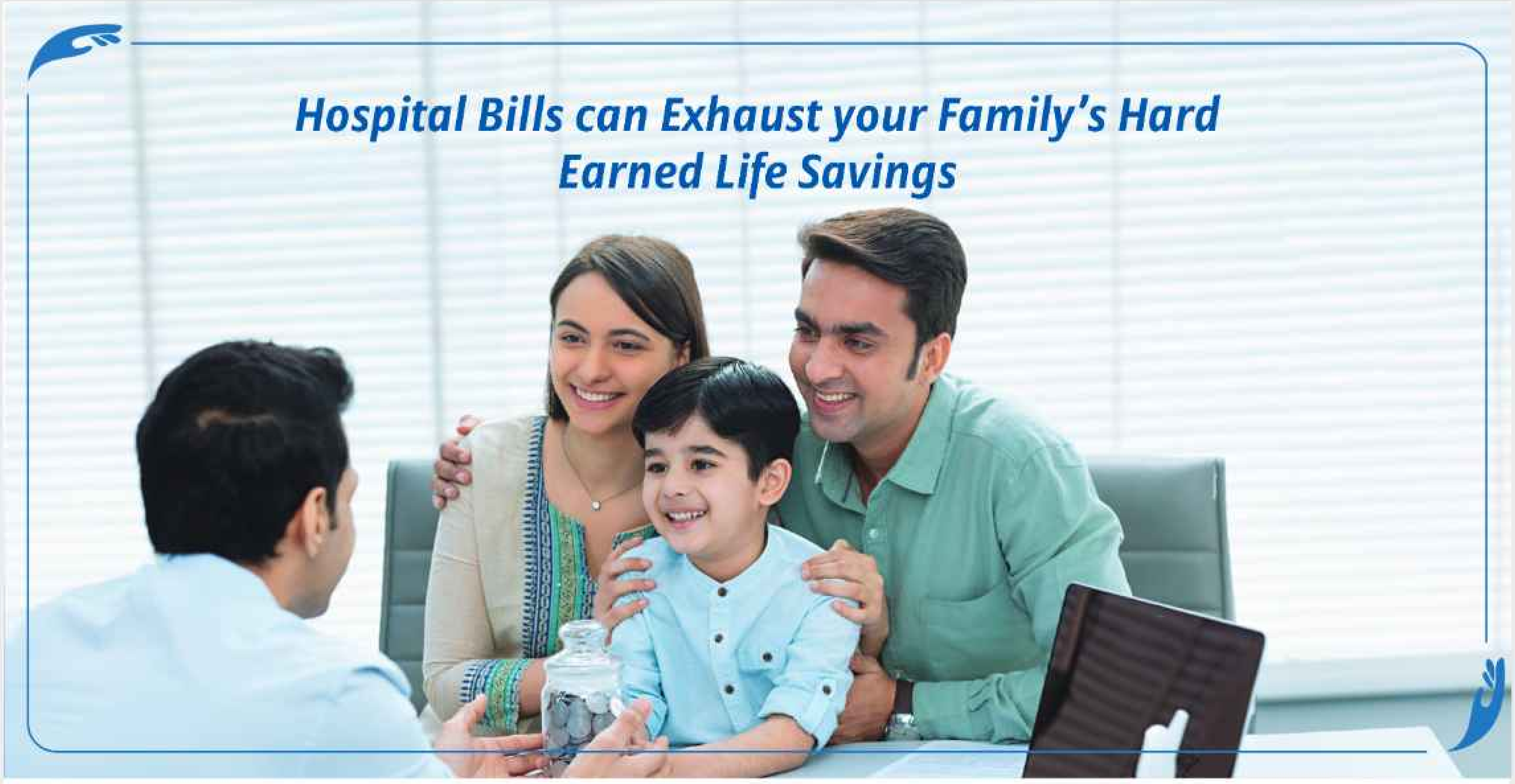

Bajaj Allianz Family Health Care policy covers you and your family from expenses incurred during hospitalization along with the added benefits of Health Prime Rider.

Bajaj Allianz Family Health Care's Benefits:

- In Patient Hospitalization Expenses
- Pre & Post Hospitalization Expenses
- Road Ambulance
- Day Care Procedures
- Organ Donor Expenses
- Sum Insured Reinstatement Benefit

Benefits of Health Prime Rider:

- Rider for both Individual & Family Floater Basis**
- 24*7 Unlimited Tele-Consultation
- Investigations Cover
- 139000+ Doctors
- Preventive Health Check-up (45+ Test Parameters at Network Centers)

**Based on the variant opted in health plan

To know more, contact your **J&K Bank's Relationship Manager**

Bajaj Allianz General Insurance Co. Ltd., Bajaj Allianz House, Airport Road, Yerawada, Pune - 411006. IRDAI Reg No.: 113. | CIN: U66010PN2000PLC015329 | UIN: BAJHLIP22024V032122-Family Health Care, BAJHLGA22166V012122 -Health Prime Rider (Group) | web: www.bajajallianz.com | Toll free: 1800-209-5858 / 1800-209-0144

J&K Bank Ltd is a licensed Corporate Agent [bearing License No.: CA0029] of Bajaj Allianz General Insurance Company Ltd. [IRDAI registration No. 113]. The benefits/features of products are indicative and for more details on risk factors and Terms and Conditions, please read the sales brochure before concluding a sale. | BAZ-P-JK-0014/03-11-2023

PUBLISHED BY: BISMA TAJAMUL, PRINTED BY: BISMA TAJAMUL on behalf of BISMA TAJAMUL R.N.I No: JKURD/2011/37141,
Printed At : K.T. Press Pvt Ltd. Rangreth Budgam J&K 190021 , Published From: NEW BUS STAND, BUDGAM J&K 191111, Editor: BISMA TAJAMUL
CONTACT NO. 9419786936, 6006551484, EMAIL: WATTANDAILY@GMAIL.COM,